

ہم سب کو ایسے عوار الی اللہ علیہ وسلم  
سلسلہ مطبوعات شاہ ابوالخیر اکاڈمی

# مناجح البیہر

## و مدارج الخیر

ابوالحسن زید مجدوی فاروقی عفی اللہ عنہ ورن الدیہ حسن البیہاویہ

درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہما،  
شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی۔

کال پبلک دہلی

ماہی عبد الغفار پیرن تاجران کتب ارگت بازار قندھار افغانستان ۲۲۳۰  
marfat.com

Marfat.com

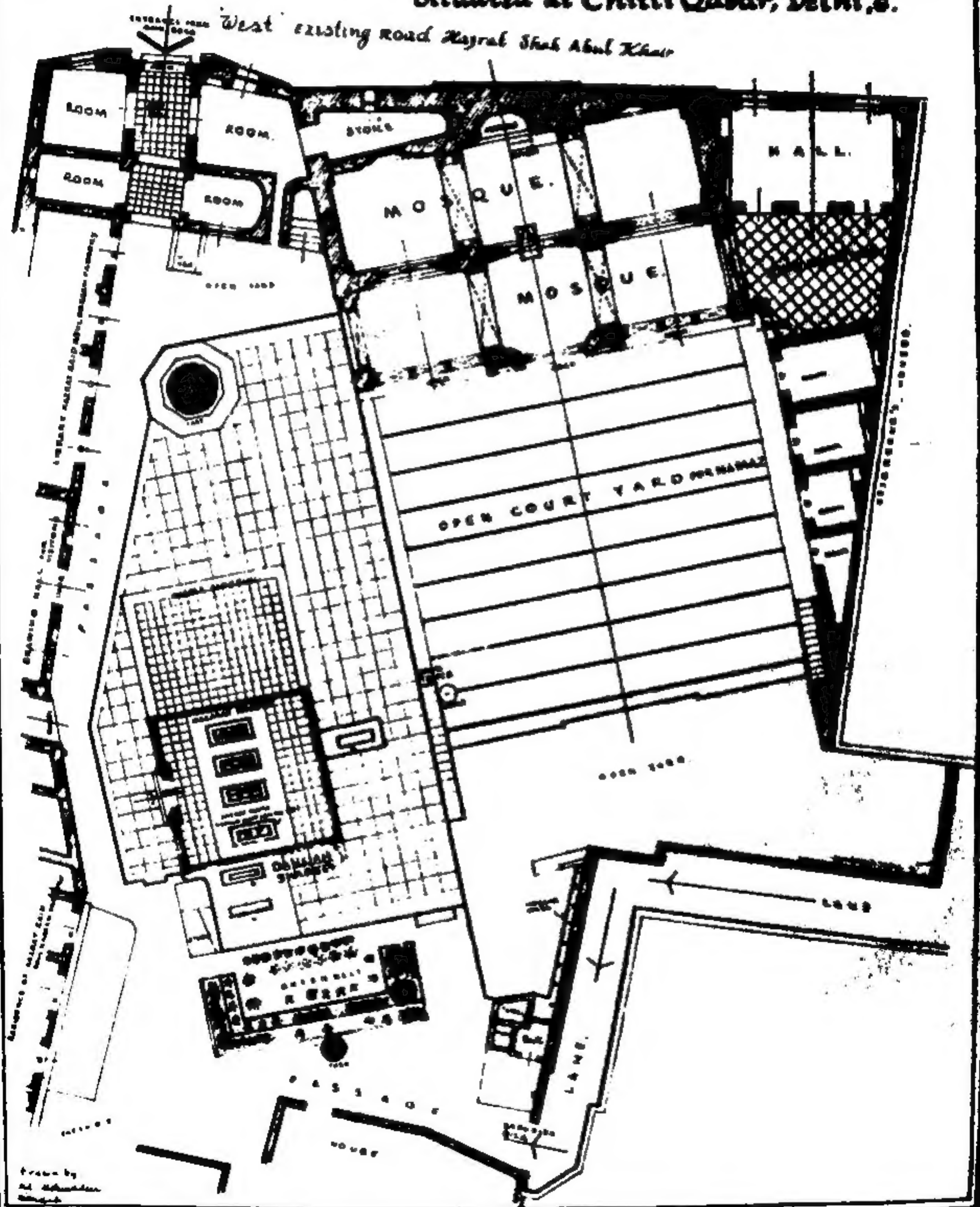
مسجد شریف درگاہ شاہ ابوالخیرؒ

محلہ شریف حضرات کرام



نقشہ خالقہ ارشاد پناہ  
المعروف بہ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، شاہ ابوالخیر مارگ دہلی

Plan Showing The Mosque and Dargah Sharaf  
Hazrat Shah Abdulah Abul Khair Farooqi Mujadadi  
Situatd at Chilli Qabar, Delhi, S.



# فہرست مضامین منہاج السیر مدارج النجۃ

| صفحہ | مضمون                                | صفحہ | مضمون                         |
|------|--------------------------------------|------|-------------------------------|
| ۳    | بیان مختصر از سبب مراقبات            | ۵۵   | مراقبات                       |
| ۴    | بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر | ۶۰   | مدارج اول دائرہ امکان         |
| ۵    | بعض اصطلاحات و بیان آن               | ۶۱   | مدارج دوم دائرہ ولایت صغریٰ   |
| ۶    | و بیاجہ رسالہ                        | ۶۲   | مراقبات لطائف خمسہ            |
| ۸    | مقدمہ در بیان آفرینش و خلقت انسان    | ۶۲   | تذہیل و تحقیق کلام حضرت مسکین |
| ۱۱   | عرض امانت -                          | ۶۸   | مدارج سوم دائرہ ولایت کبریٰ   |
| ۱۳   | کلام جمیل از حضرات عالی قدر          | ۷۰   | مراقبہ اسم الظاہر             |
| ۱۵   | دائرہ امکان                          | ۷۰   | مراقبہ شرح صدر                |
| ۱۷   | لطائف عشرہ                           | ۷۱   | مدارج چہارم دائرہ ولایت علیا  |
| ۲۹   | بیان دہ اصول کہ بہ مقامات عشرہ       | ۷۲   | مراقبہ اسم الباطن             |
| ۳۲   | موسوم اند                            | ۷۴   | مدارج پنجم دائرہ کمالات ثلاثہ |
| ۳۲   | یازدہ کلمات بمصطلحہ                  | ۷۴   | کمالات نبوت                   |
| ۳۰   | طرق الوصول                           | ۷۵   | فائدہ                         |
| ۳۱   | رابطہ                                | ۷۶   | کمالات رسالت                  |
| ۳۲   | ذکر شریف -                           | ۷۶   | کمالات اوالعزم                |
| ۳۲   | ذکر اسم ذات                          | ۷۷   | مدارج ششم حقائق الہیہ         |
| ۳۶   | سیر لطائف در دائرہ ظلال کہ آن را     | ۷۸   | حقیقت کعبہ ربانی              |
| ۵۲   | ولایت صغریٰ گویند                    | ۷۸   | حقیقت مشرآن کریم              |
| ۵۳   | ذکر نفی و اثبات                      | ۷۹   | حقیقت صلاۃ                    |
|      | تنبیہ                                | ۸۰   | معبودیت صرفہ                  |



| صفحہ | مضمون                 | صفحہ | مضمون                       |
|------|-----------------------|------|-----------------------------|
| ۸۰   | مدح ہفتم حقائق انبیاء | ۸۴   | لا تعین و حضرت اطلاق        |
| ۸۰   | حقیقت ابراہیمی        | ۸۵   | تتمہ در بیان بعض حقائق دیگر |
| ۸۱   | حقیقت موسوی           | ۸۶   | خاتمہ در بیان بعض فوائد     |
| ۸۱   | حقیقت محمدی           | ۹۳   | شجرہ شریفہ                  |
| ۸۲   | حقیقت احمدی           | ۹۵   | قطعات تاریخ از تالیف طبع    |
| ۸۳   | حُب صرفہ              |      | رسالہ                       |

## بیان مختصر از نسبت مراقبات کہ در دو اربعہ می باشد

| ردیف | نام مراقبہ             | نام اربعہ کہ در مراقبہ می باشد | منشاء نسبیض   | مورد نسبیض        | فصلی از نظریہ |
|------|------------------------|--------------------------------|---|-------------------|---------------|
| ۱    | احدیت                  | دائرہ امکان                    | ذات پاک احدہ متصف بہ صفات کمال و منزہ از سمات نقصان است | قلب -             | قدمی          |
| ۲    | معیت ائمتہ سیرم الظاہر | ولایت صغریٰ                    | ذات پاک پیر محمد گار کہ باما است                        | قلب -             | قدمی          |
| ۳    | اقربیت سیرم الظاہر     | ولایت کبریٰ                    | ذات پاک پیر محمد گار کہ باما است                        | نفس مع لطائف خمسہ | قدمی          |
| ۴    | محبت سیرم الظاہر       | ولایت کبریٰ                    | ذات پاک پیر محمد گار کہ باما است                        | نفس               | قدمی          |
| ۵    | محبت سیرم الظاہر       | ولایت کبریٰ                    | ذات پاک پیر محمد گار کہ باما است                        | نفس               | قدمی          |
| ۶    | محبت سیرم الظاہر       | ولایت کبریٰ                    | ذات پاک پیر محمد گار کہ باما است                        | نفس               | قدمی          |
| ۷    | محبت سیرم الباطن       | ولایت علیا                     | ذات پاک پیر محمد گار کہ باما است                        | باد - آب - آتش    | قدمی          |
| ۸    | کمالات نبوت            | تجلیات ذاتیہ                   | ذات پاک بخت   | خاک               | قدمی          |
| ۹    | کمالات رسالت           | تجلیات ذاتیہ                   | ذات پاک بخت   | ہیئت وحدانی       | قدمی          |
| ۱۰   | کمالات اولو العزم      | تجلیات ذاتیہ                   | ذات پاک بخت   | ہیئت وحدانی       | قدمی          |
| ۱۱   | حقیقت کعبہ ربانی       | حقائق الہیہ                    | ذات پاک بخت   | ہیئت وحدانی       | قدمی          |
| ۱۲   | حقیقت قرآن کریم        | حقائق الہیہ                    | ذات پاک بخت   | ہیئت وحدانی       | قدمی          |
| ۱۳   | حقیقت صلاۃ             | حقائق الہیہ                    | ذات پاک بخت   | ہیئت وحدانی       | قدمی          |

| نمبر | نام مراقبہ         | نام ملوکہ و ملکہ مراقبہ شدہ | منشأ فیض    | مورد فیض    | پہنچا |
|------|--------------------|-----------------------------|-------------|-------------|-------|
| ۱۳   | مجبوریت صرفہ       | حقائق الہیہ                 | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | نظری  |
| ۱۵   | حقیقت ابراہیمی     | حقائق انبیاء                | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | قدمی  |
| ۱۶   | حقیقت موسوی        | حقائق انبیاء                | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | قدمی  |
| ۱۷   | حقیقت محمدی        | حقائق انبیاء                | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | قدمی  |
| ۱۸   | حقیقت احمدی        | حقائق انبیاء                | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | قدمی  |
| ۱۹   | حب صرفہ            | حقائق انبیاء                | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | قدمی  |
| ۲۰   | لاتعین حضرات اطلاق | حقائق انبیاء                | ذات پاک بخت | ہیت و عدائی | نظری  |

## بیان لطائف عالم خلق و لطائف عالم امر

|     |     |    |     |      |                     |
|-----|-----|----|-----|------|---------------------|
| نفس | ہوا | آب | آتش | فلک  | لطائف خمسہ عالم خلق |
| قلب | روح | سر | خفی | اخفی | لطائف خمسہ عالم امر |

نفس توان بہ سبب انباشتہ شدن  
 کہ نفس غیبی نشینان دانند  
 کہ نفس توان بہ سبب انباشتہ شدن  
 کہ نفس غیبی نشینان دانند  
 کہ نفس توان بہ سبب انباشتہ شدن  
 کہ نفس غیبی نشینان دانند  
 کہ نفس توان بہ سبب انباشتہ شدن  
 کہ نفس غیبی نشینان دانند



# بَعْضُ اصْطِلَاحَاتِ وَبَيَانِ اَنْ

ذات بخت  
غیب ہوتی  
محاورہ  
مکاشفہ  
مشاہدہ  
جذبہ  
واردات  
جمعیت  
حضور  
فنا

ذات پاک پروردگار بدون ملاحظہ صفات  
ذات احدیت بہ اعتبار لا تعین۔  
تجلی فعل یعنی تجلی صفت تکوین مرتبہ اولی  
تجلی صفات پروردگار۔ مرتبہ ثانیہ  
تجلی ذات و حب ذات۔ مرتبہ ثالثہ  
کشش لطائف بہ اصول والی اصول الاصول  
ورود فیضان الہی بر قلب کہ آن را عدم وجود عدم نیز گویند۔  
در قلب وسوسہ را جائے نہ ماند۔  
قلب در ہمہ وقت متوجہ بہ حق سبحانہ باشد۔  
دوام آگاہی و حضور کہ چیزے مزاجم آن نہ شود و شعور بہ وجود خود ہم  
نہ ماند۔

ہر سہ بہ یک معنی کہ شعور بے شعوری خود ہم نہ ماند

الطینان قلب یعنی جمعیت خاطر و دوام قبول و لہا حاصل شود۔

ہر دو بہ یک معنی کہ دل واقف و آگاہ و نگران بہ حق سبحانہ باشد  
بہ وقت ذکر اسم ذات مفہوم اسم شریف در لحاظ باشد کہ ذات  
پاک موصوف بہ صفات کمال و منزوا از سمات نقصان۔

فنا  
جمع  
جمع  
جمع  
شہد  
و حصول وجود  
پرداخت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالْبَرَكَاتُ عَلَى مَنْ سَرَى اللَّهُ تَقْلِبُهُ فِي السَّاجِدِينَ فَأَرْسَلَهُ  
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَشَرَحَ صَدْرَهُ لِحِكْمَةِ وَالْعِرْفَانِ وَالْيَقِينِ وَرَفَعَ ذِكْرَهُ فِي الْمَلَأِ  
الْأَعْلَى إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَجَعَلَهُ سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَكْرَمَهُ بِالْمُخَاطَبَةِ  
وَالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُكَالَمَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَخَصَّصَهُ بِالْوَسِيلَةِ  
وَالْفَضِيلَةِ وَالشَّفَاعَةِ يَوْمَ لَا تُغْنِي شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ هُوَ سَيِّدُنَا وَ  
سَنَدُنَا وَوَسِيلَتُنَا وَشَفِيعُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَشَفِيعُ  
الْمُذْنِبِينَ وَحَبِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَتَحَّ اللَّهُ بِهِ أَذُنًا صَمًّا وَأَعْيُنًا عَمًى وَالسَّنَابُكُمَا  
وَقُلُوبًا غُلْفًا جَزَى اللَّهُ عَنْ أُمِّهِ خَيْرَ مَا جَاوَزَى بِهِ نَبِيًّا عَنْ أُمِّهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ وَدَاوِلَ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضًى وَلِحَقِيقَةً  
أَدَاءً وَأَوْلَدِيْنِهِ بِهَاءٍ أَوْلَا أُمِّهِ صَلَاحًا وَسَلَامًا كَثِيرًا أَدَامًا أَبَدًا عَدَدَ  
خَلْقِكَ وَسِرْضِي نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ - وَبَعْدُ -

ذرة بے مقدار و بوندہ ناکار البوا حسن زید فاروقی مجددی نسباً و نقشبندی مجددی مشرباً و  
دہلوی مولیداً و مسکناً فَتَحَّ اللَّهُ بِصِيرَتِهِ وَأَوْثَرَتْهُ مَعَارِفَتِ آبَائِهِ وَمَحَاسِنِ أَجْدَادِهِ  
عَرْضِ مِثْلِکَ یکے از دوستان صاف منش و سالکان پاک روش بعضاً از معارف حضرات مجددین  
را بے نوع بیان فرمود کہ بہ گوش فقیرانان نوع کلامی نہ رسیدہ بود۔ فقیر مراجعہ بہ تالیفات  
اساطین حضرات مجددیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ نمود۔ و الذی بآسماء الکتاب لیتی  
رَاحَتُ إِلَيْهَا - معمولات منظرہ از حضرت شاہ نعم اللہ بہر لکھی قدس سرہ ذین کتاب



رسالہ کحل الجواهر از دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ متخلص بہ وصیت و شہر بہ شاہ گل و تدریس سرور  
 در سالہ حضرت مولوی غلام محیی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانجانی شہید قدس سرہ  
 بہ صورت اختصار آورده شدہ و ہمامین التَّسَائِلُ فِي هَذَا الْبَابِ - وایضاح الطریقہ  
 و رسائل سبعہ سیارہ و مقامات منظرہ و مکاتیب شریفہ از حضرت شاہ غلام علی قدس  
 سرہ - و ہدایت الطالبین از حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ این رسالہ شریفہ بہ غایت تحقیق  
 در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ بلکہ حضرت ایشان بہ وجہ تمام مطالعہ  
 فرمودہ تصدیق مضامین شریفہ فرمودہ اند - و مراتب الوصول از حضرت شاہ رؤف احمد  
 مجددی بھوپالی قدس سرہ - این رسالہ نیز در حیات حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نوشتہ شدہ  
 و حضرت ایشان جستہ جستہ مطالعہ فرمودہ تصدیق نمودہ اند - و انہار اربعہ از حضرت شاہ احمد  
 سعید قدس سرہ - اگرچہ حضرت مولف از اکابر خلفائے حضرت شاہ صاحب ہستند لیکن تالیف  
 این رسالہ در حیات ایشان نہ شدہ - بعد از ارتحال ایشان در عرصہ ۷۰ سال تالیف شدہ  
 يَقُولُ الْفَقِيرُ هَذِهِ آخِرُ سَأَلَةٍ الَّتِي يُعْتَمِدُ عَلَيْهَا فِي هَذَا الْبَابِ - این رسائل را  
 فقیر بہ وجہ کمال مطالعہ نمود و در بعض مسائل مراجعہ بہ مکتوبات قدسی آیات و رسالہ مبدا و  
 معاد نیز کردہ شد - از مطالعہ و مراجعہ این رسائل مبارکہ معلوم شد کہ آن عزیز وافر تمیز عبارت  
 حضرات را بہ وجہ نیک مطالعہ نہ کردہ - و یا اقتصار بر مطالعہ آن رسائل کردہ کہ درین ول  
 بظہور رسیدہ اند - چہ رسائل حضرات عنقا صفت گشتہ - اگر بہ نوے رسالہ بہ دست می رسد  
 از اقتناء و نگہ معذور می ماند - و ظاہر است کہ در بعض مسائل و بالخصوص در جزئیات اگر  
 کتابہ اجمال می باشد در دیگرے تفصیل بہ دست می رسد - درین مسائل عقل بے چارہ آوارہ و  
 سرگردان است - معارفہ را کہ این حضرات بیان فرمودہ اند از ادراک گنہ آن عوام را چہ رسد  
 کہ خواص ما ہم غیر از انظار عجز نصیب نیست - و در جولان گاہ آنخص خواص دیگران را چہ یارای  
 سیاق - دلیل اللہ احمد حضرت عبداللہ از فرزند فاضل الرحمہ حضرت محمد سعید فرزند حضرت مجدد  
 اللہ شاہ سارہم می نویسند - بعد از ان معاملہ عقل و فہم ما و شمار تراست اللہ تعالی سبحانہ  
 بِمَحْضِ عَنَانِیتِ بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید إِنَّهُ قَرِيبٌ مُّجِيبٌ - قَالَ وَاجِبٌ  
 عَلَيْكَ أَيُّهَا الطَّالِبُ الْحَقُّ وَالْتَّائِبُ فِي الصَّدَقِ أَنْ لَا تُنْكِرَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ تَعَالَى  
 فَإِنَّهُمْ أَوْسِيكُمُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْخَلِيفَةُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّسُولِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا كُنْتُ فِي الْمَدَارِجِ غَيْرًا  
لَا تَكُنْ مُنْكَرًا فَنَمَّ أُمُورُ  
ثُمَّ أَبْصَرْتُ سَخَاذٍ قَالَا تَمَّاسًا  
لَطَوَالِ الرِّجَالِ لَا يُلْقِصَا سِرًا  
فَإِذَا لَمْ تَرَ الْهَلَالَ فَسَلِّمْ  
لَا تُنَاسِ سِرَّ أَوْهَ بِالْأَنْصَا سِرًا

ازین جهت به خیال فقیر آمد که رساله دین باب تالیف باید کرد که قواعد و اصول و لطایف و طریقه ذکر شریف و مراقبات و فوائد را به لفظ مختصر بیان نماید و ما خود از رسائل فوق الذکر بود بل اِلَى حَدِّ كَثِيرٍ مَنْقُولٌ بِهَذَا لَفْظًا مَبَارَكًا مِنْ حَضْرَاتِ بَاشَدِ تَابِعُوا دِرَانِ طَرِيقَتِ وَطَالِبَانِ حَقِيقَتِ فَوَائِدُ بَابِ دَارِ دُوبِ مَوْجِبِ الدَّالِ عَلَى الْخَيْرِ كَفَا عَلَيْهِ بَرَاءَةُ فَقِيرٍ بِاعْتِازِ دِيَادِ اِجْرٍ وَ مَرَحْمَتِ بِرُودِ دُكَارِ گُرو د۔ لَئِنْ اَيْنَ عَاجِزٌ مُسْتَعِينًا بِاللَّهِ وَ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ دَرُودِ تَحْرِيرِ اَيْنِ رِسَالَةِ شَرْفِ گشت۔ چُونِ که اَيْنِ لَاشِی از فَرْقِ تَابِ قَدَمِ غَرِيقِ اِحْسَانِ بَاشِی مَخْدُومِ اِنَامِ وَ مَرشدِ خَاصِ وَ عَامِ۔ فخرِ اَمَلِ وَ اَمجدِ حَضْرَتِ سَیدِ الْوَالِدِ مَوْلَانَا شَاهِ مُحَمَّدِ الْدِّينِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاخِرِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ شَرَفًا وَ اَقَامَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ وَ اَسْرَارِهَا كَمَا يَشَاءُ بِرَحْمَةِ دِینِ رِسَالَةِ اَزْخِرِ وَ خَوْبِی پدید آید فَمِنْ اللّٰهِ وَ اَزْمِنْ التَّقَاتِ اَنْ مَصْدَرُ الْخَيْرَاتِ وَ الْبَرَكَاتِ اسْتَدْرَجَ وَ هَرَجَ اِنْ نَقَصَ وَ خَطَا سَرَزَنْدِ فَمَا كَسَبَتْ يَدَاكَ وَ مِنْ نَفْسِهِ اِنْ الْكُفْسُ لَا مَاسَرَّةَ بِالشَّوْءِ اِلَّا مَا سَرَحَمَ سَرِيحِي۔ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَ اَقَالَ عَشْرَاتَهُ وَ وَفَّقَهُ لِابْتِغَاءِ هَرَجِ ضَايَةِ اَيْنِ جِهَتِ اَظْهَاسِ لِفَضْلِهِ الْعَظِيمِ وَ تَيْمَنَاتِ بِسْمِهِ الْكَرِيمِ تَامِلِ اَيْنِ رِسَالَةِ مَنَاجِمِ الشَّيْرِ وَ مَدَارِجِ الْخَيْرِ نِهَادِ شَدَقَتْلَهَا اللّٰهُ بِقَبُولِ حَسَنٍ وَ اَنْبَغَاتِ تَلَحُّسَنَا وَ نَفَعَ بِهَا السَّالِكِينَ اِلَى جَنَابِ قَدْ سَمِعَ وَ الْمُتَطَلِّعِينَ اِلَى مَعَالِمِ جَبَرُوتِهِ۔ وَ اَقُولُ مُسْتَعِينًا بِاللَّهِ وَ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهِ۔

درمانده به نارسانی و لواپوسی  
گرامانه رسیدیم که شاید برسی

با این همه به حاصل و هیچ کسی  
دادیم ترا از هیچ مقصود نشان

مقدمه در بیان آفرینش و خلقت انسان

در بیان آفرینش و خلقت انسان - غوامض بحر معنی حضرت مولانا جلال الدین رومی قدس سره



سرود به وجه خوب و پنج مرغوب در او آخر دفتر چهارم از مثنوی شریفی می فرمایند۔  
 سالها مردے کہ در شہرے بود  
 شہر دیگر بیند او پُر نیک و بد  
 کہ من اینجا بودہ ام این شہر نو  
 بل چنان داند کہ خود پیوستہ او  
 چہ عجب گر روح موطنہاے خویش  
 می نیارد یاد کاین دنیا چہ خواب  
 چند نوبت آزمود سی خواب را  
 خاصہ چندین شہر ہا را کوفتہ  
 اجتہادِ گرم ناکردہ کہ تا  
 سرمدون آرد دلش از بحر راز  
 یک زمان کش چشم در خوابے رود  
 ہیچ دریادش نیاید شہر خود  
 نیست آن من در اینجا یکم گرد  
 ہم درین شہرش بد است ابداع و خو  
 کہ بدستش مسکن و میلاد پیش  
 می فرو پوشد چو اختر را سحاب  
 خواب دنیا را همان بین زابتلا  
 گرد ہا از درک او نارد و فستہ  
 دل شود صاف و ببیند ماجرا  
 اول و آخر ببیند چشم باز

## اطوار و منازل خلقت آدمی از ابتدا

آمدہ اول بہ تسلیم جماد  
 سالها اندر نباتی عمر کرد  
 وز نباتی چون بہ حیوانی فتاد  
 تجز ہمان میلے کہ آرد سوے آن  
 ہجو میل کو دکان با مادران  
 ہجو میل معسرط ہرنو مرید  
 تجز و عقل این از ان عقل کل است  
 سایہ اش فانی شود آخر درو  
 سایہ شاخ درخت اے نیک بخت  
 باز از حیوان سوے انسانیش  
 ہچنین تسلیم تا تسلیم رفت  
 وز جمادی در نباتی او فتاد  
 وز جمادی یاد نارد از نبرد  
 نامش حال نباتی ہیچ یاد  
 خاصہ در وقت بہار و ضمیران  
 ترمیل خود نہ داند در لبان  
 سوے آن پیر جوان بخت مجید  
 جنبش این مایہ زان شاخ گل است  
 پس بداند ترمیل جست و جو  
 کے بجند گر نہ جنبد این درخت  
 می کشد آن خالقے کہ دانیش  
 تا شد اکنون عاقل و دانا و رفت

عقلہائے اولینش یاد نیست  
تار ہد زین عقل پر حرص و طلب  
گرچہ خفتہ گشت و ناسی شد ز پیش  
باز از ان خوابش بہ بیداری کشند  
کہ چہ غم بود آنچہ می خورد دم بہ خواب  
چون نہ دانستم کہ غم و اعتلال  
ہمچنین دنیا کہ حکم نامم است  
تا براید ناگہان صبح اجل  
خندہ اش گیرد از ان غم ہائے خویش  
تخلیق حضرت آدم علیہ السلام بہ چہ طور بودہ ساز قرآن مجید و احادیث صحیحہ این قدر

ثابت است کہ۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فِیْکُوْنُ۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَہِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِیْنٍ فَاِذَا اسْوٰیۡتَہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا اِلَیْہٗ سَاجِدِیْنَ۔ وَاَلَمْ کُنتُمْ تَرَۤیْنَ اَنَّ اللّٰہَ سَبَّحَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْہِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا وَاَللّٰہُ اَنْتَبَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُ کُمْ فِیْہَا وَاُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا وَاَسْمٰوِہِ عَالَمٌ صٰلِحٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَمٰوہُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قُبْضَۃٍ قَبَضَہَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْاۤدَمَ عَلٰی قَدْرِ اِلَاحِضٍ فَجَآءَ مِنْہُمْ الْاَبَیْضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیِّنَ ذَٰلِکَ۔ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَالشَّہْلُ وَالْحَزَنُ وَبَیِّنَ ذَٰلِکَ۔ وَاَسْمٰوِہِ خَلَقَ اللّٰہُ التَّرْبَیۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْہَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ خَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنِیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوۃَ یَوْمَ الْثَلَاثِ مَاءً وَخَلَقَ النُّوْرَ۔ وَاَسْمٰوِہِ غَیْرِہِمْ خَلَقَ النُّوْنَ اَمِی الْحَوْتَ۔ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبَیِّنَ فِیْہَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرَ سَاعَۃٍ مِنَ النَّہَارِ بَیِّنَ الْعَصْرِ اِلَى النَّیْلِ۔ وَاَسْمٰوِہِ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْأَۃَ اَوَّلُ خَلْقٍ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلٰی فَاِنْ ذَہَبَتْ ثَقِیْمَہُ کَسَرَتْہُ وَاِنْ تَرَکَتْہُ لَمَّا یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا۔



و آنچه علماء کرام در تفاسیر و کتب خود درین باب تفصیلات زیاد بیان فرموده اند بیشتر آن مستفاد و  
 مأخوذ از اسمائیلیات است که آن یک گونه اخبار اند لا غیر قصتهاً عن انبیاء ما سبق و اخبار ما کم سابقه  
 و تقدیر سالها تا حضرت آدم علیه السلام و امثال آن که کتب از آن مشحون اند جمله ازین قبیل است  
 نه باید گفت که درین باب از حضرت صحابه رضی اللہ عنہم نیز بعض روایات منقول اند چه ایشان  
 از احباریه و امثال عبداللہ بن سلام صحابی و کعب احبار تابعی رضی اللہ عنہما که مشرت به اسلام  
 شده بودند این گونه اخبار می شنیدند بلکه استفساری فرمودند و آن را بیان نموده اند۔ بیائے کہ  
 مولائے روم فرموده اند بہ ظاہر یہ قانون نشو و ارتقا توافق دارد۔ اگرچہ شیخ یوسف در منہج قوی  
 شرح مشنوی تاویل کرده اند می نویسند ہذا فی بیان احوال و مناسبات خلق اللہ الہی  
 من الابداء۔ الاطوار جمع طور و هو السلوب۔ فانا نتخذ فی بلحیم الحيوان و هو  
 بهذا السلوب من النبات و النبات من الارض فكان ابتداء و ثامن التراب فقیر گوید  
 برائے خلایک بودن انسان احتیاج بہ ذکر اطوار نیست۔ کافی است کہ گفتہ شود کلکم من آدم و آدم  
 من تراب۔ چون قالب از خاک پاک باشد پس دور نبات و دور حیوان از کجا و از بہر چہ۔

## عرض امانت

باید دانست چون مشیت پروردگار جلالت عظمتہ خواست کہ کمالات اسماء و صفات  
 خود را از پرده غیب بر منصفہ شہود جلوہ دهد و اظهار ربوبیت خود فرماید تمام عالم را کہ آن را عالم کبیر  
 گویند از سر عرش تا آخر فرش۔ بہ قدرت کاملہ خود آفرید۔ ارادہ فرمود کہ خلقت و اعتبار امانت  
 بہ مخلوق تفویض نماید لیکن سزاوار این عنایت و مستحق این کرامت در مخلوقات کسے نہ بودہ۔  
 آسمانها با این ارتفاع و منزلت و زمینها با این پهنای عظمت از تادیہ این خدمت خود را عاجز  
 یافتند و معذرت کردند انکسر ضنا الامانة على السماوات والارض والجبال  
 فالبین ان یخلفنہا و اشفقن منها و حملها الانسان۔

دوش دیدم کہ ملائکہ بر میخانہ زدند گل آدم بسرشتند و بہ پیانہ زدند  
 آسمان بار امانت نہ توانست کشید قرعہ قال بہ نام من دیوانہ زدند  
 چون مخلوقے منفرد آتاب و توانائی این بار عظیم نہ داشت۔ پروردگار حکیم و انانسخہ بدیعہ انسان را

از اجزاء تمام عالم۔ چہ عالم علوی و چہ عالم سفلی۔ بہ نوع ترکیب داد کہ دے در ذات خود جام جهان نما  
و عالم کو چک گردید۔

در جستن جام جم جهان پیو دم روزے نہ نشستم و شبے نہ غنودم  
ز استاد چو وصف جام جم بشنودم خود جام جهان نمائے جم من بودم  
ازین جا است کہ انسان را خلاصہ ممکنات و عالم صغیر گویند و در آئینہ کریمہ سننہ یحییٰ یاقیناً  
فی الحقائق و فی انفسہ حصر بہ این معنی اشارتے رشتہ۔ علما را اعلام بہ وضاحت تمام این موضوع  
را در تالیفات خود بیان فرمودہ اند فقیر قدرے از کلام شیخ اسماعیل حتی از روح البیان بہ صورت  
اصل و ترجمہ بہ اختصار ایرادی نماید۔

ہر چہ از دلائل قدرت در عالم کبیر است نمودار آن عالم صغیر است کہ آن جسم انسان می باشد  
ایہما الا انسان هل ترعما انک جرم صغیر و فیہ کائنات طوی العالم الکبیر۔  
ظاہراً آن اختران قوام ما باطن ما گشتہ قوام سما  
پس بہ صورت عالم اصغر تویی پس بہ معنی عالم اکبر تویی  
جمع آنچه مفصل در عالم است مجمل در نشأت انسان است۔ از روئے صورت انسان عالم صغیر است  
اما از روئے صنعت و قدرت مرتبہ انسان بالاتر است و دے عالم کبیر است۔

لے آن کہ تراست ملک اسکندر و جم از حرص مباحش در پئے نیم درم  
عالم ہمہ در تست و لیکن از جہل پنداشتہ تو خویش را در عالم  
جسم انسان مثل عرش است و نفس مثل کرسی و قلب مثل بیت معمور و طائف قلبیہ مثل جہان و  
قوائے روحانیہ مثل ملائک و دو چشم و دو گوش و دو سوراخ بینی و دو پستان و مخربین و دہن و ناف  
این دوازده مثل دوازده بر فوج و قوت با صبر و صامہ و زانقہ و شامتہ و لامسہ و ناطقہ و حافظہ  
مثل کواکب سبعہ سیارہ۔ ریاست کواکب شمس را ہست و قمر مستند از شمس است ہمچنان ریاست قوی  
عقل را ہست و نطق مستند از عقل است اگر یک سال بہ صد و شصت روز و از چشم انسان ہمان قدر  
بندارد اگر درایہی دوزی باشد و دہن ہمان قدر و نکلاند اگر قمر را بہشت ہشت منازل اند و دہن بہشت و بہشت  
مخارج اند گوشت مثل زمین است و استخوان مثل کھ و مغز مثل مہاون شکم مثل مندر و روده مثل دریا و  
مثل انہار و بیہ مثل گل و مو مثل نبات و تنفس مثل ریاح۔ و کلام مثل رعد و آواز مثل صاعقہ و گریستن  
مثل باران و خندہ مثل سفیدی روز و غم مثل تاریکی شب و خواب مثل مرون و بیداری مثل زندگی و



پیدائش مثل ابتداء سفر خوردی مثل بہار و جہان مثل تموز و میانہ سالی مثل خزان و پیری مثل زمستان و موت  
مثل اتمام سفر سالہائے عمر مثل بلدان و ماہ و مثل منازل و اسابیح مثل فراع و ایام مثل امیال و  
انفاس مثل گامہا ہر نفسے کہ می کشد قدم بہ موت می بردارد

ہر دم از عمر می رود نفسے بچون نگہ می کنم مانند بے  
لعاب و ہن شیرین است و اشک نکین و آب گوش نمشتن - اخلاق جمیع حیوانات درو است -  
معرفت و صفائے فرشتہ - مکر و فریب شیطان - شجاعت شیر - افساد گرگ - صبر خر - حیلہ رو باہ -  
تلقی پشک - کینہ شتر - حرص موش - اندوختن مور - وفائے سگ - و غیر آن دارد - علاوہ برین بہ نظر و  
استدلال و تمیز و انواع حرت و صناعات ممتاز است - فہذا یو کلہا آیات اللہ تعالیٰ فی  
انفسنا فنبأ رآہ اللہ احسن الخالقین -

لے باز نہ فلک جودت عیان بہ در داہن تو حاصل دریا و کان ہمہ  
پیش تو سر بہ خاک مذلت نہادہ اند با آن علو و مرتبہ روحانیان ہمہ  
در گوش کردہ علقہ فرمان پذیر گشت خاک و ہوا و آتش و آب روان ہمہ

بچون نسخہ بدیہ حضرت انسان بہ این کمال و خوبی و بہ چہین مزایا و حال و حسن تقویم از کارخانہ آفاق  
حضرت تمیز و سحران در دکان بازار امکان بہ ظہور آمد بہروردگار غلبت قدستہ مفرق ویراہ تاج  
علم بیاراست و مفاتیح کنوز حکمت بہ دست و سہ تفویض نمودہ مغر عالم و عالمیان گردانید  
اگر و بیان را غیر از اظہار تفصیر خود را سہ نہ ماند و عرض کردند سبحانک لا عیلم لنا الا ما علمتنا  
ملائک را چہ سود از حسن طاعت پند سین عشق بر آدم فروریخت

## کلام جمیل از حضرت عالی قدس

حضرت ماقدس اللہ اشرا زہد و افلاس علی العالمین من برکاتہم و فیوضہم  
و مقاسمہم و انوارہم کہ دیدہ اے ایشان بہ کمال و اہر معرفت کمال بودہ و بصائر ایشان  
از انوار حضرت واجب الوجود روشن و بینا گشتہ فرمودہ اند ذات پاک حضرت واجب الوجود  
الذی لیس بکثیر شئی و بہ عالم و عالمیان ہیچ مناسبت نہ دارد و کجا واجب الوجود و  
کجا حادث -

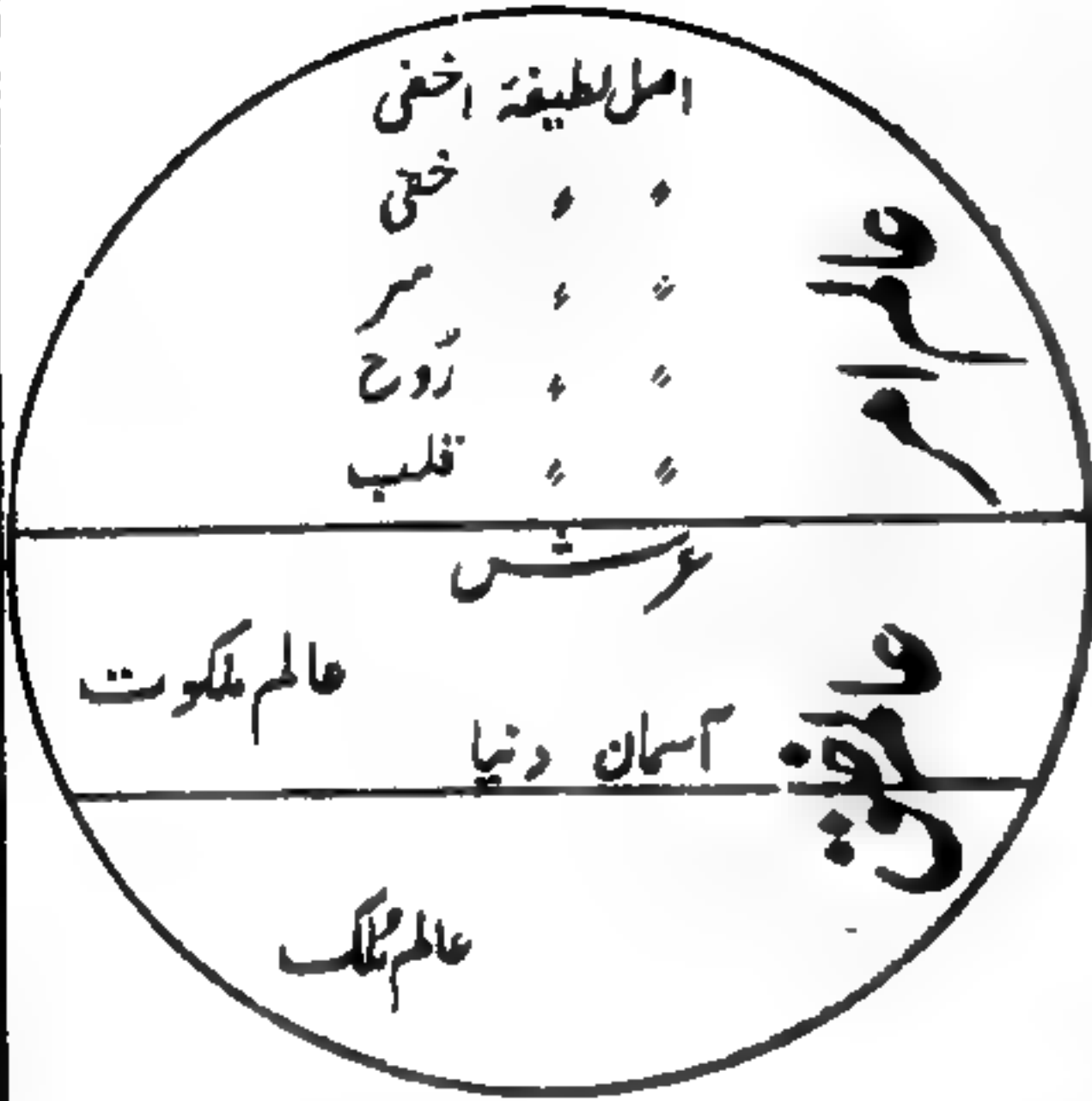
لے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم  
 دفتر تمام گشت و بہ پایان رسید عمر  
 از ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم  
 ماہچنان در اول وصف تو مانده ایم  
 او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال استغنا موصوف چنانچہ می فرماید **وَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ** و بندہ  
 عاجز بہ کمال فقر معروف چنانچہ گفتہ **وَإِنَّكُمْ الْفُقَرَاءُ** - ہر چہ در عالم ظہور یافتہ کرشمہ تجلیات  
 اسماء و صفات اوست - اگر اسماء و صفات را تجلیات نہ می بود عالم را وجودی نہ می بود تعین اول  
 کہ در ذات احدیت جلالت عظمت شدہ آن تعین حتی است کما و سراد فی الخبر ان الله يقول  
**كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْدَثْتُ أَنْ أَسْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَسْرَفٍ وَ مَرَكَزَ أَنْ تَعِينَ حَتَّى حَقِيقَتِ**  
 جناب حبیب العالمین سید الانبیاء والمرسلین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم می باشد  
**كَيْفَ لَا وَقَدْ رَوَى ابْنُ سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مَرَّ سَلَاً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ** - و روایت ابی نعیم  
 فی الحلیۃ **كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الشُّرُوحِ وَالْجَسَدِ** - و علامہ قسطلانی و ملا علی قاری  
 و غیر ہما از اکابر علماء گفتہ اند کہ از احادیث صحیحہ این معنی بہ ثبوت رسیدہ کہ حق تعالیٰ بہ محبوب خود  
 خطاب کردہ گفتہ - اے حبیب من اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی و خدائی خود را بہ ظہور  
 نہ آوردی - **وَلِنَعْمَ مَا قَالَهُ سَيِّدِي الْعَطَّارُ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ سِرَّهُ** -

خواجہ دنیا و دین گنج و فنا  
 آفتاب شرع و دریائے یقین  
 جان پاکان خاک جان پاک او  
 خواجہ گوین و سلطان ہمہ  
 صاحب معراج و صدر کائنات  
 ہر دو عالم بستہ بر فتر اک او  
 پیشوائے این جہان و آن جہان  
 بہترین و بہترین انبیاء  
 قہدی اسلام و ہادی سبل  
 حق چو دید آن نور مطلق و حضور  
 اصل معلومات و موجودات بود  
 صدر و بدیر ہر دو عالم مصطفی  
 نور عالم رحمتہ للعالمین  
 جان رہا کن آفرینش خاک او  
 آفتاب جان و ایمان ہمہ  
 سایہ حق خواجہ خورشید ذات  
 عرش و کرسی قبلہ کردہ خاک او  
 مقتدائے آشکارا و نہان  
 رہنمائے اصفیا و اولیا  
 مفتی غیب و امام جزر و کل  
 آفرید از نور او صد بحر نور  
 نور او مقصود مخلوقات بود



بهر خویش آن پاک جان را آفرید  
بهر او خلق جهان را آفرید  
آفریش را جز او مقصود نیست  
پاک دامن تراز و موجود نیست

## دائرة امکان



عالم کبیر که آن را دائرة امکان گویند  
و عبر بالدائرة لتساوی أطرافها لأن  
المخلقة المفعلة لا يدري أين  
لحرف قافها. و وجهه دارد. و هر چه مستقل  
عالم است نصف فوقانی را عالم امر گویند و  
نصف تحتانی را عالم خلق. تسمیه اول به  
امر از آن است که به مجرد حکم و امر برود و کار  
به ظهور آمده. محتاج به مدت و درنگ نبوده.

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ دلالت برین مدعی کند. اصول و  
حقائق تمام ممکنات و ارواح کل ذی نفس درین عالم قرار دارد و تعلق عالم مثال و عالم ارواح  
به همین عالم است. و این عالم نور است که بالائس عرش مجید واقع است. از مقام اصل  
لطیفه قلب شروع شده تا آخر مقام اصل لطیفه اخفی رسیده به لامکانیت می تحقق می شود.  
و تسمیه آخر به خلق از آن است که تخلیق او وابسته به اسباب و علل گشته و تعلق به مدت  
و زمانه دارد و به قانون نشو و ارتقا ظهور یافته. خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ  
مشیر به این معنی است. ایام هسته که در کریمه ذکر شده از کدام قبیل است. آیا از قیتم ایام معهود  
این معهود است. یا از نوع و آن یوقاع عند ربك كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ. یا از جنس  
تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ یا ازین  
هم کلان تر لا یعلمه إلا الله العکبر. ذوات و اجسام تمام ممکنات درین عالم قرار دارد  
عرش. کرسی. لوح. قلم. جنت. دوزخ. کواکب. آسمانها. زمینها. ملائک جن. انس. جمیع  
حیوانات. نباتات. جمادات. هوا. آب. آتش. خاک. حرارت. برودت به این عالم تعلق دارد

داین لا عالم اجسام نیز گویند۔ از منبر عرش شروع شده تا آخر فرش به انتہائی رسد۔ داین عالم دو حصہ دارد۔ از اسفل با فلین تا زیر آسمان دنیا۔ عالم ملک است۔ و از شمار دنیا تا انتہائے عرش مجید عالم ملکوت است۔

باید دانست عرش مجید در عالم خلق است و علیہ ینقحی عالم الخلق و مقام اصل لطیفہ قلب انعام امر است و منہ ینتدی عالم الامر۔ و فراغی کہ مابین مقام اصل لطیفہ قلب و عرش مجید است آن برزخ است۔ زیرا کہ ہر آن عاجزے کہ مابین دو چیز باشد آن را برزخ گویند۔ چنانچہ زمانے کہ از موت تا نشر است آن را برزخ گویند چہ آن در حیات و نبوی و حیات اخروی عاجز است۔ در برزخیت آن فراغ کلامی نیست۔ اگرچہ بہ اعتبار بعض وجوہ عرش مجید یا مقام اصل لطیفہ قلب نیز برزخ معنوی می تواند شد چنانچہ در کلام بعض بزرگواران اطلاق برزخ بر ہر یکے ازین دو شدہ حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ می نویسند۔ ”فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر اصل قلب است لهذا قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر فرمودہ اند چہ منتہائے خلق عرش مجید است۔ و بہ این وجہ کہ عرش منتہائے عالم خلق است دروئے بہ امر دارد و برزخ گفتہ اند“ انتہی۔ فقیر گویدی تواند شد کہ تسمیہ عرش مجید یا مقام اصل قلب بہ برزخ از قبیل تسمیۃ الشئی بالمتصل او المجاور بہ باشد لا محظا علی طریق التبرخ۔ بعض افراد کہ از تحقیقات حضرات ناواقف اند و بہ کتبہ کلام آن بزرگواران نارسیدہ اند عرش مجید را از عالم خلق خارج کردہ از عالم امر قرار دادہ اند و عجب تر آن کہ بعض بے خبران عالم خلق را تمام دائرہ امکان گفتہ اند و عالم امر را دائرہ ظلال قرار دادہ اند و دائرہ تجلیات اسماء و صفات را در مقام دائرہ ظلال تصور کردہ اند۔ حالانکہ عالم امر از دائرہ امکان است و دائرہ ظلال دائرہ دوم است کہ سیر آن بہ ولایت صغری تعلق دارد و دائرہ تجلیات اسماء و صفات دائرہ سوم است کہ سیر آن بہ ولایت کبری تعلق دارد۔ کما ستیاتی بیات ہذا الذی ایت فی ما بعد۔

باید دانست ہر چہ کہ از زیر فرش تا سر عرش در عالم خلق وجود دارد آن را حقیقتہ و اصل در عالم امر لا بدی است۔ چونکہ عالم بہ تمام و کمال منظر ہر تجلیات اسماء و صفات واجب است لهذا ہر شئی کہ در عالم بہ ظہور آمدہ است یا خواہد آمد و وابستہ است بہ تجلی صفات غیر متناہیہ حضرت واجب الوجود تعالی و تقدس۔ خواہ این وابستگی بالاصالت بہ تجلی صفات



باشد یا بالوساطت باشد چه اصول عامه خلائی از سبب مستور و کم ظرفی و قصور بہت تاب تجلیات  
اسما و صفات نہ دارد بلکه اولاً ارتباط بظلال تجلیات صفاتیہ پیدا می کنند۔ و بہ الزام آن ظلال  
برومند شده و قوت پر و از پیدا کرده خود را تا مسرا و قات تجلیات می رسانند۔ ہرچہ اصول نفوس  
زکیہ و قدسیہ حضرات انبیاء و ملائکہ علیہم السلام اند پس لصفاء سریرتہا و قوتہ جلالہا  
و علو استعدادہا احتیاج بہ مساعید و وساطت ظلال نہ دارند بلکہ بالاصالت وابستہ بہ  
تجلیات اند۔ اِقَابِدُ دُنِ امْتِزَاجِ التَّجَلِّیِّ الذَّالِیِّ وَ ذَٰلِکَ لِلْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ  
وَ اِقَابِلِ امْتِزَاجِ وَ ذَٰلِکَ لِلْمَلَائِکَہِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

## لطائف عشرہ

فرمودہ اند کہ نسخہ عزیزۃ النسل از اجزائے ہر دو عالم ترکیب یافتہ است۔ وے مرکب  
از دہ اجزاء است کہ آن را حضرات مالطائف می نامند پنج از عالم امر کہ آن قلب و روح و بحر و  
خفی و اخفی اند کہ آن باطن انسان است و پنج از عالم خلق کہ آن نفس و باد و آب و آتش و  
خاک می باشند کہ آن ظاہر انسان است۔ چون حق تعالی جل شائہ ارادہ فرمود کہ بایر امانت و  
حلیہ خلافت بہ انسان ضعیف البیان تفویض نماید۔ عناصر خمسہ عالم خلق را بہ اصول آنها  
کہ لطائف خمسہ عالم امر اند معزز و مقوی فرمود۔ ہر اصل را با فرع خود تعلق و عشق بخشید و  
از فوق العرش فرود آوردہ در موضع صدر کہ محل علم و عرفان و جائے شمع و نور ایمان می باشد یہ مقام  
خاص کہ ہر یکے را بہ آن مقام مناسبتہ بود۔



مشکل ساخت۔ چنانچہ لطیفہ  
قلب را کہ اصل لطیفہ نفس بودہ زیر پستان  
چپ بہ فاصلہ دو انگشت قدیے مابین  
بہ پہلو و مضغہ کہ قلب صنوبرش خوانند

جائے دادند صنوبر بقیش برائے آن گویند کہ مانند صنوبر مقلوب است۔ و لطیفہ روح را کہ اصل  
لطیفہ باد بودہ و مقام او در عالم امر بالاتر از مقام قلب بودہ از اصحاب یکین ساختہ زیر پستان  
راست بہ فاصلہ دو انگشت قدیے مابین بہ پہلو جائے دادند۔ و لطیفہ سر را کہ اصل لطیفہ

آب بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از روح بوده به محاذات پستان چپ در میان قلب و وسط  
سینه جائے دادند۔ و لطیفہ خفی را کہ اصل لطیفہ آتش بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از سر بوده  
از اصحاب یمن ساخته به محاذات پستان راست در میان روح و وسط سینه جائے دادند و لطیفہ  
خفی را کہ اصل لطیفہ خاک بوده و مقام او در عالم امر بالاتر از خفی بوده و احسن و اجل لطائف امر و  
اقرب بہ حضرت اطلاق می باشد در وسط سینه کہ مرکز است و مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد  
جائے دادند۔ این لطائف خمسہ چون فروع خود را معین و مددگار شدند و در صدر قرار گرفتند پائے  
انسان از جمیع مخلوقات بلند شد۔ و در عالم کبیر عالم اکبر ظهور یافت۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ فی نرخ بالا کن کہ از انی ہنوز  
فرمودہ اند لطائف عالم امر انوار مجربہ بودہ اند۔ ہر یکہ را نورے است علیحدہ۔ نور قلب نور است  
و نور روح نور و نور سر سفید و نور خفی سیاہ و نور خفی سبز۔ چون انسان مورد انوار و موضع اسرار گردید  
علاہ خلافت بر تن و سہ بیار است و تاج علم و دانش بر فرق و سہ زیب دارد۔ وہ اوصاف خداوندی  
متصف گشت و بار امانت را تحمل شدہ ظل اللہ فی الارضین و خلیفۃ اللہ فی العالمین  
قرار یافت۔

چون مرتبہ ہیبت و عدائی لطائف عشرہ در علم و فضل و قوت و کمال از سکان عالم بالا بلند شد  
ایشان از کفۃ خود آن جعل فیہما من یسفک الذی ماء خجالت کشیدہ سبحانک لا علم لنا  
الآفاق علمتنا گفتہ پیش و سہ سر بہ سجده نہادہ اعتراف فضل و شرف و سہ کردند۔ این است اصل  
انسان و این است حقیقت من عرف کفسہ فقد عرف سرایہ و این است بیان  
ان اللہ خلق آدم علی صورتیہ۔ پیر ہرات حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہ فرماید  
وحدت صفت ذات با کمال اوست۔ و قدرت دلیل عظمت و جلال اوست خواست کہ قدرت  
خود بیند عالم آفرید و خواست کہ خود را بیند آدم آفرید۔

خواست تا جلوه و بہر صورت خود را معشوق نیمہ بر معرکہ آب و گل آدم زد  
و ہذا ہو محل التذکیر و العبرۃ فی الآیۃ الکریۃ و فی انفسیکم افلا تبصرون  
ای افلا تبصرون ببصائر کما لآیات العظیمۃ و الاسرار الطیفۃ و الآلاء  
العجیبۃ و اللطائف الشریفۃ۔ المستکنۃ فی صدر کما المودعۃ فی نفوسکم  
فہل من مستمع و ہل من قلب ذاکر و سر و شائق و سیر تائق و خفی خاضع



وَأَخْفَى خَاشِعَةً-

نے فلک راست منسلّم نے ملک است حاصل آنچہ در تشریف یاری بنی آدم است  
بچوں لطائف خمسہ امر از اہل مقام خود و در افتادند و در یکل ظلماتی با فروغ خود ہکنار شدند و  
بہ سلسلہ عشق و محبت در پیکر انسانی گرفتار ماندند۔ نورانیت و لمعانیت خود را در باختم بہ رنگ  
لطائف خلق بہ نور گشتند۔ مثنوی۔

پایہ آخر آدم است و آدمی گشت محروم از مقام بندگی  
گر نہ گردد باز مسکین زین سفر نیست ازوے ایچ کس محروم تر  
این لطائف خمسہ منورہ فی الحقیقت از درجات ولایت پنج درجات اند کہ ہر درجہ راہ موصل است  
بہ حضرت ذات علیہ تعالیٰ و تقدست۔ چون کہ ارشاد عباد بہ مسالک ہدی و رشاد منوط بہ ذات  
حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام است۔ ہمان راہ راہ ہدی است کہ مختار و مسلوک ایشان بودہ  
و این لطائف خمسہ آن پنج طرق اند کہ انبیاء اولوالعزم از ان مسالک در مقام ولایت بہ مقصود  
رسیدہ اند۔ مسکب اول لطیفہ قلب است و آن اول مقام است از عالم امر و اقرب است  
بہ عالم خلق۔ تعلق و ارتباط این لطیفہ بہ تجلّی صفت تکوین است کہ آن صفت اضافیہ حق تعالی  
است و آن صفت فعل و خلق و تخلیق و ایجاد و احداث و اختراع می باشد۔ ایجاد ممکنات بہین  
صفت متعلق است۔ ازین جا است کہ مقام اصل لطیفہ قلب را قلب کبیر و حقیقت  
جامعہ انسانی گویند۔ این لطیفہ شریفہ برائے لطائف دیگر از عالم امر بہ منزلہ بنیہ و سنگ است  
و دیگر لطائف امر بہ تجلیہ و تصفیہ این لطیفہ جامعہ است۔ و مقام این لطیفہ شریفہ در جسد  
انسانی در قلب منورہ واقع شدہ است کہ صلاح و فساد جسد مرطوط بہ صلاح و فساد  
وے است۔ فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَرَّ وَأَهْلُ الْبَيْتِ  
مَلَجَةُ الْآوَانِ فِي الْجَسَدِ مُضْعَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ  
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ الْآوَانِ الْقَلْبُ۔ در لطائف عالم خلق لطیفہ نفس را تعلق و  
ارتباط بہ اصل لطیفہ قلب است کہ مآذ گشتہ من قبل۔ لہذا لطیفہ نفس برائے لطائف  
دیگر از خلق بہ منزلہ لب و لب است۔ ازین جا است کہ صاحبزادگان حضرت مجدد قدس الشہ  
امراہم بعد از تصفیہ قلب بہ تزکیہ نفس می پرداختند و می فرمودند کہ تصفیہ لطائف دیگر  
در من این دو لطیفہ رئیسہ حاصل می شود۔ اما طریقہ حضرت مجدد قدس سرہ سیر تفصیلی بودہ کہ

بہ تزکیہ جمیع لطائف می پرداختند۔ وصول حضرت آدم علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان علیہ السلام می گویند چہ اول سالک برین راہ حضرت ایشان بودہ اند کہ وصول او بہ جناب قدس ازین راہ شود اورا آدمی المشرب گویند اورا استعداد سیر یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك دوم۔ لطیفہ روح است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفت تکوین کہ صفت اضافیہ می باشد یک گام بہ حضرت ذات تعالیٰ و لغت دست قریب تر است وصول حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر اقدام حضرت ایشان می گویند کہ وصول او ازین راہ شود اورا ابراہیمی المشرب گویند اورا استعداد حصول دو درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك سوم لطیفہ سراسر است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شیونات ذاتیہ الہیہ دارد۔ و نسبت بہ صفات ثبوتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است۔ وصول حضرت موسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند کہ وصول او ازین راہ شود اورا موسوی المشرب گویند۔ اورا استعداد حصول سہ درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك چهارم لطیفہ خفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی صفات سلبیہ تنزیہیہ دارد و نسبت بہ شیونات ذاتیہ یک گام بہ حضرت ذات قریب تر است وصول حضرت عیسیٰ علیہ السلام از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است ازین جهت این لطیفہ را زیر قدم حضرت ایشان می گویند۔ کہ وصول او ازین راہ شود اورا عیسیٰ المشرب گویند اورا استعداد حصول چهار درجہ از درجات پنجگانہ ولایت می باشد۔

مسلك پنجم لطیفہ اخفی است کہ تعلق و ارتباط بہ تجلی شان جامع دارد کہ مثل برزخ است در میان مرتبہ تنزیہیہ و احدیت مجرّوہ۔ این لطیفہ شریفہ کہ احسن و اجمل لطائف و اقرب بہ حضرت اطلاق است در وسط سیدہ کہ مناسبت تام بہ حضرت اجمال دارد جائے دارد۔ وصول حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین سیدنا و شفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم از راہ این لطیفہ شریفہ شدہ است۔ کہ وصول او ازین راہ شود اورا محمدی المشرب گویند۔ اورا استعداد تمام مراتب پنجگانہ ولایت می باشد۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ۔



اختلاف مشارب و تعدد مسائل از برای تیسیر است بر عباد و لا خیر لا فی العزائم والقوی  
الکامنة فی العباد۔ و این رحمت بے فایست پروردگار است لکن جعلنا منکم شرعة  
ومنها حاء ولو شاء الله لحتکم امّة واحدة وَلَکِنْ لِّیَبْلُوکُمْ فِی مَا آتَیْکُمْ  
فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ۔

باید دانست که برائے وصول به مقصود هر یک از این طرق خمسہ وافی و کافی است۔  
اگر چه در فضل و شرف و تفادیت درجات متفاوت اند بلیک الشّریّ فضلنا بعضهم  
علی بعض منهم من کلّم الله ورفّع بعضهم درجات۔ هر چند که به لامرکات  
قریب تر در شرف بالاتر کسانے که دو مراتب یافته اند از اصحاب یک امتیاز دارند و همچنان  
اصحاب سه از اصحاب دو۔ و اصحاب چهار از اصحاب سه۔ و اصحاب پنج از اصحاب چهار۔ و تعیین  
مراتب و تخصیص مشارب امر موهبتی است کسب را و ران اختیار نیست اللهم الا به قسریه  
کشش ز انداز پیر کامل۔ و این کار دولت است کنون تا کرار مدہ۔ این طرق و مراتب  
خمسہ به منزلت ابواب شمانیہ بہشت برین اند کہ ہر باب برائے دخول بہ حضیرۃ رضا و  
ادج قبول کافی و وافی است۔ ہر باب مخصوص بہ گروہی باشد۔ و کسانے باشند کہ تحقیق  
دو باب داشته باشند۔ و کسانے از سه و کسانے ازین بیش تا آن کہ کسانے باشند کہ از ابواب  
شمانیہ برائے ایشان صدائے خوش آمدید و کلمات ترحیب اهل و سہل و ہر حبا بلند  
خواہ شد سرور و دوجہان میدانش و جان ملی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند من کان من اهل الصلوة  
دعی من باب الصلوة و من کان من اهل الجہاد دعی من باب الجہاد و من کان  
من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة و من کان من اهل الصیام دعی من  
باب الصیام فقال ابو بکر رضی اللہ عنہما یا رسول اللہ ما علی احدی دعی من  
تلك الابواب من خیر من ان یحذر من تلك الابواب کلها فقال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم و اسر جو ان تكون منهم یا ابا بکر انھی  
واللہ یختص برحمته من یشاء۔

و باید دانست آنچه حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم واقاض علینا من برکاتہم ولایت لطائف  
خمسہ را بہ حضرات انبیاء الوالعزم منسوب می فرمایند معنیش آن است۔ قریبے کہ سالک ہر  
لطائف خمسہ حاصل می شود آن تابع و بہ منزلہ ظل آن قرب است کہ انبیاء علیہم السلام را در مقام

ولایت حاصل شدہ است مقام نبوت آن سروران را نشان دیگر است کہ در ازار آن علوم و معارف  
ولایت بیچ مناسبت نہ دارد۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوبے نوشتہ اند۔ زیر قدم  
بودن لطیفہ یکے از انبیاء علیہم السلام بہ آن معنی است کہ صفتے از صفات حقیقتاً مری آن نبی است  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آن صفت جزئیات بسیار دارد کہ یک جزئی آن مری سالک است الخ  
تشریح این کلام بہ پنجے است کہ حق تعالی جل مجدہ را غنا ذاتی مسلم است۔ او تعالی و تقدس  
بہ عالم و عالمیان بیچ مناسبت نہ دارد ہرچہ بہ ظہور رسیدہ کرشمہ تجلیات اسما و صفات آن  
بے نیاز است کہ بہ واسطہ آن ہر آن دہر جاتازہ فتوحات و فیوضات بہ تمام کائنات می رسد۔ چون  
عالم تمامہ من اذلہ الی آخری مظهر اسما و صفات واجبہ است لہذا ہر فرد از افراد انسان لا  
محالہ مظهر صفتے است از صفات غیر متناہیہ او تعالی و تقدس۔ و ہر صفت بہ رنگ کلی است کہ  
جزئیات کثیرہ غیر متناہیہ دارد چہ ہر صفت را تجلیات بے شمار است و ہر تجلی را ظلال بے اندازہ  
و ہر ظل را نقاط بے عدد و بے پایان۔ تعلق و ارتباط حضرات انبیاء علیہم السلام بہ کلیات است و  
تر بیت ایشان بہ آنها شدہ۔ و تعلق و ارتباط سائر بناس بہ ظلال و نقاط ظلال است کہ بہ منزلیہ  
جزئیات می باشند تر بیت ایشان از ان جزئیات شدہ۔ صفت تلوین کہ منشا صدور افعال است  
نبت حضرت آدم است علیہ السلام تر بیت ایشان بہ این صفت شدہ کہے کہ تر بیت او از  
جزئیات این صفت شدہ آن جزئی مہد آتین دوست و اورا آدمی المشریب گویند ولایت او زیر  
قدم حضرت آدم است علیہ السلام و وصول او از لطیفہ قلب است۔ و تر بیت حضرت نوح و  
حضرت ابراہیم علیہما السلام از صفات ثبوتیہ است خصوصاً از صفت علم کہ اجمع صفات ذاتیہ  
است۔ و تر بیت حضرت موسی علیہ السلام از حیوانات ذاتیہ است و شان اکلام رب ایشان است  
و تر بیت حضرت عیسی علیہ السلام صفات سلبیہ است کہ موطن تقدیس و تمزیہ است۔ و تر بیت  
حضرت خاتم الرسل علیہ علیہم الصلوٰات والتسلیمات از جامع صفات و حیوانات و تقدیسات  
تمزیہات است کہ مرکز دائرہ این کمالات است و در مرتبہ صفات و حیوانات تعبیر از ان بہ  
شان العلم مناسب است کہ این شان عظیم الشان جامع جمیع کمالات است کہ سائے کہ از  
جزئیات این مقامات تر بیت یافتہ اند آن جزئیات مبارکہ تعینات ایشان است و  
مشارب ایشان ابراہیمی یا موسوی یا عیسوی یا محمدی می باشد۔ سیر محمدی المشریب بہ ترتیب  
از قلب بہ روح و از روح بہ سر و از سر بہ خفی و از خفی بہ اخفی بہ حضرت اقدسیت بر شاہ ما و مستقیم



واقع است کہ چنانکہ عالم امر را بہ ترتیب طے نموده۔ در اصول اینہا و باز در اصول اصول ہیں  
ترتیب را امری داشتہ کار را بہ انجام می رسانند۔ بہ خلافت اصحاب ولایات دیگر کہ گویا از ہر درجہ  
نقبتہ کنندہ خود را تا بہ مطلوب می رسانند۔ شک نیست کہ افعال و صفات و شیونات و تنزیہات  
از ذات او تعالی و تقدس منفک نیست اگر انفاک است در ظلال است۔ پس در آن موطن  
باصلاح افعال و صفات و شیونات و تنزیہات را نیز نصیب از تجلیات ذات بے چون تعالی و  
تقدس حاصل خواہد شد اگرچہ صاحب آغنی را در علو و سفلی امتیاز بے حاصل است۔

باید دانست کہ بعثت انبیاء علیہم السلام بہ عالم خلق است و دعوت ایشان مقصود  
بر عالم خلق ساختہ اند۔ لہذا مکلف اجزائے خلق اند کہ قالب است۔ تمنجات بہشت و آلام دوزخ  
و دولت دیدار و بے دولتی حرمان ہمہ وابستہ بہ خلق است امر را بہ آن تعلق نیست تعلق فرافض  
و واجبات و سنن بہ قالب و اجزائے خلق است۔ نصیب اجزائے عالم امر از اعمال نافلہ است۔  
باید دانست سیر سالک در دائرہ امکان و در دائرہ ظلال کہ آن را ولایت صغری گویند  
سیرانی افش می باشد و از اصل مبداء تعین اعمی از دائرہ ولایت کبری از تجلیات اسما و صفات تا  
تجلیات ذات و حضرت احدیت مجرورہ سیر سالک را سیر فی اللہ گویند و چون ازاں جا شروع واقع  
شود آن را سیر عن اللہ گویند۔

و باید دانست کہ معنی وصول از دہ یکے از لطائف خمسہ مبارکہ آن است کہ ورود فیض  
بلا لطیفہ شریفہ بیشتر می باشد از تہ و علاو تہ طمانینتہ کہ در آن لطیفہ شریفہ می باشد ازاں  
گونہ احوال خصوصی در لطائف دیگر نہ می یابید و معنی تہذیب لطائف شریفہ آن است کہ  
لطائف بہ کیفیات و احوال ماسبق برسند و رانیت خود را در یا بندہ کارخانہ باطن از سر نو تازہ  
و روشن گرد و با بتلا از لطیفہ قلب می شود۔ چون لطیفہ اصل خود را بہ یاد می آرد۔ آتش  
شوق و برادر می گیرد۔ قصد طیراں بہ اصل مقام خود می نماید تا بہ اصل خود پیوندد۔ از  
فایت شوق شعلہ رومی نماید کہ آن را حضرات مفتح باب می گویند رفتہ رفتہ این شعلہ قوی  
و بلند تر می شود تا آن کہ از نفس منصری می بر آید۔ و ہمین معنی مراد است آنکہ گویند لطیفہ  
از قالب برآمدہ آن زمان از لطیفہ تا اصل مقام او کہ بالائے عرش برین است را سہ کشادہ  
از نور ظاہری گردد و بعضی افراد متارہ از نور معلوم می کنند تا بہ اصل خود می پیوندند۔ و معلوم  
باد کہ از وقت برآمدن بطائف از قالب و تا وصول آنہا بہ اصول خود و قیام نمودن آنہا در

مواطن سالک انوار لطائف را بیرون سینه خود مشاهده می کند و این الحضرات با سیر آفاقی گویند چون لطائف  
به اصول خود می رسند و در این مواطن قیام می نمایند سیر انفسی شروع می شود. آن زمان سالک هر چه  
می بیند من الانوار والاسرار درون سینه خود می بیند و به ستر کریمه سَسْرُ کَرِیمِ آیَاتِنَا فِی الْاَفَاقِ  
وَفِی اَنْفُسِهِمْ می رسد.

حضرت مجدد قدس سره می نویسند قلب از عالم امر است و در این عالم خلق تعلق و عشق داده  
به عالم خلق فرود آورده اند و به مضغه که در جانب چپ است تعلق خاص بخشیده اند و رنگ آن که  
بادشاه را به کتاس عشق پیدای می شود و به سبب آن در منزل کتاس نزول نماید و روح که الطف از قلب  
است از اصحاب یکین است و لطائف ثلاثه که فوق لطیفه روح اند به شرف خیر الیه مؤسرا  
اَوْسَطُهَا مشرف اند هر چند لطیف تر به وسط مناسب تر لا اَنَّ التَّیْسَ وَالتَّخْفِیَّ عَلَى طَرَفِی  
الْاَخْفِیَّ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاَیْمَنِ وَالْاُخَرُ عَلَى الشِّمَالِ و نفس مجاور حواس است تعلق به دماغ  
و در دو ترقی قلب منوط است به وصول او در مقام روح و به مقام مافوق روح و همچنین ترقی روح و  
مافوق او منوط است به وصول آنها به مقامات فوقانی لیکن این وصول در ابتداء به طریق احوال است  
و در انتهای طریق مقام و ترقی نفس به رسیدن او است در مقام قلب به طریق احوال در ابتداء و به طریق  
مقام در انتهای و در آخر کار این لطائف سه به مقام اخفی می رسند و همه به اتفاق قصد طیران به عالم  
قدس می نمایند و لطیفه قالب را خالی و تهی می گزاردند اما این طیران نیز در ابتداء به طریق احوال است و  
در انتهای طریق مقام و حیثیتی یَحْصُلُ الْقَنَاءُ و موفقی که پیش از موت گفته اند از این جدائی  
لطائف سه است از لطیفه قالب و می نویسند لازم نیست که جمیع لطائف در مقام جمیع  
شوند و از آنجا طیران نمایند گاه باشد که قلب و روح هر دو به اتفاق این کار کنند و گاه هر سه و گاه  
هر چهار و آنچه اول مذکور شد اتم و اکمل است و مخصوص به ولایت محمدی علیه و آله الصلوات التلیات  
و ماعدات و قسمی از اقسام ولایت است. و نوشته اند بعد از مفارقت لطائف سه و عروج  
آنها در عالم امر هر آینه خلیفه آنها در این عالم همین بدن خواهد ماند و کار همه آنها خواهد کرد و بعد  
از این اگر الهام است بر همین مضغه است که قلیقه حقیقت جامعه قلبیه است و آنچه  
در حدیث نبوی علیه الصلوات و السلام آمده است مَنْ اَخْلَصَ لِلَّهِ اَرْبَعِینَ صَبَاحًا  
ظَهَرَتْ یَنَابِیعُ الْحِکْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ مراد از این قلب و الله سبحانه  
اعلم همین مضغه است و در احادیث دیگر این مراد متعین است کَمَا قَالَ عَلِیُّهَ السَّلَامُ



وَالسَّلَامُ إِنَّهُ لَيَغَانُ عَلَى قَلْبِي بِعُرْوَةٍ غَلِيظَةٍ بِمَضْغَةٍ اسْتَنْزَعَتْ بِحَقِيقَتِهَا جَامِعَةً كَمَا  
 أَوْفَى كُلِّيَّةً مِنْ رُفِينٍ بِرَأْمَةٍ اسْتَوْفَى دُرَاهِمًا وَدِينَارًا وَبِغَيْرِ رَأْمَةٍ أَرْتَقَلْبَ قَلْبٍ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنَ أَصَابِعِ الرَّجْمَانِ - الْحَدِيثُ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ كَرِيشَةٍ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ - الْحَدِيثُ وَقَالَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ - وَالتَّقَلُّبُ وَعَدَمُ  
 الثَّبَاتِ ثَابِتَةٌ لِهَذِهِ الْمَضْغَةِ لِأَنَّ الْحَقِيقَةَ الْجَامِعَةَ لَا تَقَلُّبُ لَهَا أَصْلًا بَلْ هِيَ  
 مُطَهَّرَةٌ رَاسِيَةٌ عَلَى الْإِطْمِينَانِ - وَالْخَلِيلُ عَلَى نَبِيٍّ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 أَيُّمَا طَلَبَ الْإِطْمِينَانَ الْقَلْبُ أَرَادَ بِهِ الْمَضْغَةَ لَا غَيْرَ لِأَنَّ قَلْبَهُ الْحَقِيقِيَّ قَدْ كَانَ  
 مُطَهَّرًا بِلَا رَيْبٍ بَلْ نَفْسُهُ أَيْضًا كَانَتْ مُطَهَّرَةً بِسِيَاسَةِ قَلْبِهِ الْحَقِيقِيِّ - قَالَ  
 صَاحِبُ الْعَوَارِفِ قَدْ سَمِعْتُ أَنَّ إِلَهًا مَصِيفَةً النَّفْسَ الْمُطَهَّرَةَ الَّتِي عَرَجَتْ  
 فِي مَقَامِ الْقَلْبِ وَإِنَّ التَّلَوِينَاتِ وَالتَّقَلُّبَاتِ حِينَئِذٍ تَكُونُ صِفَاتُ النَّفْسِ  
 الْمُطَهَّرَةِ وَهِيَ كَمَا تَرَى مُخَالَفَةُ الْأَحَادِيثِ الْمَذْكُورَةِ وَلَوْ تَبَيَّنَ الْعُرُوجُ مِنْ  
 هَذَا الْمَقَامِ الَّذِي أَخْبَرَ الشَّيْخُ عَنْهُ تَعَلَّمَ الْأَمْرَ كَمَا هُوَ عَلَيْهِ وَلَا حَاصِدُ مَا  
 أَخْبَرْتُ بِهِ وَطَائِقُ الْكُشْفِ وَإِلَيْهَا مِمَّا بِالْأَخْبَارِ أَرَاتِ النَّبَوِيَّةَ عَلَى صَاحِبِهَا  
 الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ وَالْحَيَّةَ - وَلَقَدْ تَعَلَّمْتُ أَنَّ مَا أَخْبَرْتُ بِهِ مِنْ خِلَافَةِ الْمَضْغَةِ  
 وَوُفُودِهَا إِلَيْهَا عَلَيْهَا وَصَيْرُورَتِهَا صَاحِبِ أَحْوَالٍ وَتَلَوِينَاتٍ مِمَّا كَثُرَ عَلَى  
 الْمُتَعَصِّبِينَ الْجَاهِلِينَ الْقَاصِرِينَ عَنْ حَقِيقَةِ الْأَمْرِ قَثُلًا عَلَيْهِمْ فَمَاذَا يَقُولُونَ  
 فِي الْأَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْإِلَهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَيْثُ قَالَ إِنَّ فِي حَبْدِ  
 بَنِي آدَمَ لِمَضْغَةٍ إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ أَلَا وَ  
 هِيَ الْقَلْبُ جَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْغَةَ هِيَ الْقَلْبُ عَلَى سَبِيلِ الْمُبَالَغَةِ وَ  
 وَتِلْكَ صَلَاحُ الْجَسَدِ وَفَسَادُهُ بِصَلَاحِهَا وَفَسَادُهَا بِفِجْوَزِهَا هَذِهِ الْمَضْغَةُ مَا  
 يَجُوزُ بِالْقَلْبِ الْحَقِيقِيِّ وَإِنْ كَانَ عَلَى سَبِيلِ النِّيَابَةِ وَالْخِلَافَةِ - وَنُوشَتُهُ أَمَّا  
 جَدُّ الطَّائِفِ سِتَّةَ بَعْدَ زَمَانٍ أَزْمَانٍ إِذَا قَالَتْ وَصُولُهَا بِمَقَامِ قَدَسٍ وَتَلَوْنُهَا بِصَبْغِ أَنْ أَكْرَبَ قَالِبُ  
 بَارِزُ جَمْعٍ نَمَانٍ تَعْلُقُ بِهَا كُنْدُ سَوَاسِئِهِ حَتَّى وَحْكُمُ قَالِبُ كَيَرِدُ وَبَعْدَ زَمَانٍ تَزَاجُ بَارِزُكَ فَتَمُ فِتْنَةً بِهَا  
 كُنْدُ وَحْكُمُ مَيِّتٍ كَيَرِدُ دَرِينِ وَقْتُ بِتَحْلِي غَاصِّ تَحْلِي كَرْدَنْدِ وَازِ سَرِحَاتِ بِهَا كُنْدُ وَبِهِ مَقَامُ

بقایا الله متحقق شوند و متعلی به اخلاق الله گردند۔ درین وقت اگر آن خلعت را بخشیده به عالم باز گردانند  
 مرتبه از ذنوبه تندی خواهد انجامید و مقدمه تکمیل پیدا خواهد شد۔ و اگر به عالم باز نه گردانند و تندی  
 بعد از او حاصل نه شود از اولیای عزالت خواهد بود و تربیت طالبان تکمیل ناقصان از دست و نخواهد  
 آمد۔ این است حدیث بدایت و نہایت به طریق رمز و اشارت۔ اما فہمیدن آن به غیر قطع منازل محال  
 است۔ و نوشتہ اند۔ باید دانست کہ این رجوع و اصل کہ به کلیت واقع شود از اکل مقامات  
 دعوت است۔ این غفلت سبب حضور جمع کثیر است۔ غافلان ازین غفلت غافل اند و حاضران  
 ازین رجعت جاہل۔ این مقام از قبیل مدح بما یشبه الذم است۔ فہم ہر کویہ اندیش اینچنانہ رسد  
 اگر کمالات این غفلت را بیان کنم ہرگز کسی آرزوئے حضور نہ کند۔ این آن غفلت است کہ خواہد  
 بشر را بر خواص ملک فضیلت بخشید۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ  
 وسلم را رحمت عالمیاں گردانید۔ این آن غفلت است کہ از ولایت بہ نبوت می رساند۔ این آن  
 غفلت است کہ از نبوت بہ رسالت می رساند۔ این آن غفلت است کہ اولیائے عشرت را بر  
 اولیائے عزالت عزیزیت می بخشد۔ این آن غفلت است کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ  
 وسلم را بر صدیق اکبر سبقت می دهد بعد فاکاناکا ذکی فہی ہں۔ این آن غفلت است کہ  
 صحور را بر سکر ترجیح می نماید۔ این آن غفلت است کہ نبوت را بر ولایت افضل می گردانند علی ترغ  
 آنف القاصرین۔ این آن غفلت است کہ پیچپ آن قطب ارشاد از قطب بدل الفضلیت  
 پیدا می کند۔ این آن غفلت است کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آرزوئے آن می نماید آن جا کہ  
 می فرماید یا لیتنی صحو موحید این آن غفلت است کہ حضور یکینہ فادیم اوست۔ این آن  
 غفلت است کہ وصول مقدمہ حصول اوست۔ این آن غفلت است کہ بہ صورت تمیز  
 است و بہ حقیقت ترفع۔ این آن غفلت است کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد۔ و قیاب  
 کمالات ایشان می گردد۔ و اگر بگویم شرح این بے حد شود۔ و نوشتہ اند۔ قیاب اولیاء اللہ غفلت  
 بشریت ایشان است۔ بہ ہرچہ سائر مردم محتاج اند این بزرگواران نیز محتاج اند۔ ولایت ایشان  
 را از احتیاج نہ می برآورد۔ و غضب ایشان نیز در رنگ غضب سائر مردم است۔ ہر گاہ سید انبیاء  
 علیہم الصلوٰات و التسلیات فرماید اَعْظَبُ کَا یَغْضَبُ الْبَشَرُ بہ اولیاء چہ رسد۔ همچنین  
 این بزرگواران در اکل و شرب و معاشرت با اہل و عیال و موافقت با ایشان، با سائر ناس شریک  
 اند۔ تعلقات شتی از لوازم بشریت است از خواص و عوام زاتیل نہ می گردد و حق سبحانہ و شہان انبیاء



علیہم الصلوٰت والتسلیمات می فرماید: **وَمَا جَعَلْنَا لَهُمْ جَسَدًا إِلَّا يَآكُلُونَ الطَّعَامَ** وکفار ظاہرین می گفتند: **قَالَ هَذَا الرَّسُولُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَشْرَبُ فِي الْأَشْوَاقِ** پس ہر کہ نظر او بر ظاہر اہل اللہ افتاد محروم گشت و خسران دنیا و آخرت نقد و وقت او آمد۔ ہمیں ظاہر بینی البوجل والبولہب را از دولت اسلام محروم ساخت و در خسران ابدی انداخت۔ سعادتمندان است کہ نظر او از ظاہر بینی اہل اللہ کوتاہ گشت و حدت نظر او بہ صفات باطنہ این بزرگواران نفوذ کرد و بر باطن مقصور گشت۔ **قَالُوا كَيْفَ نَصْرَ بِلَاءٍ لِّلْمُتَّخِذِينَ وَقَاءَ لِّلْمُحْبُوبِينَ** عجب کارے است۔ صفات بشریہ آن قدر کہ در اہل اللہ ظاہری گردد۔ در سائر مردم ظاہر نیست و جہش آن است کہ ظلمت و کدورت در محل ہموار و مصفا اگرچہ اندک باشد بیشتر ہوید می گردد و از آن چہ در محل ناہموار و غیر مصفا اگرچہ بیشتر باشد لیکن ظلمت صفات بشریت در عوام در کلیت سرایت می کند و در قالب و قلب و روح می رود و در خواص این ظلمت مقصور بر قالب و نفس است و در اخص خواص نفس نیز ازین ظلمت مبری است مقصور بر قالب است و بس۔ و ایضا این ظلمت در عوام موجب نقصان خسارت است و در خواص موجب کمال و نصارت۔ ہمیں ظلمت خواص است کہ ظلمتہائے عوام را از اہل می گردانند قلبہائے ایشان را تصفیہ می بخشد و نفسہا را تزکیہ می دہد۔ اگر این ظلمت نہ می بود خواص را بہ عوام هیچ مناسبت نہ می کشد و راہ افادہ و استفادہ مسدود می نمود۔ و این ظلمت در خواص آن قدر نہ می آید کہ مکرر ساز و بیکہ نہ امت و استغفار کہ در قفائے او دست دہد چندین ظلمت و کدورت و گیر را ہم زد آید (صاف نورش کند) و ترقیات می فرماید۔ ہمیں ظلمت است کہ در ملائک مفقود است و بہ سبب آن راہ ترقی مسدود۔ اسم ظلمت بروے از قبیل مدح بکالمشبه الذم است۔ عوام کالانعام صفات بشریت اہل اللہ را در رنگ صفات بشریت خود می دانند و محروم و مخدول می مانند قیاس غائب بر خاہد فاسد است۔ ہر مقام را خصوصیات علیحدہ است و ہر محل را لوازم جدا۔ نوشتہ اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اولیاء اللہ را بر نہی مستور ساختہ است کہ ظاہر ایشان در کمالات باطن ایشان خبر نہ دارد و کیفیت ماعدائے ایشان۔ باطن ایشان را نسبتی کہ بہ مرتبہ بیچونی نہ بیچونی حاصل گشتہ است نیز بیچون است و باطن ایشان چوں عالم امر است نیز نصیبی از بیچونی دارد و ظاہر کہ سراسر بیچون است حقیقت آن را چہ دریا بد بلکہ نزدیک است از نفس حصول آن نسبت انکار نماید لغایۃ الجہل و عَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ و تواند بود کہ نفس حصول نسبت را دانند مانہ دانند کہ متعلق آن کیست بلکہ بسا است کہ نفی متعلق حقیقی او نماید و کل ذلک

لَعَلَّوْ تِلْكَ النَّسْبَةُ وَدُنُوهُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ خَوْفٌ مَغْلُوبٌ أَلْ نَسْبَتِ اسْتِ وَازدید و دانش رفته است  
 چه داند که چه دارد و به که دارد پس ناچار غیر از عجز از معرفت راه نه باشد لهذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرمود الْعَجْزُ مِنْ دَرَكَ الْإِدْرَاكِ نَفْسٌ أَدْرَاكَ عِبَارَتِ از نسبت خاصه است که  
 عجز از ادراک آن لازم است لِأَنَّ صَاحِبَ الْإِدْرَاكِ مَغْلُوبٌ لَا يَعْلَمُ إِدْرَاكَهُ  
 وَغَيْرُهُ لَا يَعْلَمُ حَالَهُ كَمَا مَرَّ وَنُوشْتِ اند۔ الہی چیست کہ اولیائے خود را کردی کہ باطن  
 ایشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ از آن چشید حیات ابدی یافت و ظاہر ایشان ستم قاتل کہ ہر کہ  
 بہ آن نگرست بہ موت ابدی گرفتار آمد ایشان اند کہ باطن ایشان رحمت است و ظاہر ایشان رحمت  
 باطن بین ایشان از ایشان است و ظاہر بین ایشان از بدکیشان۔ بہ صورت جو نما اند و بہ حقیقت  
 گندم نجش۔ بہ ظاہر از عوام بشر اند و باطن از خواص ملک۔ بہ صورت بر زمین اند و بہ معنی بر فلک جلیس  
 ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ  
 حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔  
 این است قدرے از کلام و تحقیق این بزرگواران فَالْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْقَطْرَةُ  
 تُبَيِّنُ عَنِ الْغَلِيظِ حَقِّ تَعَالَى ایشان را اجر عنایت فرماید کہ برائے ما دوں ہمتاں اقرب و اسہل طرق  
 تجویز فرمودہ اند کہ البتہ موصل الی المقصود می باشد آثار و خطوط این راہ ہدی امام الطریقہ بہاؤ الحق  
 والدین حضرت سید السادات محمد نقشبند مشک کشا بخاری قدس الشمرہ تجویز کردہ اند بعد از آن کہ  
 پانزدہ روز سر بہ سجہ نہادہ در جناب الہی تضرع نمودند کہ مرا اسے نشان دہ کہ اسہل وادصل باشد  
 چنانچہ دعائے ایشان بہ اوج قبول رسید و این طریقہ شریفہ بہ ایشان عنایت شد کہ اندراج ہدایت  
 در بدایت دارد۔

سیکے کہ دریشرب و بطحی زدند      نوبت آخر بہ بخارا زدند  
 از خط آن سیکہ نہ شد بہرہ مند      جز دل بے نقش نشہ نقشبند  
 ۳۳ آن گہر پاک بے ہرجا بود      معدن او خاک بخارا بود  
 اول او آخر ہر منتهی      زاخر او حبیب تمنا تہی

حضرت ایشان فرمودہ اند ہر طریقہ عنایت کردہ اند کہ البتہ موصل است و یافت بسیار دارد۔  
 دران نہ محرومی است نہ مجاہدہ۔ ما فضلیا نیم و ما مراد انیم۔ اتباع سنت و عمل بر عزیمت و ذکر خفی  
 طریقہ من است۔ خلفا و بانشینان حضرت ایشان طریقہ شریفہ ایشان را واضح تر و روشن تر کردہ



رفتند تا آن کہ آفتاب کمال بر چرخ ہدایت ظہور نمود۔ حضرت امام بیانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہو آن راہ عظیم المرتبت را شاہراہ کثیر المنفعت ساختہ و لای اقصی الغایات رسانیدہ عالم را منور ساختند۔ قَجَزَ اَھْمَ اللّٰہُ بِنَحْائِہٖ وَ تَعَالٰی عَنِ الْاَسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا۔ این بزرگواراں برائے وصول الی اقصی الغایات چند ضوابط و قواعد بنہادہ اند تا سالک براں کار بند شدہ شاہراہ محبت را قطع نماید۔ لہذا فقیر اولاً آن اصول و کلمات مبارکہ را بیان می نماید و باز کیفیت سلوک و مدارج آن را بیان خواهد کرد۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ۔ در قافلہ کہ اوست دائم نہ رسم این بس کہ رسد ز دور بانگ جز رسم

## بیان دہ اصول کہ بمقامات عشرہ موسوم اند

فرمودہ اند کہ قطع منازل سلوک عبارت از طے مقامات عشرہ است۔ کہ بنائے سلوک براں گزاشتہ شدہ۔ اول آن مقام توبہ و اتابت است۔ دوم عزلت و ریاضت سوہم و رع و تقویٰ۔ چہارم طاعت بہ ملازمت ذکر و پنجہ زہد و قناعت ششم توبہ در جاہ مفتوح صبر و تسلیم ہشتم توکل اعتماد بر پروردگار نہم حمد و ثناء و دہم ریاضت و خوشنودی بہ فضلائے پروردگار علی شانہ و نعم احسانہ۔ باید دانست کہ سائر سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشتہ اند ایشان مقامات دہ مراتب عشرہ را بالذات قطع می کنند۔ و کسانے کہ سیر جذبی را مقدم داشتہ اند مقامات عشرہ را در ضمن تصفیہ لطائف عالم اہر قطع می نمایند۔ چہ در قطع دائرہ امکان قطع این مراتب ہم دست می دہد کہ منوط بہ فناء قلب است و بہ فناء قلب سالک داخل زمرہ اولیا می گردد۔

فرمودہ اند چون کہ ہم درین زمان قاصر اند و اول مقام از مقامات عشرہ توبہ است۔ برائے حصول آن مدتی در کار است اگر برائے تحصیل آن تکلیف تفصیل کردہ شود شاید درین مدت فتویٰ ملایم یا بدو طالب از مقصود بازماندہ مقام توبہ را ہم بہ انجام نہ رساند۔ لہذا اکتفا بر اجمال کردہ تفصیل را حوالہ بہ مردورایم کند۔ بعد از حصول توبہ بہ طریق اجمال شیخ طالب را مناسب استعداد او تعلیم نماید و توجہ بہ کار او دارد و التفات بہ حال او مری نماید۔ آداب شرایط راہ را بہ او نشان دہد و بہ متابعت کتاب و سنت و اقوال ائمہ و آثار سلف صالحین ترغیب فرماید و اعلام نماید کہ کثرت و قانع را کہ سرعہ از کتاب و سنت مخالفت داشتہ باشند۔ اعتبار نہ کند بلکہ از آن متنفر ماند و بہ تصحیح

مقام بہ مقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و تعلیم احکام فقہ از مسائل ضروریہ  
و بہ موجب آن تاکید عمل فرماید کہ درین راہ بے حصول و وجہ اعتقادی و عملی طیراں میسر نیست۔  
محال است سعدی کہ راہ صفا تو ان رفت جز در پے مصطفیٰ

و تاکید نماید کہ در تقیم احتیاط نیک مرعی دارد۔ ہر چہ کہ یا بد و از ہر جائے کہ بدست رسد  
نہ خورد تا وقتے کہ در ان باب فتویٰ از شریعت غرادرست نہ کند بالجملہ در جمیع امور قائم الیک  
الرَّشْوَلُ فَخَذَّ دُهْدًا مَا تَهْلِكُمْ عَنْهُ فَانْقَبُوا۔ انصب عین خود سازد۔

باید دانست کہ حصول مقامات عشرہ بہ تفصیل و ترتیب مخصوص بہ سالک مجذوب است  
کہ سیر سلوکی و تصفیہ لطائف عالم خلق را مقدم داشته است۔ و بر سبیل اجمال و خلاصہ نصیب مجذوب  
سالک است۔ چہ اور اعنایت ازلی گرفتار محبت ساختہ است کہ تفصیل مقامات عشرہ نہ می تواند  
پرداخت۔ اور از ضمن جذبہ محبت خلاصہ مقامات برو چہ اتم حاصل است کہ صاحب تفصیل را میسر  
نیست۔ و باید دانست کہ سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک۔ بعد از طے منازل و رفع حجب  
ہر دو طائفہ داخل اند۔ در نفس وصول یکے را بر دیگرے هیچ مزیت نیست۔ چنانچہ دو شخص از منازل  
بعیدہ بہ کعبہ معظمہ می رسند یکے بہ عالم راہ و کیفیات ہر منزل را بہ قدر استعداد خود و نشانی  
ساختہ و دیگرے از تماشائے معالم و منازل چشم دوختہ از شراب محبت مدہوش گشتہ بہ کعبہ رسیدہ  
در وصول بہ کعبہ ہر دو مساوی اند یکے را بر دیگرے شرف نیست اگر چہ در معرفت معالم راہ متفاوت  
افتادہ اند۔ و باید دانست کہ بعد از وصول بہ مطلوب ہر دو طائفہ را جہل لازم است خواہ آن  
سالک مجذوب بود کہ از اہل کشف و معرفت می باشد۔ یا مجذوب سالک بود کہ از ارباب جہل و  
جہت است اِنَّ الْمَعْرِفَةَ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی جَهْلٌ وَ عَجْزٌ عَنِ الْمَعْرِفَةِ۔ و قطع این مقام  
عشرہ منوط بہ تجلیات ثلاثہ اند۔ تجلی افعال کہ آن را محاصرہ گویند و آن تجلیات صفات مکنون است۔  
و تجلی صفات کہ آن را مکاشفہ گویند۔ و تجلی ذات کہ آن را مشاہدہ گویند۔ جمیع مقامات غیر از مقام  
رضا وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات اند۔ و مقام رضا منوط بہ تجلی ذات است تعالیٰ و تقدس  
و بہ محبت ذاتیہ کہ مستلزم مساوات الیام محبوب است بہ انعام او نسبت بہ محب۔ پس لا جرم  
رضا متحقق شود و کراہت بر خیزد۔ حصول مقامات تسعہ اگر چہ وابستہ بہ تجلی افعال و تجلی صفات  
است اما بلوغ آنہا بہ حد کمال و قنائے اتم وابستہ بہ تجلی ذات است۔ ہر گاہ سالک قدرت کاملہ  
حق سبحانہ را بر خود و بر جمیع اشیا مشاہدہ می کند اختیار بہ توبہ و انابت رجوع کردہ بہ گریہ زاری



آمد عزت و ریاضت اختیار کند و از ترس و بیم و رع و تقوی را شیوہ خود ساخته بہ طاعت و ملازمت  
ذکر خود را مشغول سازد۔ چوں عظمت و کبریائی او تعالی و تقدس مشاہدہ کند نیایے دنی در نظر او  
خواہد بے اعتبار در آید۔ و ناچار بے رغبتی در دنیا پیدا شود و زہد و قناعت اختیار کند۔ و چوں مہربانی  
و رأفت او تعالی متجلی شود در مقام توجہ و رجاء در آید۔ و چوں او را موزاے نعم داند و اعطای و  
منع از دشمنان صبر و تسلیم آید و ازین خود ساخته از راه توکل و اعتماد رفتہ در مقام شکر و حمد در آید۔  
و مقام رضا آن زمان صورت بندد کہ ایلام محبوب بہ انعام او مساوات پیدا کند۔ کراہت از  
میان ہر خیز و ہرجہ از محبوب آید محبوب نماید۔

فَلَنْ قَالَ لِي مَتَّ مَتَّ سَمْعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِدَارِجِي الْمَوْتِ أَهْلًا وَمَرْحَبًا

وصول بہ این مقام عالی بعد از قطع سلوک و جذبہ و مشاہدہ است اما بلوغ بہ حد کمال و فناء است تم  
کتابت بخون در ہشت ہرین خواہد شد کہ وابستہ بہ دیدار ہر دور و کار و خوشنودی او سبحانہ و تعالی می  
باشد و صحیحین از ابو سعید روایت است کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ان الله يقول  
لَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ سَهْبًا وَسَعْدًا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ  
مَنْ رَضِينَا فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ  
إِلَّا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ  
أَحُلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا أَمْقَامَاتِ تَسْعَةَ رَاوِرِ آخِرَتِ  
تصور نیست۔ و راں جاتوبہ و ثابت از چہ بود۔ و عزت و ریاضت از بہر کہ۔ و رع و تقوی را چہ  
کار و فیما کل ما تشتهيہ الا نفس و تكد الآ عین۔ نے طاعت و نے ذکر زہد و قناعت  
را چہ جاتے۔ توجہ و رجاء را چہ گنجائش صبر و تسلیم از چہ۔ توکل و اعتماد را چہ حاجت۔ آرزے حمد و شکر را آن  
جاہود می باشد لیکن آن از شغل مقام رضا است نہ مہا بن از رضا۔

نے از تو حیات جاوداں می خواہم نے عیش و تنعم جہاں می خواہم  
نے کام دل و راحت جاں می خواہم ہر چیز رضائے تست آن می خواہم

حق تعالی ماہی دستاں و از پا افتادگان را ازین مراتب بلند و مقامات ارجمند حفظ و افر نصیب فرماید  
از گریہاں کار ہادشوار نیست۔ بخیر متہ نسید البشر صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔  
در مراتب کمال فوق از مقام رضا مقام نیست اللہ عز و جل مقام محبت ذاتی کہ مخصوص  
بہ محبوب لب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم کہ معشری است از جمیع نسب و اعتبارات۔

این دولت عظمیٰ حسن ظن است به محبوب تا آنکه اگر محبوب بر حلقوم محب اجرائے سبکین نماید و اعضاے او را یک یک کرده قطع نماید محب ازاں لذتے یابد و صلاح و بهبود خود و ایاں تصور کند۔ در مقام رضا رفع کراہت به دست می رسد و درین مقام التذاذن قد وقت می گردد و فشتان بئین رفع الکراہة عن الفعل و بئین التذاذن عن الفعل۔ و جائز است کہ در ایاں موطن خادمے را از خادمان اولش خورجیت و ضمنیت و وراثت جائے دهند و قاذلک علی اللہ بعزیز۔ کما افادہ حضرتة المجتهد قدس سرہ۔ و نیز حضرت ایشاں نوشته اند۔ باید دانست کہ کراہت ظاہر منافی رضائے باطن نیست و مرارت صورت نافی علالت حقیقت نہ زیرا کہ ظاہر و صورت عارف کابل را بر صفات بشریت و اگر آشفته اند تا قیاب کمالات او گردد و ابتلا و آزمائش پیدا کند و محق بامبطل متمزج بود۔ ایاں ظاہر و صورت عارف کابل را نسبت به باطن و حقیقت او در رنگ جامہ یکتا تصور باید نمود نسبت به شخص لابس آن جامہ۔ و معلوم است کہ جامہ را نسبت به آن شخص چه مقدار است۔ همچنین است قدر صورت نظر به حقیقت او۔ ایاں صورت عارف را به بصراں در رنگ کوه می انگارند و مثل صورت بے حقائق خود خیال می کنند لاجرم در مقام انکاری آیند و حیاں کسب می نمایند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَ التَّرَةِ مُتَابِعَةً الْمُصْطَفٰی۔

## یازده کلمات مصطلحہ

بنائے طریقہ شریفہ بر یازده کلمات طیبہ می باشد کہ ازاں جمله ہشت منقول از خواجہ خواجگان حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ است و سہ از امام الطریقہ حضرت سید محمد ہا و الدین نقشبند بخاری قدس سرہ۔ وَ اِلَیْکَ بِهٰذِیْہِ الْکَلِمَاتِ۔  
سہ ہوش در دم۔ عبارت از بیدار و ہشیار بودن سالک است و در نفس از انفاس خود تا بغفلت نہ برآید۔ انسان در شمار وزیست و چہار ہزار نفس یا قدرے زیادہ ازاں می کشد۔ و فردا بہ روز قیامت در انفاس خود خواہد نگر نیست کہ کدامش بغفلت گزشتہ و آن زمان پشیمانی و حسرت خواہد کرد قیالطویل الحسرة۔ وَ اِلَیْکَ حَتّٰی مَنَدَم۔ حضرت پیرو مرشد برحق رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ وَاٰقَاصُ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِہِ بہ طالبان حق تاکید بلیغ می فرمودند کہ



در شمار وز نسبت و پنج هزار بار ذکر شریف کرده باشند۔ تا به حد انفاس نوشته برائے آخرت  
 بہم رسانند اَلْکَلْبُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَحَمَلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ الْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هُوَ  
 هَاوٍ تَمَثَّلَ عَلَى اللَّهِ الْإِمَانِي۔ حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند دریں طریقہ شریفہ حفظ نفس  
 را ہم داشتہ اند۔ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ دریں راہ بتائے کار بر نفس است  
 نہ گزارد کہ ضائع گردد سعی نماید کہ در دخول و خروج غفلت فرو نہ رود و غفلت نہ برآید و در مابین النفسین  
 غفلت بہ قلب راہ نیابد۔ از راہ این محافظت سالک بہ دولت حضور و آگاہی می رسد۔ حضرت  
 نجم الدین کبری قدس سرہ گفته اند۔ ذکرے کہ بر نفوس حیوانات جاری است انفاس ضروریہ انشیا  
 است۔ در فرو رفتن و برآمدن نفس حرف شریف عا پیدا است کہ اشارت بہ غیب ہوتیت حق  
 تعالیٰ است۔ کہے خواهد یا نہ خواهد این حرف شریف پیدا است۔ پس طالب ہوشمند آن است  
 کہ در وقت تلفظ این حرف ہوتیت ذات حق سبحانہ ملحوظ دے بود در دخول و خروج نفس واقف  
 و آگاہ بود تا در نسبت حضور مع اللہ فتورے واقع نہ شود تا بہ جائے برسد کہ این نسبت شریفہ  
 بے تکلف در دل او حاضر بود و بہ تکلف آں را دور کردہ نہ تواند۔

با غیب ہوتیت آندائے حرف شناس      انفاس ترا بود بر اں حرف اساس  
 باش آگاہ از اں حرف در امید و ہراس      حرفے گفتم شگرت اگر داری پاس  
 باید دانست کہ غیب ہوتیت بہ اصطلاح اہل تحقیق عبارت از ذات پاک پروردگار است  
 بہ اعتبار لا تعین کہ هیچ علم و ادراک بہ کنیہ او نہ رسد۔ بعضے از فضلا ر گفته اند کما ذکرہ ابو  
 البقاء کہ اصل لفظ اسم جلالہ حرف ہا است کہ آن ضمیفانہ است کما قالہ لکوفیون  
 اِنَّ الْاَوَّلَ شَبَابِ الْعِظَمَةِ وَهِيَ تَرَايِدَةُ لِيَسْقُو بِطَهَائِي هَاوٍ هُمْ۔ چون بہ عقول خود  
 اثبات و تعلق کردند اشارہ بہ ہا کردند۔ و چون دانستند کہ او تعالیٰ مالک تمام اشیاء است لام  
 ملک بالماں افزو دند و گفتند ہ۔ اِی لَہُ قَانِی السَّمَاوَاتِ وَ قَانِی الْاَرْضِ وَ بَارِئُ الْفَلْکِ  
 لَہِمْ تعریف ہاں داخل کردند و لفظ مبارک اللہ شد و آں را قلم بر ذات او سبحانہ و تعالیٰ  
 گردایندند فَمَنْ كَانَ الَّذِي تَاكَ الْعُقْلَاءُ فِي ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ لِحِجَابِهَا بِأَنْوَاسِ  
 الْعِظَمَةِ وَ أَشْكَرَ الْجَبَرُوتِ كَذَلِكَ تَحْتَزُوا فِي اللَّفْظِ الدَّالِّ عَلَيْهِ أَنَّهُ اسْمُ  
 اَوْصِفَةٍ مُشْتَقٍّ أَوْ غَيْرُ مُشْتَقٍّ عِلْمٌ أَوْ غَيْرُ عِلْمٍ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ كَأَنَّهُ اَلْعَكْسُ  
 إِلَيْهِ مِنْ مَسَاءَةِ أَشْيَعَةٍ مِنْ تِلْكَ الْاَنْوَاسِ فَقَصَرَتْ أَعْيُنُ الْمُسْتَبْصِرِينَ عَنْ إِدْرَاكِهِ

لے ماندہ ز بحر علم بر ساحل حین  
 بردار صفائے نظر ز موج کو نین  
 در بحر سیراغ است در ساحل شین  
 آگاہ بہ بحر باش بین النفسین  
 سے نظر بر قدم۔ عبارت ازاں است کہ سالک در راہ رفتن چشم بر پشت پائے خود  
 دوزد تا از مشاہدۂ اشیائے متفرقہ خاطر پر آگندہ نہ شود و نظر بے جا نیفتد۔ لا تَمَشْ فِي  
 الْآخِرِضِ مَرَحًا مشیر بہ این معنی است چہ تشتت نظر باعث مَرَح می باشد چوں نظر  
 بر پشت پائے باشد۔ از کبر و خیلاہ دوری می باشد۔ و گفتہ شدہ کہ نظر بر قدم عبارت از معرفت  
 مشرب خود است سالک بر احوال و لطائف خود نظر داشتہ باشد کہ بر قدم کدام بنی از انبیاء  
 علیہم السلام رواں است و نیز گفتہ شدہ کہ نظر بر قدم اشارت بہ سرعت سیر است کہ قدم  
 سالک در راہ سلوک از نظر او پس نماید چوں نظر بہ جائے رسید و عقبش قدم ہم برسد۔ مولانا جانی  
 در مدح امام الطریقہ قدس اللہ اسمہ را ہما گفتم۔

کم زدہ بے ہمدی و ہوش دم  
 بس کہ نہ خود کردہ بہ سرعت نظر  
 در نہ گزشتہ نظرش از قدم  
 باز نہ ماندہ قدمش از نظر  
 معنی اول مناسب احوال مبتدیان است و معنی دوم مناسب متوسطان و معنی سوم مناسب  
 منتہیان کما قالہ بعضُ المشائخ۔  
 سے سفر در وطن۔ عبارت ازاں است کہ سالک از صفات بشریہ بہ صفات ملکیت از صفات  
 ملکیت بہ صفات الہیہ سفر کند۔ از اخلاق ذمیمہ برآمدہ بہ اخلاق قدسیہ پیوندد کہ معنی تَخَلَّقُوا  
 بِاخْلَاقِ اللّٰہِ است۔ خواجگان ما بہ سیر آفاتی کہ راہ دور و دراز است نہ می پردازند بلکہ  
 در ضمن سیر نفسی آن را قطع می نمایند۔ و بہ جائے سیرانی میسرانی را اختیار می فرمایند فرمودہ اند کہ  
 سالک در بدایت حال چنداں سفر نکند کہ خود را بہ ملازمت عزیزے رساند و در خدمت اوستی چل  
 در حصول ملکۂ آگاہی نماید۔ مولانا سعد الدین کاشغری قدس سرہ فرمودہ اند خبیث ہر جا کہ  
 رود خبیث است۔ خبیثت دے ز اہل نہ شود تا از صفات خبیثہ بہ صفات قدسیہ انتقال نہ کند  
 حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند بہ خدمت عزیزے رسیدہ آئینہ دل را از صورت و نقوش  
 حشویات کو نیت پاک و صفات کند ملک و وصف تمکین را حاصل کند و نسبت خواجگان را بہ دست  
 آرد۔ بعد ازاں ہر جا کہ رود ہر جا کہ ماند مانع نیست۔  
 یارب چہ خوش است بے دہاں خندیدن  
 بے واسطہ چشم جہاں را دیدن



بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوبا صحت بے مینت پاگرد جہاں گردیدن  
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در مذم و انجمن غفلت و پراگندگی  
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر با خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی  
البابین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از درون شو آشنا و از بیرون بیگانہ و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں  
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب  
مبتدیان ہست و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد  
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی در زمین آن لے می شود۔ بہ غلاف دیگر سلاسل  
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایۃ فی البدایۃ  
کرده شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر  
ظاہر را با باطن جمع سازد اولی باشد و ثانیہ قولہ تعالیٰ و اذ کبر است سر تہک و تبثّل  
الیہ تبثیلاً حضرات مافرمودہ اند طریقت مہجبت است چہ در خلوت شہرت است و در  
شہرت آفت۔ و در مہجبت جمعیت و عافیت کبیرا لاولیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفته اند کہ  
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آن و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کہے نہ شنود  
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مہجت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف  
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید قاضی  
محمد از حضرت احرار نقل کرده اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و غالب  
بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کہے بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف  
می پنداشتم۔ کہے کہ بتلاش با این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد ع قیاس کن ز گلستان  
من بہامرا۔ حضرات ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا باین گویہ مہجبت و خلوت کنند کہ حاصل آن  
دو این داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش نفسیں سحر کند بر وہتہ طعنہ زند بر چلہ  
باید دانست کہ در بعض اوقات از مہجت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آن ناشی از  
علم العلم می باشد آن را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ  
سبب حضور جمیع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین

بنشین و سفر کن کہ بہ فایت خوبا صحت بے مینت پاگرد جہاں گردیدن  
سک خلوت در انجمن عبادت ازان است کہ در محل تفرقہ و در مذم و انجمن غفلت و پراگندگی  
بہ خلوت خانہ دل راہ نہ یابد۔ بہ ظاہر با خلق و بہ باطن با حق باشد کہ مضمون الصوفی هو الکافی  
البابین است۔ خواجہ عزیزاں قدس سرہ فرمودہ اند۔

از درون شو آشنا و از بیرون بیگانه و ش این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہاں  
این دولت در ابتداء بہ تکلف حاصل می شود و در انتہا بے تکلف۔ و درین طریقت نصیب  
مبتدیان است و در طرق دیگر نصیب منتہیان۔ چہ این دولت در سیر انفسی دست می دہد  
کہ ابتداء این طریق ازان است و سیر آفاقی در من آں لے می شود۔ بہ غلاف دیگر سلاسل  
کہ ابتدا بہ سیر آفاقی کنند و انتہا بہ سیر انفسی و بہ این اعتبار اگر اطلاق اندراج النہایۃ فی البدایۃ  
کرده شود گنجائش دارد صاحب این ملک را در عین تفرقہ جمعیت حاصل است مع ذلک اگر  
ظاہر را با باطن جمع سازد اولی باشد و ثانیاً قولہ تعالیٰ و اذ کبر است سر تہک و تبثّل  
الیہ تبثیلاً حضرات مافرمودہ اند طریقت ما صحبت است چہ در خلوت شہرت است و در  
شہرت آفت۔ و در صحبت جمعیت و عافیت کبیرا لاولیا قدس سرہ در تفسیر خلوت در انجمن گفته اند کہ  
اشتغال بہ ذکر شریف و استیلائے آں و استغراق بہ مرتبہ برسد کہ اگر بہ بازار رود آواز کہے نہ شنود  
حضرت احرار قدس سرہ می فرمایند اگر مدت پنج شش روز بہ جد و جہد تمام اشتغال بہ ذکر شریف  
نمایند بہ این درجہ خواہد رسید کہ آواز ہا و حکایت مردم ہر چہ در گوش دے رسد ذکر نماید قاضی  
محمد از حضرت احرار نقل کرده اند کہ در ابتداء سلوک ذکر شریف بر من چنان مستولی و غالب  
بود کہ اگر بادے می وزید یا برگ درختے می جنبید یا آواز کہے بہ گوشم می رسید ہمہ را ذکر شریف  
می پنداشتم۔ کہے کہ بتلاش با این حال بود انتہائش بہ چہ کمال باشد ع قیاس کن ز گلستان  
من بہامرا۔ حضرات ما بہ جائے ذہنہ و چلہ اکتفا باین گویہ صحبت و خلوت کنند کہ حاصل آں  
دایں داخل است و از آفات دور۔

آن کہ بہ تبریز یافت یک نظرش نفسیں سحر کند بر وہتہ طعنہ زند بر چلہ  
باید دانست کہ در بعض اوقات از جهت حقوق العباد غفلت پیدا می شود کہ آں ناشی از  
علم العلم می باشد آں را غفلت محمود گویند کہ اصلاً مجوز تفرقہ و پراگندگی باطن نیست بلکہ  
سبب حضور جمع کثیر است چنانچہ در آخر بیان لطائف عشرہ کلام حضرت مجدد قدس سرہ درین



باب نقل کرده شده و در کریمہ بر حال لَا تَلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ اشاعت  
به این حال می باشد۔

مشہد یاد کرد عبارت است از طرد غفلت به ذکر شریف۔ ذکر شریف اسم ذات بود یا نفی  
واثبات۔ به قلب بود یا به لسان۔ به نوعی باشد کہ خواب بود یا بیداری۔ در تکلم باشد یا خاموشی  
در حرکت باشد یا در سکون در آن فترت پیدانه شود۔

یک چشم زدن غافل از آن ماه نہ باشی شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ باشی  
باید دانست کہ در ذکر لسان از فترت ضروری است و در ذکر قلب و لطائف احتیاج فترت  
نیست۔ کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا سِرٍّ الَّذِي كُنَّ أَيْ بِإِعْتِبَارِ الْقَلْبِ  
وَاللِّطَائِفِ وَالْقَالِبِ۔ چه در خواب و چه در بیداری در همه وقت و همه حال ذکر بود و نہ  
چنانچہ فرمودہ اند تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ذکر لسان بہ اعتبار امور و قلیل است و حق  
تعالی می فرماید۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔ و ذکر قلب و سایر لطائف و  
تمام قالب در سلطان ذکر بہ اعتبار امور و کثیر است۔ و باید دانست کہ مقصود از ذکر شریف توجہ  
إِلَى اللَّهِ و دوام آگاہی و حضور است کہ قلب بہ وصف محبت و تعظیم آگاہ و ہمیشہ یاد کرد  
محبت الہی باب جمیعست این دولت بہ دست رسد خلاصہ ذکر و مقصود حاصل شد و الایہ ذکر  
شریف حصول این دولت بے غایت نماید۔ و باید دانست تا وقتی کہ طرد غفلت بہ تکلف  
بود یاد کرد است و چون از عہدہ تکلف برآید آن را یاد داشت گویند۔

خیال ماسوی از دل برو کن گزرا چون و حبت بے چگون کن  
سلا باز گشت عبارت از آن است کہ عقب ذکر شریف۔ اسم ذات بود یا نفی و اثبات  
بعد از چند بار بہ کمال عاجزی و نیاز مندی التجا نماید و عرض دارد خداوند مقصود من تویی در ضائے تو  
محبت و معرفت خود عطا کن حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ نوشته اند اگر سالک صوفی منش و  
زاهد است۔ بیفزاید بعد از ضائے تو ترک کردم برائے تو دنیا و آخرت را۔

مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تویی زیم و ز برائے تو زیم  
اگر ذکر بہ لسان می کند مناجات نیز بہ زبان کند و اگر ذکر قلبی است پس مناجات نیز بہ لسان دل کند  
بعض حضرات نوشته اند کہ مشائخ ما درین زمان در نفی و اثبات از باز گشت برین نوع اکتفا کرده  
اند کہ در وقت لَمَّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ملاحظہ مقصود می کنند کہ نیست مقصود من غیر از معبود۔

چہ معبود بہان است کہ مقصود باشد قال تعالیٰ اَفَرَأَیْتَ مِنْ اتَّخَذَ اللَّهُ حَوَاطِئَ  
لَهُ نَظَرَ وَاشْتَتْ - عبارت است از محافظت کیفیت آگاہی و حضور کہ بہ ذکر شریف  
حاصل شدہ است بہ نوعی کہ خطرہ از غیر حق بہ دل راہ نہ یابد۔

ہر فکر بحسب ذکر خدا و موسیست شمرے از خدا بدار کین و سوسہ چند  
حضرت سعد الدین کاشغری گفتہ اندیک یاد و ساعت یا از آن زیادہ ہر قدر کہ میسر شود خطرہ از  
غیر حق بہ دل راہ نیابد۔ حضرت قاسم خلیفہ حضرت احرار فرمودہ اند کہ نگاہ داشت بہ آن  
درجہ برسد کہ از طلوع فجر تا چاشت بلند از خطور اختیار بہ نوعی دل را نگاہ دارد کہ قوت متخیلہ ہم  
از عمل خود باز ماندہ باشد۔ حضرات مافرمودہ اند عزل قوت متخیلہ از عمل اگرچہ نیم ساعت باشد  
از بس عظیم است و کمال را احیانا دست می دہد۔ فرمودہ اند کہ محافظت دولت آگاہی بہ نوعی  
باید کرد کہ از اسباب و صفات ہم فافل شدہ احدیت مجرورہ را منظور نظر داشتہ باشد۔

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شو کمال این است و بس  
مقصود حضرات ما توجہ بہ نسبتی است کہ سرحد وادی حیرت و مقام تجلی الوار ذات است و بعضی  
گفتہ اند کہ نگاہ داشت عبارت از محافظت خطور خطر است در وقت اشتغال بہ کلمہ طیبہ۔  
بہ یاد داشت و آن عبارت از سوخ یاد کرد و نگاہ داشت است۔ حضرت احرار در شرح  
یاد کرد و باز گشت و نگاہ داشت و یاد داشت می فرمایند کہ یاد کرد عبارت از تکلف است در ذکر  
باز گشت عبارت از رفع تکلف و رغبت بہ حق سبحانہ و تعالیٰ است ہذا وجہ کہ ہر بار عقب کلمہ  
طیبہ بہ دل اندیشید خداوند مقصود من تویی۔ و نگاہ داشت عبارت از محافظت این رجوع  
است و یاد داشت عبارت از سوخ نگاہ داشت است۔ و بہ این معنی یاد داشت تعلق بہ  
ذکر شریف دارد۔ و آنچه خواجہ خواجگان از یاد داشت خواستہ اند بس تعلق بہ ذکر شریف نہ دارد  
کہاں عبارت از حصول دوام آگاہی است بہ حق سبحانہ و تعالیٰ بر سبیل ذوق۔

و انکم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال میدار نہفتہ چشم دل جانب یار  
بعضی آن را حضور بہ غیبت تعبیر کنند و بعضی اہل تحقیق بہ استیلائے شہود حق بر دل بہ توسط  
حسب ذاتی تعبیری نمایند کہ آن را مشاہدہ گویند۔

درود یار ہوا نینہ شد از کثرت شوق ہر گجای نگر م رُوسے ترا می بینم  
باید دانست اگر دوام آگاہی بہ نوعی مستولی گردد کہ کثرت کونین مزاجیم آن نہ شود و شعور بہ



خود خود ہم نہ مانڈیں رافنا گویند۔ وقتے کہ شعور میں بے شعوری ہم نہ مانڈاں رافنا گویند کہ  
آں راجع الجمع وعین الیقین نیز خوانند فنا عبارت اندھول مطلق اشیا است بہ سبب  
تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ۔

قرب لے بالا وستی رفتن است      قرب حق از قید ہستی رستن است  
چسیت معراج فنا میں نیستی      عاشقاں را مذہب و دین نیستی  
سہ وقوف زمانی۔ بہ دو معنی است۔ یکے آں کہ سالک واقف بر انفس خود باشد  
ہر ساعت پاس نفس ہارا ملحوظ دارد کہ بہ حضوری گرز ذیابہ غفلت۔

فاصل ز احتیاط نفس یک نفس مباحث      شاید ہمیں نفس نفس واپسین بود  
دوم آں کہ سالک در ہر وقت واقف بر احوال خود باشد۔ در صورت طاعت شکر بجا آورد و در  
صورت معصیت عذر خواہ گردد۔ حضرت مشائخ این را محاسبہ می گویند۔ در حال بسط شکر و در  
حال تبض استغفار باید کرد۔

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ وقوف زمانی کار گزارندہ راہ است کہ در  
ہر زمان واقف احوال خود باشد کہ موجب شکر است یا سزاوار عذر باید کہ ہر ساعت محاسبہ کنیم  
کہ حضور است یا غفلت۔ چون بینیم کہ ہمہ نقصان است باز گشت کنیم و عمل از سر گیریم۔  
وصل اعدام گر توانی کرد  
کار مردان مرد واری کرد

و فرمودہ اند کہ وقوف زمانی عبارت از محاسبہ است۔ وَ لَیَّ الْحَاسِبَةُ إِشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ  
تَجَلَّى وَ عَزَّ وَ آتَيْنَا إِلَىٰ رَبِّكَمْ وَ آسَأَلُوا آلَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ۔ وَ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ حَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تَحَاسِبُوا۔

طوطیاں در شکرستان کامرانی می کنند      در تحسیر دست بر سر می زند مسکین گس  
حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ قبل از نوم چند بار تسبیح و تہمید و تکبیر کا محاسبہ ہی  
نمایید تکرار کلمہ تسبیح اعتذار از معیبات می کند و آنچه از تفصیلات بہ جناب قدس ماند شدہ  
تقدیس می نماید و استیصال معاصی می خواہد و نہ استغفار طلب ستر آن است۔ کجا استیصال  
کجا استتار و بہ تکرار کلمہ تہمید شکر می کند و در تکرار کلمہ تکبیر اشارت است بہ آن کہ جناب قدس  
او بالا و برتر است ازاں کہ این اعتذار و شکر شایان او باشد۔

بے توجہان تشرار نہ توانم کرد      احسان ترا شمار نہ توانم کرد

گر بر تن من زباں شود ہر موتے یک شکر تو از ہزار نہ تو انم کرد  
 بنا و قوت عدی۔ عبارت از نفی و اثبات است با رعایت عدد و طاق در ہر نفس جس نفس  
 شرط نیست البتہ مقید و مفید است۔ چہ حرارت قلب و ذوق و شوق و رقت و نفی خواطر از  
 فوائد جس نفس است۔ گویند این ذکر شریف با رعایت جس نفس ماثور از حضرت خضر است  
 علیہ السلام و این اول سبق است از علم لدنی۔ چہ حصول کیفیات و کمالات و در یافت آن،  
 ہمہ ازین ذکر شریف است۔ فرمودہ اند بسیار گفتن شرط نیست۔ ہر قدر گوید از سر و قوت  
 و حضور گوید تا فائدہ بڑاں مترتب شود و چوں عدد از بست و یک بگذرد و اثر بے ظاہر نہ شود  
 دلیل بے حاصل است۔ و اثر ذکر آن است کہ در زمان نفی و وجود بشریت منفی گردد و در زمان  
 اثبات اثر بے از آثار تصرف جذبات الہیہ مطالعہ افتد۔ و می تواند شد کہ نسبت بہ اہل ہدایت  
 مطالعہ این آثار، مرتبہ اول از علم لدنی بود، و ہو علم لا یکنہ کھدہ و لا یقلد رقدہ،  
 گویندہ این علم محقق است کہ از یافت سخن گوید نور بر سخن دے، و آشنائی بر روی دے،  
 و عبودیت در سیرت دے پیدا، برقی از نور اعظم در دل دے تافتہ و چراغ معرفت دے  
 افروختہ و اسرار غیبی اورا کشف شدہ، چنانکہ حضرت خضر را بود۔ و نسبت بہ اہل نہایت  
 آن بود کہ ذاکر بر سر بیان احدثیت حقیقیہ در مراتب اعداد و کونیتہ واقف شود۔ چنانچہ بر سر بیان واحد  
 عدی و جمیع مراتب اعداد حسابی و قوت دارد۔

فَالْکُلُّ وَ لِحْدٌ یَّتَجَلَّى بِکُلِّ شَانٍ

اعداد کون و صورت کثرت نمائی است

و در شرح عبارات فرمودہ

در مذہب اہل کشف ارباب خرد ساری است احد در ہمہ افراد عدد -  
 زیرا کہ عدد گرچہ برون است زحد ہم صورت و ہم مادہ اش بہست احد  
 آری معانی کلہ طیبہ ریائے بے کران است بعضی از اسرار آن ہدایت علم لدنی است و بعضی نہایت،  
 حضرت بہاد الدین قدس سرہ در ذکر نفی و اثبات جس و دم و ہایت عدد و طاق را لازم نہ می شمردند۔  
 بنا و قوت قلبی محمول بر چند معانی است ساقل آن کہ در مین ذکر شریف ارتباط و آگاہی  
 بجنوت مذکور تعالی و تقدس دست دہد۔ دل واقف و آگاہ بہاد سبحانہ و تعالی باشد۔ و این را  
 شہود و حصول وجود نیز گویند۔ و این معنی از مقولہ یادداشت است۔ و ہم آن کہ ذاکر در  
 اثنائے ذکر شریف متوجہ بہ قلب صنوبری باشد کہ حقیقت جامعہ و مقرر لطیفہ قلب می باشد



تا این مضغہ از مفہوم ذکر شریف فافل نہ ماند بلکه گویا یہ اسم پاک سبحان باشد۔

مانند مرغی با سن ہاں بر بطنیہ دل پاساں پکڑ بیفتہ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ

و این معنی از مقولہ یادداشت نیست۔ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اہتمام وقوف قلبی بہ این ہر دو معنی از رعایت قوت عددی زیاد می فرمودند۔ مقصود ذکر آن دو اسم حضور و آگاہی است در وقوف قلبی حاصل است۔ سوم۔ عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ فرمودہ اند کہ ذکر نگراں باشد بر دل تا تفرقہ و نقوش ماسوی راہ نیابد۔ و این معنی نیز از مقولہ یادداشت می تواند شد۔ چہارم حضرت خواجہ احمر قدس سرہ فرمودہ اند کہ وقوف قلبی عبارت از آگاہ بودن دل است بہ جناب قدس سبحانہ و تعالیٰ بہ وجہ کہ بیجا بایستہ غیر حق نہ باشد۔ بہ این معنی تخصیص بہ قلب و تعلق بہ ذکر نہ دارد بلکہ از اجزائے نفس است۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ نوشته اند۔ توجہ بہ قلب۔ بے آن کہ شکل منوری دل۔ بانقش اسم ذات۔ در متصور آرد این را در وقوف قلبی گویند۔ این توجہ قائم مقام ضرب است کہ در طرق دیگر ذکر شائع است۔ و نوشته اند۔ در توجہ بہ ذات الہی داشتن، نگراں بہ جہت فوق باشد کہ منتظر فیض است۔ رعایت جہت فوق بہ پاس ادب است کہ اللہ تعالیٰ فوق ہمہ اشیاء است۔ وقوف قلبی و توجہ بہ مبدأ فیاض از ارکان ذکر و طریقہ علیا است کہ حصول نسبت بے این محال است۔ از حضرت مجدد قدس سرہ روایت است ہرگز ذکر قلبی در نہ گیر و میرا از ذکر باز داشته بہ مجرد وقوف قلبی امر باید کرد۔ و توجہات باید نمود تا ذکر در گیرد۔ باید دانست در بیان ارشاد سر اسرار و وقوف قلبی بہ معنی سوم می باشد۔ واللہ اعلم علی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

## طرق الوصول

برائے حصول دولت آگاہی و حضور کہ سرایہ محبت عبودیت است حضرت خواجگان ماقدس اللہ سرار ہم سے طریق مقرر نموده اند۔ یکے رابطہ۔ دوم ذکر شریف۔ سوم مراقبہ۔ بیان ہر یکے بہ صورت اختصار کردہ می شود۔

وَفَقِّنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ لِمَا يُحْيِيهِ وَرِضَاهُ وَبَلِّغْنَا إِلَى أَقْصَى الْغَايَاتِ

من شوم عریاں ذقن او از خیال تا خرامم در نہایات الوصال

## رابطہ

رابطہ از ربط است کہ بستن را گویند و بہ اصطلاح حضرات مشائخ دل را بہ خیال پیرو  
مرشد حق بستن است۔ پیرو کہ بہ مقام مشاہدہ رسیدہ باشد و بہ تجلیات ذاتیہ متحقق گشتہ  
کہ ویدلہ او بہ مقتضائے ہُمَا الَّذِیْنَ اِذَا رَاوْاْ ذَکْرَ اللّٰہِ قَائِدٌ ذَرَدَهُ مَحَبَّتٌ اَوْ بِمَحَبَّتٍ  
ہُمُ جُلَسَاءُ اللّٰہِ نتیجہ محبت مذکورہ بخشد۔ چون محبت چہیں عزیزے دست دہد خود را بہ او  
سپارد و آئینہ دل را از حشویات صوریہ کو نیہ صاف کند و نسبت خواجگان را بہ دست آورد۔  
محبت اور را ہر قدر تواند حاصل کند۔

یک زمانہ محبت با او لیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا  
فرمودہ اند نظر را میاں دو ابرو سے پیر گمار دو تصور کنند کہ بہ جز وجود مرشد ہیچ چیز نماندہ و  
از خود منسلخ شدہ بہ وجود پیر خود متصف گردد۔ تا زمانے کہ در خدمت او باشد بہ این ہنج  
رابط خیال اور امرۂ بعد از خری کردہ باشد تا آن کہ کیفیت معہودہ ملکہ سے گرد و در غیبوت پیر  
مرشد صورت و خیال اور در مد رکہ خیال خود محفوظ دارد۔ صورت پیر و مرشد را روئے قلب  
خود تصور نماید یا درون خانہ دل نگاہ دارد یا خود را در صورت شیخ خود تصور نماید۔  
ظاہر بیان و حقیقت ناشناساں بر رابطہ و حفظ صورت شیخ در نگار خانہ دل یا قبالہ  
قلب قیل و قال می کنند بعضی از جاہلین متجاسرین آں را شرک گویند و بعضی آں را بدعت  
سینہ خوانند۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را خد نہ چل نہ ویند حقیقت رہ افسانہ زدند  
حق تعالی ایشان را فہم درست و عقل صحیح و بصیرت نافع عنایت فرماید۔ فکر کنند و نیک  
بیندیشند کہ اولیائے حضرت پروردگار بہ آلائش شرک العیاذ باللہ یا بہ او ساخت بدعت  
سینہ چہاں ملوث خواہند شد۔ اَوْلَا یَنْظُرُوْنَ اَنَّ الْکِرَامَةَ لَا تَظْهَرُ عَلٰی یَدِ الْفَاسِقِ  
وہ دست حق پرست این بزرگواراں ہزاراں ہزار کرامات بہ ظہور رسیدہ اند و از پیروان  
پاک نہادان ایشان تا این زمان بہ ظہور می رسند و ان شاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید۔



در سفالین کاسہ زنداں به خواری منگرید کیں حریفان خدمت جام جہاں میں کردہ اند  
قدسیاں بے بہرہ اند از جرعتہ کاس الکرام این تطاول ہیں کہ باعشق مسکین کردہ اند  
مع ہذا فقیر اند کے از کلام این بزرگواراں ایرادی نماید تا ناواقف آگاہ و ناگاہ خورند و مستقیم تر گردند  
عبدالرازق و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و حاکم از ابن عباس در  
تفسیر کریمہ لَوْلَا اَنْ رَاْنِیْ بُرْهَانَ رَبِّیْہِ نقل کردہ اند کہ حضرت یوسف صورت پدر خود را دید  
حاکم تصحیح این روایت کردہ است و ابن کثیر در تفسیر خود از ابن عباس و سعید و مجاہد و سعید بن  
بہیر و ابن سیرین و حسن و قتادہ و ابی صالح و ضحاک و محمد بن اسحاق و غیر ہم روایت کردہ کہ حضرت  
یوسف پدر خود را دید کہ انگشت بہ دندان گرفته بود۔

سے در تفسیر کُنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ فرمودہ اند کینونت عام است صورۃ باشد یا معنی۔ در صحبت  
ایشان کینونت ظاہری است و در غیبوت بہ حفظ خیال شریف ایشان کینونت معنوی حاصل است  
عے ترمذی در جامع خود این دعائے مبارک را از آل سرور صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ۔ اَللّٰهُمَّ  
اَسْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہُ عِندَکَ اَللّٰهُمَّ اَسْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّہُ عِندَکَ  
قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ۔ الحدیث محبت ارتباط قلب را گویند کہ با کسے یا چیزے باشد۔ ازین حدیث  
شریف ہر آں محبت و ارتباط قلب کہ با کسے باشد و موصل الی اللہ بود مطلوب است و ظاہر است  
تا وقتے کہ صورت و خیال محبوب در خلوت خانہ دل قرار نہ گرفته باشد محبت بہ چہ نوع خواهد بود۔

بہ چہ تسکین و ہم این دیدہ و دل را کہ مدام دل ترامی طلبد و دیدہ ترامی خواهد  
بیان مرتبہ احساں آل سرور علیہا صلی اللہ علیہ وسلم بہ این پنج فرمودہ اند اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَانَکَ  
تَوَکَّلَ۔ الحدیث۔ برائے دریافت این مرتبہ عالی کہ حضرات مشائخ آل رافقا فی اللہ گویند ما مورہ ہم کہ  
وسیلہ تلاش کنیم وَابْتَغُوا لَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ فرمان او تعالیٰ تقدس است و آں وسیلہ جلیلہ  
ذات پاک جناب محبوب کبریا است صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ۔ ازین جا است کہ ارشاد  
شده لَا تُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ بِحَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہِ وَوَلَدِہِ وَالتَّامِّ اَجْمَعِیْنَ۔  
رواہ الشیخان۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین از فرط غرق و محبت در اثناے روایت حدیث شریف  
می فرمودند کَاْنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَامُ و کسے از قایت محبت  
می گفت قَالَ حَبِیْبِیْ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَامُ حضرت حسن فرزند حضرت علی رضی اللہ عنہما کہ در زمان آل  
سرور انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم صغیر السن بودند ہمیں بہ سن تمیز و رشد رسیدن از ناخوال خود

ہند بن ابی ہالہ کہ وصاف محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ استفسار علیہ مبارکہ آل جناب  
می نمود چنانچہ بیان می فرماید سَأَلْتُ خَالَیَ هِنْدَ بْنَ ابْنِ هَالَةَ وَكَانَ وَصَافًا عَنِ حَلِیَّةِ النَّبِیِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ یَصِفَ لِي مِنْهَا شَیْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ - الحدیث  
قَالَ الْقَارِئُ فِی الشَّرْحِ قَوْلُهُ أَتَعَلَّقُ بِهِ أَيْ أَتَشَبَّثُ بِذَٰلِكَ الْوَصْفِ وَأَجْعَلُهُ  
مَحْفُوظًا فِی خَزَائِنِ خِیَالِی -

از دل برون کن غم دنیا و آخرت یا خانہ جاسے رخت بود یا خیال دوست  
ہمیں فدائیت و محبت را کہ بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شود حضرات ماقدم اللہ اسرار ہم  
فنا فی الرسول گویند۔ برائے این مرتبہ تعلیقا و دریافت این فضیلت قصوی ضروری است کہ واسطہ  
پیدا کنیم۔ چہ آب در جوئے بہ مدد یاری رود۔ حضرت حسن از احوال خود ہند بن ابی ہالہ را تلاش فرمود  
حضرات تابعین حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم را ذریعہ حصول این دولت بے غایت گرفتند کہ در حق  
ایشان ارشاد شدہ است مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَضِی أَبْغَضَهُمْ  
ہر خلف سلف خود را کہ از زمرہ مُمَّ الدِّینِ اِذَا رَأَوْا ذِکْرَ اللّٰهِ بُوَدَ ذَرِیْعَہُ خُودِ سَاخِئَ تَحْمِ مَحَبَّتِ رَا  
و قلب خود کشتہ از تعلق کوین خود را خلاص کردہ۔ بہ دولت حضور و آگاہی کہ پرتوے است  
از تجلی ذات تعالی و تقدست خود را رسانیدہ۔ در صحبت و خدمت این بزرگواراں و بہمین و محبت  
حفظ خیال ایشان در اندک مدت این دولت بے غایت بہ دست می رسد۔

صنارہ قلند در سزاوار بہ من شنائی کہ دراز و دور دیدم رہ در ہم پارسانی  
ہمیں حفظ خیال و تہمیت محبت را کہ منجربہ محبت خدا و رسول خدا می گرد و حضرات مشائخ بہ تصور  
یاد رابطہ می نامند کہ منشا ظہور عجائب و غرائب است۔ فرمودہ اند تنہا ذکر شریف بے رابطہ  
موصول نیست و تنہا رابطہ با رعایت آداب محبت البتہ کافی و موصل است۔ حضرت عطار  
قدس سروری فرماید۔

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| گر ہوائے این سفر داری دلا    | دامن رہبر بگیر و بس برا     |
| درا دات باش صادق لے شریہ     | تا بیابی گنج عرفاں را کلید  |
| دامن رہبر بگیر اے راہ جو     | ہر چہ داری کن نثار راہ او   |
| گردوی صد سال در راہ طلب      | راہ بر نیود چہ حاصل زان تعب |
| بے رفیقہ ہر کہ شد در راہ عشق | عمر بگزشت و نہ شد آگاہ عشق  |



پیر خود را عالم مطلق شناس  
تا به راه فقر گردی حق شناس  
هر چه نسر باید مطیع امر باش  
تو تیا سے دیدہ کن از خاک باش  
او چو می گوید سخن تو گوش باش  
تا نہ گوید او بگو خاموش باش

## ذکر شریف

باید دانست ہر عملی کہ بروفق شریعتِ عِزّا کُردہ آید داخل ذکر است اگرچہ بیج و ثری  
بود پس در جمیع حرکات و سکنات مراعات احکام شرعیہ باید نمود تا آنہا ہمہ ذکر گردد۔ کما افادہ  
حضرت سیدی المجدد قدس سرہ و در عرف عام اطلاق ذکر شریف بر تلاوت قرآن مجید و خواندن  
اوراد و وظائف و احزاب و اذکار می باشد لیکن بہ اصطلاح حضرات مشائخ ما قدس الشہسوار ہم  
اطلاق ذکر شریف بر اسم ذات پاک پروردگار و بر نفی و اثبات لا الہ الا اللہ می باشد۔  
ابتداء بہ اسم پاک می کنند۔

## ذکر اسم ذات پاک

طالب را باید چون نزد پیر و مرشد برائے اخذ طریقہ شریفہ حاضر شود و قلب خود را از جمیع  
خطرات و حدیث نفس خالی کند اندیشہائے گزشتہ و آیندہ را دور نماید و برائے دفع خواطر بہ جنب  
الہی تضرع نماید۔ قلب خود را حاضر ساختہ مقابل قلب شیخ بدارد۔ چشم فراز کند۔ وہان استوار  
دارد۔ زبان را بہ کام چسپاند۔ دندان را بر ہم نہد و بہ ادب و تعلیم تام حسب ارشاد پیر و مرشد  
بہ ذکر اسم ذات مشغول شود۔ اول از لطیفہ قلب مشغول شود۔ محل وقوع این لطیفہ شریفہ و  
لطائفِ آخری در بیان لطائفِ عشرہ گزشتہ۔ آن جا باید دید طالب را باید کہ مفہوم اسم  
شریف را در لحاظ دارد کہ ایمان آورد و یکم بر ذات پاک کہ موصوف بہ صفات کاملہ و منزہ از  
سمات ناقصہ می باشد۔ این لحاظ مفہوم شریف را بہ داخست گویند۔ و راثنائے ذکر شریف  
توجہ و جذبہ صرفہ بہ حضرت ذات تعالیٰ و تقدست باید کرد۔ چہ ذکر بے توجہ بیش از دوسوہ  
نیست۔ و در دوران ذکر شریف بعد از چند بار باز گشت ضروری است۔ بگوید۔ خداوند

صفحہ ۱ را باید دید۔

مقصود من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود عطا کن۔

اے خدا شربان احسانت شوم این چه احسانها است قربانت شوم  
در اثنائے ذکر شریف تو چه به قلب منوری که محل لطیفه قلب است نیز داشته باشد که آن  
مضغه ہم از مفہوم ذکر شریف قافیل نہ ماند بلکه آن ہم ہمراز لطیفه شریفه گشته به نام پاک  
پروردگار گویا باشد۔

مانند مرغے باش ہاں بر بیضہ دل یاساں کز بیضہ دل زایت مستی و شور و قہقہہ  
چه بعد از طیران لطائف خمسہ مبارکہ بل لطائف مستہ بہ عالم امر و عروج آنها در عالم قدس غلیفہ  
آنها در جسد انسانی ہمیں مضغہ است کہ صلاح و فساد جسد بوطبر صلاح و فساد او است کما ورد فی الحدیث۔  
إِنَّ فِي جَسَدِ بَنِي آدَمَ لَمُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ  
كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ دریں حال کاریمہ آنها را ہمیں مضغہ خواهد کرد اگر الہام است برے  
است و اگر عروض غین است برے است۔ کما تقدم بیانہ۔

ذکر کن ذکر تا ترا حبان است پاکی دل ز ذکر سبحان است  
چون لطیفہ قلب ذکر شود ذکر شریف از لطیفہ ثانیہ لطیفہ روح کند و باز از ثالثہ لطیفہ  
سرو باز از رابعہ لطیفہ خفی و باز از خامسہ لطیفہ اخفی و باز از لطیفہ نفس کہ محل آن در پیشانی است  
و باز از لطیفہ قالبیہ کہ محل آن تمام بدن از موئے سرتا ناخن قدم است تا از بن ہر ہر موئے  
و از ہر ہر رگ و پے صدائے اسم مبارک اللہ بہ سمع خیال رسد۔ این ذکر قالبیہ را سلطان ذکر  
گویند۔

اے طالب صلاوق سعیا باید نمود و جانے باید کند تا شاہد مقصود از گوش بہ آغوش و  
از شنیدہ دیدہ شدہ شود کہ لطائف خمسہ مبارکہ را پیش از گرفتاری جسد انسانی بودہ باز  
حاصل شود۔ ہر یک را شعلہ درگیر و تابالدا ہے منور و کشادہ معلوم گردد۔ دریں وقت احوال  
عروج و نزول ظہوری یا بندہ در عروج لطیفہ را بہ جانب فوق کشان کشان می یابد و در نزول  
می بیند کہ تختہ نورانی از بالا بہ اسفل روان است کما تقدم بیانہ۔ تا این وقت ہر چہ از اسرار  
عجائب ملک و ملکوت دیدہ سیر در عالم خلق بودہ کہ آن را سیر آفاقی گویند چون لطائف در اصول  
خود مستہلک و محمل می گردند و لطیفہ نفس بہ مقام اصل قلب می رسد و آن جا جذبے و عروجے  
پیدامی کنند آن وقت سیر در عالم امر شروع می شود کہ آن را سیر انفسی گویند بعد ازین سالک



ہر چہ می بیند در نفس خود می بیند و بہ کتبہ ستر نہیہ آیاتنا فی الآفاق و فی أنفسہم می رسد  
نور لطیفہ قلب زرد و نور لطیفہ روح سرخ و نور لطیفہ سرفید و نور لطیفہ خفی سیاہ و نور لطیفہ  
اخفی سبز و نور لطیفہ نفس بے رنگ و بے کیفیت می نماید۔ بعضے افراد تمیز مابین الوان انوار نہ می توانند و  
آن نقصانے نہ می رسانند حضرت عبداللہ احد از حضرت مجدد قدس اللہ اسرار ہما نقل فرمودہ اند کہ  
ادائے صلاۃ فجر در غلّس مٹھرقنائے اخفی است۔ از انوار و برکات لطائف سینہ مطلع انوار و  
مصدر اسرار می گردد۔

ز دریا موج گوناگوں برآمد      ز بے چونی بہ رنگ چوں برآمد  
گہ در کسوت لیلان سر و شد      گہ بر صورت مجنوں برآمد  
چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون      ہوں نقش دروں بیرون برآمد

## سیر لطائف در عالم ظلال کمال ازل دائرہ ولایت صغری گویند

باید دانست کہ حضرات اکابر نقش بند یہ قدس اللہ اسرار ہم اصل کار بر جمعیت و حضور و شاکت  
اند۔ بہ صورت اشکال غیبی متوجہ نہ می شوند کثرت و انوار را چندان اعتبار نہ نہادہ اند۔ طالب را بہ  
حصول چہار چیز رغبت می نمایند۔

جمعیت و حضور و جذبات و واروات جمعیت عبارت از انان است کہ در حرم  
دل ہوا جس و دوساوس را جائے نماند و خیال ماسوی بالکلیہ دور شود۔

خیال ماسوی از دل بردن کن      گزراز چون دخت بے چگون کن  
و حضور عبارت از انان است کہ دل بہ ہمہ وقت و ہمہ حال متوجہ بہ مبداء فیاض باشد۔ بیداری بود  
یا خواب خاموش بود یا مصروف کلام در قہر بود یا در محالہ مصداق کائنات یزی اللہ باشد۔

دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال      می دار نہفتہ چشم دل جانب یار  
و جذبات عبارت از انان است کہ کشش لطائف بہ اصول خود شود و انان اصول بہ اصول  
آنها و ہلک جز آئین الاصول الی اصولہا الی ان یتبلغ الکتاب اجلہ۔

بر سر خاک ما بیان غمہ عشق را سرا      کہ جذبات شوق تو نعرہ ز خاک بر زم  
بعد ہزار سال اگر بر قبرم گزر کنی      مشک شود عبا من روح شود ہمہ تخم

و واردات عبارت از این احوال است کہ از جهت فوق بر قلب فیضانے رونماید کہ تاب تحمل آن متعسر باشد۔

تو در دلی بہ غم این و آن کہ پردازد      بہ جائے جاں کہ تو باشی بہ جاں کہ پردازد  
زناز نیست ترا فرصت و مرا از نیاز      کنوں بہ حال دل نا توان کہ پردازد

باید دانست رعایت جهت فوق از وجه شرف و بہ سبب ممارست توجہ بہ آن جهت است۔ و الاً حق سبحانہ و تعالیٰ را بیرون از دائرۂ جہات باید جست۔ و این واردات را در طریقہ عدم وجود عدم می گویند۔ در ابتداء بر دل سالک گاہے ماسے و رودمی نماید و باز نوبتے در ہفتہ و عشرہ۔ و رفتہ رفتہ در شبانہ و مرتبے تابہ مرد و لیالی و انہر بہ توالی و تواتر و رودمی نماید تا آن کہ بہ اتصال می انجامد۔

وصل اعدام گر توانی کرد      کار مرداں مردواری کرد

فتائے لطائف خمسہ و کمال سیرانفسی در دائرۂ ولایت صغریٰ کہ دائرۂ ظلال و محل ظہور توحید و اسرار معیت است حاصل می شود۔ امام الطریقہ حضرت نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند۔ اولیاء اللہ بعد از فتا و بقا ہر چہ می بینند و در خود می بینند ہر چہ می شناسند و در خود می شناسند حیرت ایشان در نفس خود می باشد۔ وَ فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

ہیچوتا بینا بسر ہر سو نہ دست      با تو در زیر کلیم است آنچه ہست

حضرت مجدد قدس سرہ در مکتوب نو و نہم از دفتر دوم می نویسند۔ پرسیدہ بودند کہ سیرے کہ بیرون انفس نوشتہ اند آن کدام باشد سیر مراتب عشر عالم خلق و عالم امر و سیر ہیئت وحدانی داخل انفس می نماید پس سیر در ماورائے انفس کدام باشد۔ بدانند کہ انفس در رنگ آفاق ظلال اسما الہی است جل سلطانہ و چون ظل بفضل خداوندی جل شأنہ خود را فراموش ساختہ متوجہ اصل خود گردد و محبت بہ اصل خود پیدا کند ناچار بہ حکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ خود را ہماں اصل خود را ہدیافت و انانے خود را بدرہاں اصل خود را ہداخت۔ و همچنین چون آن اصل را اصل دیگر است ازین اصل بہ آن اصل خواہد رفت بلکہ خود را عین اصل خواہد یافت۔ وَ هَلَمْ حَتَّىٰ آتَىٰ أَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابَ تَجَلَّهٗ اِیْن سیر سیر ماورائے آفاق و انفس است اما بدانند جمع سیر انفس را سیر فی اللہ گفتہ اند۔ آن سیر کہ گفتہ شد درائے اِیْن سیر است کہ گفتہ اند چہ این سیر حصولی است و آن سیر وصولی۔ و فرق در میان حصول و وصول در مکاتیب مُتَعَدِّدَہ نوشتہ است از انجام معلوم کردہ باشند۔ الخ۔



علامت رسیدن قلب بہ دائرۃ ولایت صغریٰ آن است کہ توجہ فوق مضحمل شدہ احاطہ  
شش جہت می فرماید و معیت بے چوخی حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ محیط خود و محیط ہمہ عالم بہ ادراک  
بے چوخی می بیند۔ دوام ذکر و فکر و غلبہ شوق و محبت بہ سوائے محبوب حقیقی پیدای شود و جذبہ و توجہ  
بہ حضرت قدس رومی نماید آئینہ دل از رنگ غفلت و اذرن ہو آجس صاف شدہ بمنزلہ جام  
جہاں نمائے می نماید۔

تو کتابی در تو مسطور است عالم ہر چہ هست چسبست آن کو در کتاب لوح دل مسطور نیست  
و سیر و زلال اسماء و صفات واجب شروع می شود۔ سالک بے چارہ و عاشق دلدادہ کہ نادیدہ  
بہ محبوب خود تعشقتہ بہم رسانندہ بود چو در آئینہ قلب خود عکس زلال اسماء و صفات واجب  
ملاحظہ می کند از ناہمی خود آن را عین محبوب تصور کردہ بہ شطیحات تکلم می کند و صورت محبوب را  
در نگار خانہ باطن خود دیدہ از ہوش رفتہ خیال وصال می کند۔

عکس دینے توجہ در آئینہ حجام قتاد عارف از خندہ عی در طمع حجام قتاد  
جلوہ کرد رخس روز ازل زیر نقاب عکس از ہر تو آن بر رخ افہام مستاد  
این ہمہ عکس می و نقش مخالفت کہ نمود یک سر رخ رخ ساقی است کہ در جام قتاد  
چو از غایت و ارستگی و درماندگی و از نہایت مدہوشی و سرشاری فرق در ظل و اصل نہ می توان  
کہ دلاجرم نعرۃ اتحاد و عینیت از نہادش می برآید۔

چو عکس رخ دوست در آئینہ عیال شد بر عکس رخ خویش نگارم نگراں شد  
غلبہ این دیدہ جائے می رساند کہ تعین و تشخیص خود نیز از نظرش مرتفع می شود۔ کہ بہ شخصائی  
ما اعظم شانی دم می زند کہے را صدائے قافی جُبتی اِلَّا اللہ از نہادش بلندی شود و کہے را  
نعرۃ آنا الحق تا سر داری رساند۔

مرد رہ حق سخن محقق گوید از ہر کہ جزا و ست ترک مطلق گوید  
در راہ حقش اگر دو صد پارہ کند ہر پارہ از دو صد آنا الحق گوید  
آرے آرے اے برادر پاک سیر بہ گوش ہوش بشنو۔ در حدیث قدسی وارد است۔ اَنَا  
عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِنِيْ اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمیں اندیشہ فی مابقی تو استخوان و ریشہ فی  
گر گل است اندیشہ تو گلشنی و رہ و خارے تو ہمہ گل خنی

ہوش کن ہوش کن کہ دربارہٴ این گشتگانِ پاک نہاد خیالیِ فاسد را در دلِ خود جاتے نہ وہی عالم  
 الشرائع تجلّ شأنہ دانا است کہ این صدا از کجا برخاستہ و این شور از چہ پیدا شدہ  
 نہ از مطربِ پُر سوز این رسید بہ گوش کہ چوب و تار و صدائے تین و تن ہمہ زو  
 این آن نعر نیست کہ از شعثانِ انوار ذات و صفات و اجبی قدرات ممکنات از نظر سالک مخفی شدہ  
 وے دراصل خود خود را فراموش ساختہ اُنائے خود را بر اصل خود انداختہ۔ و این آن صداے است  
 کہ جامِ دلِ بائے عقل و خرد بے چارہ و بسمل با خود درودہ ویرامصرف آہ و فغاں ساختہ۔  
 عشق آمد عقل او آوارہ شد صبح آمد شمع او بے چارہ شد  
 عقل سایہ حق بود حق آفتاب سایہ را با آفتاب او چہ تاب  
 صاحب این کیفیت از خود و از بایستہائے خود فانی گشتہ۔ دامن وے از طعن و ملامت  
 دور است۔ وے داخل زمرہٴ اولیائے پاک پروردگار است وے از گروہ عاشقانِ مجذوبان  
 حضرت کردگار است۔ وجود او را آتش شوق در ہم گرفتہ و خرمین ہستی او را شعلہٴ محبت خاکستر  
 کردہ و از خود غائب است بہ ستر کلام خود چہ رسد۔

آتش آن نیست کہ بر شعلہٴ او خندد شمع آتش آن است کہ در خرمین پروانہ نہ ند

ہاں ہاں کہے کہ در دائرہٴ ولایتِ صغریٰ قدم نہ نہادہ است و سیر در ظلالِ اسماء و صفاتِ واجبہ  
 نہ کردہ است برائے او سخنانِ توحید گفتن و اعتقاد و وحدت وجود نمودن حرامِ قطعی است۔ ایشان  
 را فکر باید کرد کہ دعوتِ حضراتِ انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیات لا الہ الا اللہ  
 است کہ موقوف بر کثرت است چہ انتفاء الہیہ باطلہ و اثبات وحدانیت مر خدا را در اثبات  
 کثرت صورت می بندد اگر کثرت نہ بودے اثبات وحدت از کجا بودے و از بہر چہ بودے بشاخص  
 وقتِ راحی تعالیٰ انصاف دہد کہ اعتقادِ ملحدانہ بہ پیروانِ خود تلقین می نمایند۔ عوام کالانعام  
 را در تخیلِ مراتبِ توحید وجودی انداختن غیر از خسارتِ دنیا و آخرت چیزے نہ می افزاید۔

بے خودے چند از خود بے خبر عیب یابند بہ ز غم ہنسند

باد شوندار بہ دماغے رسند دود شوندار بہ چراغے رسند

البتہ بعض سالکان را قبل از قطع دائرہٴ امکان بلکہ قبل از برآمدن لطیفہ از قالب حالتے شبیہ  
 بہ توحید وجودی و ہمہ اوست ظاہری شود۔ موجبش آنکہ بہ تخیلِ مراقبہٴ توحید صورت توحید و تخیل  
 ایشان متصور می شود۔ چوں این تخیل غلبہ می کند سخنانِ توحید بے تحاشی می گویند۔ خصوصاً در



اوقات سماع و آواز خوش و تار و نغمہ کہ در قلب حمارتے و ذوق پیامی شود بے پاک ترمی شوند  
اشعار توحید شنیده خود را ہم حال قائلان آل اشعار می شناسند نہ می دانند کہ ارباب این احوال  
لا آداب و فرائط است کہ در اینہا مفقود است۔ و جمع را عنصر ہوا و دست می دہد چوں کہ این  
عنصر را لطافتی است کہ در ذرات ممکنات ساری است ایشان از کوتہ نظری خود آں را وجود حق  
تصور نموده سخنان توحید بر زبانی می آرند۔ نہ می دانند کہ این سیر داخل دائرہ امکان است و  
مقام توحید بعد از انقطاع دائرہ امکان است۔ و برخے را یہ سبب انگشتان عالم ارواح و  
بے چونی آں عالم نسبت بہ عالم اجسام و نیز اعطای عالم ارواح بر عالم اجسام ایشان آں را  
قیوم عالم تصور نموده بہ خدائی می پرستند۔ درین مقام بعضے اکابر را نیز اشتباہ واقع شدہ  
چوں عنایت پر و دگار شامل حال این بزرگواران بودہ ایشان را ازاں مقام عروج واقع شد  
آں زمان حقیقت اشتباہ بر ایشان ظاہر شد۔

ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجا است نہ ہر کہ سر برتر شد قلندری دانند  
چوں لطائف خمسہ را سیر تفصیلی واقع می شود اول گزرا ایشان در دائرہ امکان واقع می شود  
کہ عالم ملک و ملکوت کہ آں را عالم اجسام گویند و عالم ارواح و عالم مثال کہ آں برائے دید  
است نہ برائے ماندن و عالم امر ہمہ داخل این دائرہ اند چوں ازیں دائرہ عروج می شود قدم  
در دائرہ ولایت صغری می نہند و راہی سیر در ظلال اسماء و صفات واجبہ واقع می شود۔  
ہر نقطہ ازیں اثرہ ناشی است از اصل دیگر و آں اصل را اصل دیگر است و ہکتم جزا تا آں کہ بعد  
از قطع سیر تفصیلی سیر بہ نقطہ اجمالی می رسد کہ تعین اول و حقیقت محمدی است کہ ناشی  
است از ذات بحت و احدیت مجرودہ۔ کما سیاتی بیانہا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اے برادر بے نہایت در گہ نیست ہر چہ بروے می رسی بروے نیست  
باید دانست کہ دائرہ ظلال مبدا تعین جمیع ممکنات است غیر از انبیاء و ملائکہ علیہ السلام  
کما تقدم۔ ہر فردے را از افراد عالم بہ توالی و تواتر از جناب الہی شیوہات تازہ بتوسط مظاہر  
اسماء و صفات غیر متناہیہ و ظلال انہامی رسد۔ ازیں جہت ظلال را مبدا تعین افراد  
گویند و آں را عین ثابتہ نیز می نامند۔ و آنچہ حضرات صوفیہ فرمودہ اند الطریق الی اللہ  
تعالیٰ و تقدس بعد از انقاس الخلاء بقی اشارت بہ ہمیں نقطہ ظلال اند کہ  
مبادی تعین افراد می باشند۔ و در دائرہ ظلال لطائف خمسہ را فناء بقا حاصل می شود۔

لطیفہ قلب را فنا و بقا در ظلال تجلیات افعال الہیہ یعنی صفات تکوین می باشد۔ در وقت فنا  
تعلق حتی و علی از ماسوی و در ساحت مینہ نہ می مانند خطو از غیر بہ دل راہ نہ می یابد۔  
خیال ماسوی از دل بروں کن گذر از چون و تحت بے چگون کن  
و در وقت بقا افعال خود و افعال جمیع ممکنات را آثار افعال حق سبحانہ و تعالیٰ می بیند چون ای  
دید غالب می شود صفات و ذوات ممکنات را منظر صفات و ذوات پروردگاری بیند و لب بہ  
توحید و جود می کشاید۔

غیرتش غیر در جہاں نہ گزاشت لا جرم عین جملہ اشیا شد  
و لطیفہ روح را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات شہوتیہ الہیہ می باشد در وقت فنا سالک  
صفات خود و صفات جمیع ممکنات را معدوم می بیند مثل سمع و بصر و قدرت و ارادہ و کلام  
و غیرہ و در وقت بقا اثبات صفات جمیع را بہ حق سبحانہ و تعالیٰ می کند و می گوید۔  
عشقم کہ در دو کون و مکانم پذیر نیست عنقا و مغربم کہ نشانم پذیر نیست  
ز ابر و دغمرہ ہر دو جہاں صید کردہ ام منکر بدلان کہ تیر و کمانم پذیر نیست  
گویم بہ ہر زبان و بہ ہر گوش بشنوم این طرفہ ترکہ گوش و زبانونم پذیر نیست  
و لطیفہ سر را فنا و بقا در ظلال تجلیات فیوضات الہیہ می باشد در وقت فنا سالک ذات خود  
و ذوات جمیع ممکنات را در ذات پاک و وحدۃ لا شریک کہ محمول و کم می یابد و در وقت بقا ذات  
پاک خدا بجلال را بہ جائے جمیع ذوات می بیند۔

بمحل بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش گرد ہمہ جہاں بہ حقیقت مصورم  
خوشید آسایں ظہورم عجب مدار ذرات کائنات اگر گشت منظرم  
و لطیفہ نفس را فنا و بقا در ظلال تجلیات صفات سلبیہ الہیہ می باشد۔ در وقت فنا سالک در صفات  
سلبیہ غالی می شود و در وقت بقا نظریہ جناب کبریا از جمیع مظاہر می نماید۔  
آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند فرزند و عیال و خانماں را چہ کند  
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند  
و لطیفہ نفس را فنا و بقا در ظلال تجلیات شان جامع الہی است در وقت فنا سالک از  
اخلاق خود می گزر د و در وقت بقا متعلق بہ اخلاق پاک پروردگاری گردد۔  
منبع آداب و اخلاق حسن جمیع اوصاف بہ ذوالمنن



اگرچہ لطائف خمسہ را قننا و بقادر دائرہ ظلال حاصل می شود لیکن نہ باید فہمید کہ سیر و عروج  
 این لطائف بہ انتہا رسید ہنوز این لطائف را از دائرہ ظلال بہ دائرہ تجلیات اسما و صفات  
 رسیدن است کہ آن در دائرہ اولی از ولایت کبری متحقق می شود و آن وقت سیر این لطائف  
 و عروج آنہا بہ کمال خواہد رسید۔

این مرتبہ را بلندی و پستی نہ بود خود بینی و خوشی تن پرستی نہ بود  
 در ہر قدمی نہ نیست بینی اثرے جائے برسی کہ نام ہستی نہ بود  
 فائدہ۔ آن کہ حضرت فرمودہ اند۔ طریقے کہ ما در صدر و قطع آنیم ہمگی ہفت گام است  
 مراد از این لطائف سببہ اندہ پنج از عالم امر و دراز عالم خلق کہ یکے نفس و دیگرے قالب است۔  
 و آن کہ دو قدم فرمودہ اند پس بہ اعتبار عالم امر و عالم خلق گفتہ اند چہ لطیفہ قلب از امر و لطیفہ  
 نفس از خلق بہ منزلیہ بنگہ و برزخ است مرطائف دیگر را کما تقدم بیانہ۔

## ذکر نفی و اثبات

طالب را باید کہ با وضو رو بہ قبلہ مریج یا در زانو بنشیند دست ہا را بر روی دامنہا بپوشد و متوج  
 قلب صنوبری شدہ حواس را جمع ساختہ چشم بر ہم نمودہ نفس را از زیر ناف بند کردہ بہ ادب و تعظیم  
 تمام کلمہ لا اذنان بہ طرف بالا کشیدہ تا بہ پیشانی و دماغ رساندہ متوہم شود کہ از دماغ پریدہ  
 اللہ را بہ طرف راست برابر کتف فرود آوردہ لا اللہ را سخت بر دل صنوبری زندہ بوزن  
 کہ گزروا اثر آن بہ لطائف خمسہ شود و حرارت بہ تمام اعضا رسد با رعایت عدد طاق کہ این را  
 وقوف عددی گویند تا ہر جا تو اندا عدد را رساند لیکن آواز نہ کند و در اخفاسی بلیغ نماید تا آن کہ  
 اگر شخصے نزد او باشد معلوم نہ کند کہ در کدام چیز مشغول است چون نفس فرو گزارد و متوجہ ہو  
 اللہ بگوید۔ بعد از چند بار باز گشت کند کہ خداوند مقصود من تویی و رضائے تو محبت و معرفت  
 خود عطا کن۔

خواہم کہ ہمیشہ در ہوائے تو زیم خلکے شوم و زیر پایے تو زیم  
 مقصود من خستہ ز کونین تویی از بہر تو می زیم و ز برائے تو زیم  
 اگر در حبس نفس تنگی یا مضرتے محسوس کنی پس بدن نفس شغل نماید چہ حبس دم درین ذکر شریف

بمنزلہ قید است نہ شرط۔ البتہ معنی را بہ خوب وجہ ملحوظ دارد۔ در وقت نفی جمیع محذرات و ممکنات را بہ نظر فنا نیستی دیدن است و در وقت اثبات وجود پروردگار را مقصود بہ دانستن و بہ نظر بقا و دوام ملاحظہ کردن است تا آن کہ بہ تکرار این کلمہ مبارکہ توحید در قلب متکلم گردد و اثر ذکر بر روی ظاہر گردد و در زمان نفی وجود بشریت منتفی گردد و در اثبات اثری از آثار جذبات الہی مطالعہ افتد۔ چہ کمال مراتب ذکر آن است کہ مذکور بہ نوعی بر دل مستولی گردد کہ نام مذکور ہم فراموش گردد۔

چون بادۂ شوق تو کند بَرّاقی      گردد تن و روح جملہ مست ساقی  
تن مست شراب و روح مست ساقی      آن گردد قانی و این گردد باقی

حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بسیار گفتن سودمند نیست ہر چہ گوید از سر و قوف گوید چون عدد از بست و یک بگذرد و اثری از آثار جذبات الہیہ ظاہر نہ شود دلیل بے حالی است و عمل باطل است باز از سر گیرد۔ ذکر شریف آن قدر کند کہ یک ہزار ضرب بہ حساب آید۔ این ذکر شریف بہ این پنج کہ ابتداء از ناف کنند و بہ دماغ رسانند بہ کتف راست فرود آورده بر قلب ضرب دہند از برائے آن است کہ حرارت خمیض بہ جمیع لطائف عشرہ برسد و ہمہ را عروج حاصل شود۔ نہ گویند کہ عروج و نزول بہ لطائف خمسہ امر و لطیفہ نفس متصور است نہ بہ لطائف اربعہ باقیہ کہ آن را عناصر اربعہ گویند۔ چہ مراد از عروج قالب طہارت ہر عنصر است از اوج ترفع و تکبر و خود سری و از خمیض پستی و دناست و زالت عناصر از افراط و تفریط پاک شدہ و بہ اعتدال آرند البتہ عروج و نزول لطائف خمسہ را شائے دیگر است کما تقدم بیانہ۔

حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ اگر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ نہ می بود راستی بہ جناب قدس خط ندی جل سلطانہ کہ می نمود و نقاب از چہرہ توحید کہ می کشود و رخ ابواب جنات کہ می فروزد کہ کہ صفات بشریہ بہ استعمال کنند این را کنند می شود و عالم عالم تعلقات بہ برکت تکرار این نفی منتفی می گردد و نفی آن الہیہ باطلہ را منتفی می سازد و آن مجبور حق را جل شائے مثبت ببالک مدارج امکانی را بہ مدد و قطع می نماید و عارف بہ معارف و جہی بہ برکت اوار تقامی و سر باید اوست کہ از تجلیات افعال بہ تجلیات صفات می برد و از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رسانند۔

تا بہ جارب لا نہ روی راہ      نہ روی در سراے الا اللہ



نوشتہ اند۔ ہمہ عالم در جہت این کلام معظم کاش حکم قطرۃ می داشت نسبت بہ دریائے محیط۔  
 این کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت است۔ مردم تعجب دارند کہ بہ یک گفتن این کلمہ چگونه  
 دخول جنت می شود۔ و محسوس و مشہود این فقیر شدہ اگر تمام عالم را بہ یک گفتن این کلمہ بخشند و  
 بہ بہشت برند گنجائے دارد۔ و اگر برکات این کلمہ را قسمت کنند بہ تمام عالم ہمہ ابدال آباد  
 معمور و میراب کنند۔ و نیز نوشتہ اند حصول برکت و ظهور عظمت این کلمہ را بہ اعتبار درجات  
 قابل آن است۔ ہر چند گوئندہ عظیم تر ظهور برکت آن بیشتر و این مصراع بر زبان گوہر  
 افشان خود مانند صریح یزید لک و جہۃ حسنا اذ ما رأیتہ نظرا۔

**فائدہ:** حضرت ماقدس اللہ اسماء ہم فرمودہ اند کہ برائے دور کردن ادران و ذائل  
 از الہ او ساخ و ماتم کہ در باطن رسوخ یافتہ و متمکن گشتہ مثل حصد و کینہ و خست و دناوت  
 و عجب و نخوت و غرور و ریاد کبر و غیظ و غضب و بے مبری و بے قناعتی و امثال آن این کلمہ  
 طیبہ از بس نافع است بہ نوعی کہ بہ وقت لالہ گفتن انتقالے آن خصلت بد خود کند کہ  
 ازاں رستگاری طلب دارد و از الہ اللہ طالب خیر پروردگار باشد۔ مثلاً برائے زوال  
 حصد گوید لا الہ یعنی نیست حصد من الا اللہ مگر محبت پروردگار۔ کلمہ طیبہ را بہ زبان خواند  
 یا بہ دل اختیار دارد البتہ بہ عاجزی و حضور گوید۔ تا آن کہ ذمیمہ زائل گردد۔ و ہچنان تمام  
 ذائل را یک یک کردہ از باطن خود دور کند تا باطن را تصفیہ حاصل شود۔

## تنبیہ

فرمودہ اند تا وقتے کہ سالک بہ دولت حضور و آگاہی و بہ فناے نفس و تہذیب خلق  
 مشغول نہ شدہ است غیر از نماز فرض و واجب و سنن ہو کردہ اشتغال بہ نوافل و تلاوت قرآن  
 و اوراد و اذکار و ادعیہ صحیح نیست۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ آدمی تا بہ مرض قلب  
 مبتلا است ہیچ عبادتے۔ اورا نافع نیست بلکہ مضر است لهذا اقلاً ساحت سینہ خود را  
 از ادران و ذائل صاف کند و دولت حضور و آگاہی را حاصل کند کہ اعلیٰ ترین اذکار است بلکہ  
 مقصود از اذکار ہمیں کار است۔ و باید دانست کہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسماء ہم  
 العلیہ بعد از حصول دولت آگاہی و دوام حضور اشتغال بہ امور یقینیہ و علوم دینیہ می فرمایند۔

بہ ذکر شریف و تلاوت قرآن مجید و مطالعہ احادیث نبویہ علیٰ صالحیہما السلام و الحجۃ  
 و درود شریف و نماز با نیاز و استغفار و تسبیح و تحمید و تکبیر اوقات شریفہ خود را معموری دارند۔  
 بہ اوراد و احزاب و عملیات نہ می پردازند۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند طرق ماطرہ بق  
 دعوت اسمائیت۔ انہ۔ کسانے کہ بہ چنین امور اشتغال دارند از جمیع غلط محرومی مانند  
 دل گفت مرا علم لدنی ہوس است تعلیم کن اگر ترا دست رس است  
 گفتم کہ الف گفت و گر گفتم بیج درغانہ اگر کس است یک حرف پس است  
 روزے نیک مردے کہ در طریقہ شریفہ حضرات قادریہ بیعت یو د از جناب پیرو مرشد برحق  
 قدس سرہ طالب اجازت حزب البحر شد۔ آن جناب اجازت مرحمت فرمودہ ارشاد کردند۔ این  
 دعائے حضرت ابوالحسن علی شافعی قدس سرہ بسیار بابرکت دعا است کہ مشتمل است بر آیات  
 شریفہ و ادعیہ مانورہ و کلمات الہامیہ اگر شما این دعا را فالصالحین برائے حصول خوشنودی  
 او بخانہ و تعلی لے بخوانید و ہمنا فتوحات دنیویہ بہ شما حاصل شود بہتر است تا از ثواب محرومی نہ  
 آید و اگر شما برائے حصول اغراض دنیویہ خواندید پس از ثواب محرومی یقینی است۔ اگر دنیوی  
 مقصود حاصل شد ثمرہ بخشیدہ الائنہ فائدہ دیں و نہ فائدہ دنیا۔ فقیر گوید ذکر الشجرہ آتی  
 فی الواقع الانوار القدسیۃ ان الامام احمد روى فی مسندہ من عمل من ہذا  
 الامۃ عمل بالآخرۃ للذنیافلیس لہ فی الآخرۃ من نصیب۔ ہذا و روى البخاری  
 و مسلم عن عمر بنی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الاعمال  
 بالنیات و انما لامری ما نوی فمن کانت ہجرۃ الی اللہ و رسولہ فہی ثلثہ الی اللہ و  
 رسولہ و من کانت ہجرۃ الی دنیا یصیبہا و امرأۃ یتز و جہا فہی ثلثہ الی ما لہا ہجر  
 الیہ۔ ہوشیاران کس است کہ فکر فرود آمدن گیر و بود الکیس من دان لنفسیہ و عمل لیا  
 بعد الموت۔

دردم از یار است و در ماں نیز ہم دل فدائے او شد و جاں نیز ہم

## مُرَاقِبَاتُ

مُراقبہ ما خود از بر قُربت و رقابت است بہ معنی حفاظت کردن و انتظار کشیدن و در



اصطلاح حضرات مشائخ چشم بند کرده انتظار و درو فیض از حضرت مبداء فیاض نمودن است بہ اعتبار صفت از صفات یا وجہ از وجہ یا بطن اعتبار صفت یا وجہ انتظار فیض از ذات بحت کردن است بر لطیفہ از لطائف یا بر ہیئت و مدالی بہ نوعی کہ خطرہ ماسوی را در حکیم دل جائے نہ باشد و اگر اندیشہ سرایت کند فراموشی را دفع نماید خواجہ خورد در فواج می نویسند۔ الْمُرَاقِبَةُ هِيَ الْخُرُوجُ عَنِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَوْصَافِ مُنْتَظِرًا لِلِقَائِهِ وَمُشْتَاقًا إِلَى جَمَالِهِ وَمُسْتَعْرِقًا إِلَى هَوَاهُ وَتَحْبُّتِهِ قَالَ إِمَامُنَا نَقِشْبَدُ قَدِيسِ سِرَّةِ الْمُرَاقِبَةِ أَقْرَبُ الطَّرِيقِ۔

دل آراے کہ داری دل درو بند دگر چشم از ہمہ عالم سر و بند  
حضرت سعد الدین کاشغری از سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرار ہا حکایت می کنند کہ استاد من در مراقبہ گر بہ بودہ۔ روزے بر سوراخ موئے نشسته دیدم۔ بہ نوعی متوجہ آل حیت بودہ کہ ہمیشہ موئے را حرکت نہ بودہ من از روئے تعجب دروے می نگریستم کہ ناگاہ صدائے از غیب بہ گوشم رسید کہ اے پست ہمت۔ در مقصود تو کمتر از موئے نیستی کہ مقصود دگر بہ می باشد تو در طلب من کمتر از گر بہ می باش۔ ازاں پس در مراقبہ اقدام۔

دانی کہ مرایا چہ گفت است امروز جز ما بہ کسے در منکر دیدہ بدوز  
حضرت علاء الدین عطار قدس سرہ فرمودہ اند بطریق مراقبہ از طریق نفی و اثبات اعلیٰ و اقرب است۔ از طریق مراقبہ بہ مرتبہ وزارت و تصرف در عالم ملک و ملکوت می توان رسید۔ اشرف بر خواطر و القائے سکینہ و بہ نظرے موہبت کردن و بہ توجہ باطن را منور ساختن از دوام مراقبہ می باشد۔ از ملکہ مراقبہ اطمینان قلب و جمعیت غلط و دوام قبول الہام حاصل می شود۔ و این معنی را جمع و قبیل می گویند۔ حضرت مجدد قدس سرہ فرمودہ اند۔ ملکہ کہ سیرا در تفصیل اسماء و صفات افتاد را بہ وصول او بہ حضرت ذات جل سلطانہ مسدود گشت چہ اسماء و صفات را نہایتے نیست تا بعد از قطع آنہا بہ مقصد آشنی تواند رسید۔ مشائخ اذین مقام خبر داده اند کہ مراتب وصول را نہایت نیست زیرا کہ کمالات محبوب نہایت نہ دارد۔ مراد از وصول اینجا وصل اسمانی و صفاتی است۔ سعادت مند کسے است کہ سیرا در اسماء و صفات بہ طریق اجمال واقع شدہ و بہ سرعت واصل حضرت ذات تعالیٰ و تقدس گشت۔ ہر قلبے روئے جانان را نقابے دیگر است ہر قلبے را کہ طے کردی حجابے دیگر است  
حضرت ایشان قدس سرہ این راہ دود دراز را بہ اساس شریعت نغز آواہ ملت بیغبار شفقۃ

عَلَى الْعِبَادِ وَعَمَلًا بِمَلْجَأَةٍ فِي الْخَيْرِ كَيْسًا وَأَوَّلًا تَغْيِيرًا وَأَبَهُ نَوْعًا وَاضِحَةً الْإِعْلَامِ وَ  
وَسَهْلَ الْمَنَالِ سَاخِطًا نَظِيرًا فِي تَصَوُّرِ مَا يَدْرِي بِجَانِبِ مَا فَوْقَ آفِ نَذْرٍ شَوْدٍ - هَزَارًا هَزَارًا فَرَادٍ  
دَرْ بَحْرِ كَرَانِ تَوْحِيدِ غَوْطِ زَن بُودَنْدَازَانِ رَاہِ بِہِ سَاہِلِ شہُورِ رَسِيدِہِ اَنَدِ جَنَازَہُ اللہِ عَنَّا وَعَنِ  
الْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ خَيْرًا لِّجَنَائِہِ -

یارِ زرہ راست نشانی خواہم از بادۂ آب و خاک جانے خواہم  
از نعمت خود جو بہرہ مستدم کردی در شکر گزاریت زبانی خواہم  
اے برادرِ صاف منش و اے سالکِ پاک روش رَزَقْنِي اللہُ وَإِيَّاكَ الْبَصِيرَةَ لِتَرَى آيَاتِ  
اللہِ فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِنَا وَتَصِلَ إِلَى أَعْلَى دَرَجَةِ الْإِحْسَانِ بِأَنْ نَعْبُدَ  
اللہَ كَأَنَّكَ رَاہُ -

تا دوست بہ چشمِ سر نہ بینم از پائے طلبِ کُما نشینم  
مردم گویند خدا بہ چشمِ سر نہ توان دید آن انساناں اندو من چشمِ ہر دم  
بہ پائے جد و استقامت سعیہا باید نمود تا از خیابانِ ایماں افزا دامنِ مراد پرکنیم پیرِ بہرہات  
حضرت عبداللہ انصاری قدس سرہ می فرمایند - در ویشاں طائفہ اند کہ ہمہ ہشیاراں مستند و  
بیداراں استند - نہ بر شادمانی دل بستند و نہ از قوتِ کامرانی خود را خستند - غنی دلاں تنگ  
دستند - راہ کوہاں ہوا پرستند - پاکانے اند کہ از ہستی و نیستی رستند و از قفسِ ما و من جستند  
قرآنہ حب جاہ شکستند و در حرمِ لی مع اللہ نشستند -

تختِ اقوے کہ داد بندگی را داده اند ترک دنیا کردہ اند و از ہمہ آزادہ اند  
روز و بااروندہ در گوشہ بنشستہ اند باز شہادہ مقامِ بندگی استادہ اند  
طرفہ العینہ نہ بودہ قافل باز حضرت و سلیہا با این ہمہ از چشمِ خود بکشادہ اند  
راحتہ دیدند و فوقے یافتند از این و آن روز و شب در کنجِ محنت بر سرِ سجادہ اند  
پیرِ انصاری گویدانی کہ ایشاں کیستند قریبے کرد و فرزندِ مرہ دل سا دہ اند  
حضرت ایشاں تدریس سرہ راہ سلوک را ہفت قسمت نمودہ اند کہ این فقیر آں را بہ ہفت  
مدارج تعبیر نمودہ - مدرج اول دائرۂ امکان است کہ دو حصہ دارد یکے عالمِ خلق و دیگر  
عالمِ مشرک است بر یک مراقبہ مدرج دوم دائرۂ ظلالِ تجلیاتِ اسماء و صفات  
است کہ آن را دائرۂ ولایتِ صغری گویند و مشتمل است بر یک مراقبہ - مدرج سوم دائرۂ



تجلیات اسماء و صفات است که آن را دائرة ولایت کبری گویند و مثل است بر سه دائرة و یک  
 قوس یعنی بر چهار مراقبه. باید دانست از ابتدای ولایت صغری تا انتهای ولایت کبری سیر سالک  
 تعلق به اسماء و صفات الهیه جل شانہ دارد و اللہ سبحانہ و تعالیٰ ظاہر و باطنیہ و صفاتیہ  
 و آیاتہ۔

تأمل فی نبات الارض وانظر  
 عیون من لجن شایعات  
 علی قضب الزبرجد شایع  
 الی آثار ماصع الملیل  
 یا بصاریح الذهب السبیل  
 بان الله لیس له شر نذیر

ازین جهت سیر این هر دو ولایت را سیر در اسم مبارک هو الظاهر گفته می شود و منظر  
 این اسم شریف بوجه تام به وضوح می رسد۔ مدرج چهارم۔ دائرة تجلیات اسماء و صفات  
 به امتزاج تجلیات ذاتیه الهیه است که آن را دائرة ولایت علیا گویند و مثل است  
 بر یک دائرة۔ درین ولایت سیر سالک در تجلیات ذاتیه می شود که در تجلیات اسماء و صفات  
 متمترجه و پوشیده است ازین جهت این سیر را سیر در اسم مبارک هو الباطن گفته می شود۔  
 مدرج پنجم۔ دائرة تجلیات ذاتیه دائمیه است که آن را دائرة کمالات ثلاثه نیز  
 گویند و مثل است بر سه دائرة۔ بعد ازین راه سلوک دو باشد۔ یک از طریق عابدیت  
 و معبودیت به سراوقات عظمت معبودیت صرفه جل مجدده می رساند که آن را سیر و حقائق  
 الهیه گویند و این مدرج مشتمل است بر چهار دائرة و دیگر از منازل خلعت و محبت و  
 محبوبیت و حب صرفه گزشته به بارگاه کبریا لا تعین می رساند که آن را سیر و حقائق انبیا  
 علیهم السلام گویند و این مدرج مشتمل است بر پنج دائرة۔ بعضی از مشایخ کرام رحمته الله  
 علیهم اجماعین اول تسلیم حقائق الهیه می فرمایند و باز به حقائق انبیا علیهم السلام می برزند و  
 بعضی بر عکس این عمل می کنند و لکن وجهه هو مولیها۔ هر دو پنج معمول حضرات است۔  
 البته حضرت مرزا مظہر جان جاناں شهید و حضرت شاه غلام علی قدس الله سرار چهار مراحل  
 طریق اول بود و خلفائے نامدار ایشان در تالیفات خود همان طریق را مقدم داشته اند ازین  
 باعث فقیر نیز مسلک ایشان را اختیار کرده فان الخیر کل الخیر فی اقتفاء آثار  
 اهل الخیر۔

فَتَشَبَّهُواْ اِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ اِنَّ الشَّيْءَ بِالْكَرَامِ فَلَاحٌ

دلیل اللہ الصمد حضرت عبداللہ احد و حدیث قدس سرہ می نویسند کہ عروج لطائف خمسہ عالم امرتا  
 دائرہ اولی ولایت کبریٰ کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است خواهد بود۔ چون ازال وائرہ معاملہ  
 بالارود در دائرہ اصل الاصل سیر افتد معاملہ بانفس خواهد افتاد و نفس بہ فنائے اتم و  
 بقائے اکمل و شرح صدر و اسلام حقیقی و بہ حصول اطمینان و بہ ارتقاربہ مقام رضا مشرف  
 خواهد شد بعد ازاں اگر سیر در ولایت علیا افتد معاملہ با سہ عنصر یعنی ناری و ہوائی و مائی خواہد  
 افتاد۔ و اگر ازال جا بہ فضل او تعالیٰ ترقی واقع شود و در کمالات نبوت سیر و امتنع شود  
 معاملہ بہ اجزائے ارضی خواہد افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہد در کمالات رسالت خواہ  
 در حقائق ثلاثہ یعنی حقیقت کعبہ حقیقت قرآن حقیقت صلاۃ معاملہ با ہیئت وحدانی کہ  
 از مجموع اجزائے عشرہ است۔ اجزائے خمسہ عالم خلق و اجزائے خمسہ عالم امر بعد از حصول  
 کمالات ہر یک فرداً حاصل شدہ خواهد افتاد۔ و بعد ازاں معاملہ از عقل و فہم ما و شما  
 برتر است اللہ تعالیٰ سبحانہ بہ محض عنایت بے غایت خویش از کمالات بہرہ تمام فرماید۔ اِنَّہٗ  
 قَرِیْبٌ مِّجَبِّتٍ ۔

حضرت مولوی غلام یحییٰ خلیفہ حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جانان منظر  
 شہید قدس اللہ اسرارہا نوشتہ اند لطیفہ کہ برآں انتظار درود فیض باید کشید در دائرہ  
 امکان و ولایت صغریٰ لطیفہ قلب است و آل نورے مجر و است کہ تعلق بہ این مضعفہ  
 گوشت کہ بہ قلب صنوبری نامند می شود دارد و بدست نیست از قلب کلی کہ از عالم امر و  
 فوق عرش مجید است لیکن باید دانست کہ در وقت لحاظ بہ سوئے قلب شکل و لون نورانیت  
 قلب اصلا ملحوظ نہ باید داشت بلکہ صرف توجہ باطنی بہ سوئے او در رنگ توجہ بسوئے مبداء  
 فیاض کہ ازین صفات منزہ و تمیزی است باید داشت و آل وجہ صفت کہ در شروع مراقبہ  
 مبداء فیاض را بہ آل ملحوظ باید کرد۔ در دائرہ امکان جامعیت اوست جمیع صفات کمالات را  
 و در ولایت صغریٰ معیت اوست با ما کہ مستفاد است از آیہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَما کُنْتُمْ و  
 در ولایت کبریٰ تا آخر قوس آل لطیفہ مذکورہ لطیفہ نفس است کہ موضعش دماغ است و آن  
 وجہ مذکور در دائرہ اولی اقربیت اوست تعالیٰ شانہ با ما کہ مفہوم است از کریمہ وَنَحْنُ اَخْرَجْ  
 اَلْبَدِیْنِ حَبْلِ الْوَسْرِ یٰد و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علالت  
 محبت میان ما و او سبحانہ است کہ آیہ کریمہ یَحْبِبُهُمْ وَیُحِبُّوْنَہُ مُشْعِر بہ آن است۔



و در ولایت طیفہ مذکورہ عناصر ثلاثہ است یعنی آب و ہوا و آتش۔ و در کمالات نبوت لطیفہ خاک و در مقامات مافوق آل ہیت وحدانی اجزائے عشرہ۔ و از کمالات نبوت تا آخر سلوک مبداء فیض در وقت مراقبہ بہ صفیۃ از صفات ملاحظہ نہ باید کرد بلکہ توجہ بہ سوئے ذات بحت باید داشت و از دانتظار باید کشید۔ همچنین معمول در خانقاہ شمسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یافتہ و بہ زبان شریف بہ کرات و فرات سماع نمودہ۔ انتہی۔

باید دانست حضرات مشائخ قدس اللہ اسرارہم مقامات قرب الہی را بہ دو اثر تعبیر نمودہ اند زیرا کہ دائرہ کہ آل حلقہ مفرغہ می باشد از سمت و جهت عاری می باشد۔ ہر مقام او زیر و بالا۔ راست و چپ می تواند شد۔ نہ اول دارد نہ آخر و لا فکما قال شاہ غلام علی قدس سرہ۔ جائے کہ خداست دائرہ کجا است۔

نہ فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا این جا  
باید دانست مراقبات را با ذکر شریف ہم می کنند و بدون ذکر شریف ہم۔ بہ ہمہ حال بہ نیاز مندی و عاجزی متوجہ بہ مبداء فیاض باشد تا در فیض بروئے بکشانند۔  
این جا تن ضعیف و دل خستہ می خردند کس عاشقی بہ قوت بازو نہ می کند  
در مراقبات معلوم کردن دو امر ضروری است۔ یکے منشأ فیض یعنی فیض از کجا بہ کدام وجہ می آید و دیگرے مورد فیض یعنی فیض بر کدام لطیفہ شریفہ و روحانی نماید۔ وَلَا تَلْکُمُ الْاَنْ  
بِبَیَانِ الْمُرَاقِبَاتِ۔

فیض روح القدس از باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچه مسیحا کردی

## مدرج اول دائرہ امکان



این مدرج یک مراقبہ دارد کہ آل را مراقبہ احدیت صرفہ گویند۔ منشأ فیض ذات پاک احدیے چوں و بے چگون کہ متصف بہ جمیع صفات کمال و منزہ از جمیع سمات نقصان است و مسمی بہ اسم مبارک اللہ می باشد۔ و مورد فیض لطیفہ قلب است۔ یعنی فیض وارد می شود

از ذات پاک احدی لطیفہ قلب۔ قلب را از خواطر و ہوا جس نگاہ داشتہ ہمہ وقت بہ نیاز تمام متوجہ ذات الہی و منتظر فیض او تعالیٰ و تقدس باشد تا آن کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمت خاطر ملکہ گردد۔

دائیم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال می دار نہفتہ چشم دل جانب یار  
چوں تا چہار گھڑی یعنی تا سہ ساعت خطرہ خطورہ نہ کند و توجہ الی الفوق رو نماید علامت قطع  
دائرہ امکان است و بعضی دیدن انوار را علامت قطع دائرہ گفتہ اند۔ جذب و حضور و  
جمیعت و واردات و کشف داخل این دائرہ است۔

تا چند بہ بازوے خودت اسپت شوی بشتاب کہ از فنا خودت مست شوی  
از مایہ سود و جہاں دست بشوے سود تو ہماں بہ کہ ہی دست شوی

## مدرج دوم دائرہ ولایت صغری

دائرہ ولایت صغری  
کہ دائرہ ظلال تجلیات آسمان و  
صفات است  
مراقبہ معیت

این مدرج یک مراقبہ دارد۔ این جا  
سیر سالک در دائرہ ظلال آسمان و صفات می  
باشد کہ مبادی تعینات عالمہ خلایق است  
و ازین جا سیر در مظاہر اسم ہوا الظاہ شروع

می شود۔ این جا مراقبہ معیت می فرمایند کہ مغفم کریمہ و ہو معکم آینما کشتم می باشد۔ منشأ  
فیض ذات پاک پروردگار است۔ بہ لحاظ آن کہ او سبحانہ باما است۔ باہر جزوے از اجزائے  
ما است و باہر ذرۃ از ذرات ممکنات است و مورد فیض لطیفہ قلب است لیکن جذبات و  
حالات ہمہ لطائف را می رسد و تحصیل آن ضروری است۔ در این مقام ذکر اسم ذات و لغی و  
اثبات بہ لحاظ معنی با توجہ قلب بسیار مفید است ذکر بے توجہ غیر از دسوسہ نیست۔ درین جا  
حضور و توجہ بہ فوق نقد وقت می شود تو حید و خودی و ذوق و شوق و نعرہ و آہ و نالہ و استغراق و  
بے خودی و نسیان ماسوی کہ عبارت از فنائے قلب است متحقق می شود۔ باید دانست کہ تخیل  
معیت او سبحانہ و تعالیٰ از بہر آن است کہ قلب جہات سستہ را احاطہ نماید و توجہ الی الفوق  
رو بہ انحلال آرد و برائے سیر در مدرج سوم مستعد باب شود۔



ہر زمانہ نئے جانان را نقابے دیگر است ہر حجابے را کہ طے کردی حجابے دیگر است

## مراقبات لطائف خمسہ

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ دریں مقام بہ مراقبات خمسہ لطائف اہرار شادی نمودند کہ سالک لطیفہ قلب خود را مقابل قلب مبارک جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بہ جناب الہی جل شانہ عرض کنند کہ الہی فیض تجلی افعالی کہ از لطیفہ مبارک آل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہ لطیفہ مبارک ابوالبشر صفی اللہ حضرت آدم علیہ السلام رسید است در لطیفہ قلب من برساں و باید کہ قلب حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہائے قلب حضرات پیراں را از اول سلسلہ مبارکہ تا آخر آں کہ وسائط فیض اندماند شیشہائے عینک ملحوظ خاطر دار د کہ باعث از دیاد قوت بصری باشند۔ و بر ہمیں پنج مراقبہ لطیفہ روح کند و فیض تجلی صفات ثبوتیہ الہیہ را از بہرہ و کار طلب نماید کہ از لطیفہ مبارکہ روح پر فتوح آل سرور دنیا و دین رحمتہ للعالمین بہ روح من برساں و بچنان در مراقبہ سرفیض تجلیات ثبوتیہ ذاتیہ الہیہ را و در مراقبہ خفی فیض تجلیات صفات سلبیہ الہیہ را طلب نماید و در مراقبہ اخفی فیض تجلیات شان جامع را طالب بود۔ و در مراقبہ ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم باید کرد تا مناسبت و التفات از آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شود و در خاتمہ نقل عبارت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ خواهد شد۔ اگرچہ دریں دائرہ کہ دائرہ ظلال است ولایات لطائف خمسہ بہ کمال می رسد۔ چہ اصول لطائف خمسہ از عالم اہر پرور نمود و در اصول خود اندر دائرہ ظلال فانی و مستہلک می شوند۔ لیکن بہ منتہائے کمال آں زمان می رسند کہ بہ اصول اصول کہ آں دائرہ تجلیات اسما و صفات واجبی است پیوندند و آنجا مستہلک و فانی گردند و آں در دائرہ اولی از دو دائرہ ولایت کبریٰ نصیب وقت خواهد شد گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی ہیں کہ ناز ہر فلک و حکم بر ستارہ کنم

## تذیل

عارف پاک منش حضرت محمد نعیم معروف بہ مسکین شاہ حیدر آبادی خلیفہ حضرت شاہ

سعد اللہ حیدر آبادی خلیفہ مرشد عالم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس اللہ سرہ ہم در مجموعہ رسائل موسومہ بہ لذات مسکین <sup>۱۳۱۰</sup> سالہ ہجری در حیدر آباد بہ طبع آراستہ شدہ بہ نسبت مورد فیض و مراقبہ معیت می نویسند۔ (در رسالہ ارشادیہ) مورد فیضان درین مراقبہ لطیفہ قالب است۔

حضرت شاہ عبدالرشید برادر کلان جدِ این فقیر قدس اللہ سرہ ہما از مدینہ طیبہ علی صَلَاحِہَا اَلْفَ اَلْفِ صَلَوةٍ وَ تَحِیَّۃٍ بہ جناب مسکین تحریر نمودند۔ در رسالہ خود مورد فیض و مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند و رنگ لطیفہ نفس مابل بہ بیاض تحریر نمودہ اند مگر از حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تاجل بہ ہمہ بزرگان این طریقہ دریں یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از رؤسای مورد فیض و مراقبہ معیت قلب یعنی دل معلوم می شود۔ و نور لطیفہ نفس بے کیفت و بہ ہمیں طود دست بہ دست ارشاد شدہ آمدہ است۔ و در طریقہ خلافت حضرت مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است۔ و نامرئی اکابر۔ ہذا التماس دارد کہ اگر رسالہ خود را بہ رسالہ جدِ امجد فقیر شاہ رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہا کہ نزد آن شفیق باشد مقابلہ نمودہ ہر چه کہ خلافت آن رسالہ کہ موافق احوال حضرت مجدد است۔ موافق نمایند نور علی نور و باعث استقامت طریقت است۔ انتہی حضرت مسکین بہ جواب نوشتہ اند۔ خادم در مکتوبات شریعت کہ حرز جالی دارد بہ غور مطالعہ نمودہ۔ کسے جا مورد فیض و مراقبہ معیت قلب را نہ یافت۔ و عبارت رسالہ حضرت ابو سعید صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ و علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغریٰ آن است کہ توجہ فوق متحمل شدہ اعطای شش جہت می فرماید و معیت بے چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ را بہ ادراک بے چوں محیط خود و محیط ہمہ عالم می بیند۔ ازین جا مفہوم می گردد کہ در مراقبہ محبت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس۔ ہر چه بہ قلب می رسد بہ طفیل قالب می رسد پس خوبی قالب را بہ تشریح دہد کہ از تقریر و تحریر بیرون است۔ خوبی قالب است کہ تسبیح الصلوٰۃ معراج المؤمنین را بر سر نہادہ و کلمہ بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در برگرفتہ۔ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصفہ خلافت ظهور فرمودہ۔ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمین است۔ بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت می کنند و ہُوَ مَعَكُمْ اَیْمًا کُنْتُمْ یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق



سبحانه تعالیٰ باما است۔ معیت او بہ ہر لطیفہ ما است و بہ ہر مونس جسم مابلکہ بہ ہر ذرۃ از ذرات  
جہاں۔ متوجہ می شوند۔ و ذکر اسم ذات و نفی و اثبات بہ لحاظ معیت می کنند۔ معیت حق با خلق  
از نفس ثابت است۔ اما علماء معیت علمی گویند و صوفیہ معیت ذاتی۔ درین تردد و تشکک باید  
افتاد و ہمیں لحاظ باید کرد کہ حق تعالیٰ باما است آں چہ معیت سزاوار او است و نفس قرآنی  
بر آں ناطق است۔ ازین عبارت مورد فیض در مراقبہ معیت قالب بلکہ تمام ممکنات مفہوم  
می گردد۔ چہر کہ معیت عام و مورد فیض خاص متصور نہ می گردد بلکہ خلوت نفس قرآنی در ضمن  
آں معانی ظاہری گردد۔ و خادم نور لطیفہ نفس کہ بآں بہ بیاض نوشته است آں لطیفہ  
نفس از اجزائے قالب است کہ منشا فیض آں نیز مراقبہ معیت است۔ بعد تزکیہ و تصفیہ  
قابلیتہ پیدای کند کہ مورد فیض مراقبہ اقربت گردد و در آں زمان بہ یکسوی تعلق دارد۔ و از  
ابتداء و بہ وسط آرد۔ خادم رسالہ کہ نوشته است بنا بر مبتدیان این طریقہ پس تحریر و تقریر  
کہ در آں واقع شدہ بہ احوال مبتدیان مناسب دانست۔ علاوہ برین خادم از پیروستگیر  
خود یعنی حضرت شاہ سعد الدہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ و قدس سرہ العزیز کہ با وجود ارادہ  
و مریدی از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ  
علیہ۔ تربیت یافتہ حضرت جد امجد آں عالی جناب بودند فیض مراقبہ معیت بر قالب ارشاد  
یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آں جناب عالی باشد بالراس والعین عمل کردہ می آید۔  
بندہ را چہ عذر کہ بہ غیر از بندگی چارہ نہ دارد۔

چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد سر ماں را چہ کند گوے کہ عاجز نہ شود چو گاں را  
هَذَا مَا كَتَبَهُ حَضْرَةُ الْمُسْلِكِينَ - أَنْظَرُ مَا كَاتَبْتُهُ فِي الْجُزْءِ الثَّالِثِ مِنْ مَجْمُوعَتِي  
رِسَائِلِي - فَقِيرٌ مُؤَلِّفٌ فِي رِسَالَةٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ أَصْلَمَ أَخُوَالَهُ كُودِي - كَهْ جَنَابِ  
مُسْلِكِينَ رِسَالَهُ حَضْرَتِ شَاهِ ابُو سَعِيدٍ قَدَسَ سَرُّهُ رَامَطَالَعَهُ كَرَدَهُ اسْتَدْلَالَهُ وَ فِكْرَهُ وَ تَوْجِيهِ  
خُودِ رَابِرِ قَوْلِ الْإِشْثَالِ - احاطة شش جهت می فرماید۔ و بر قول ایشان۔ محیط خود و محیط ہم  
عالم می بیند مصروف داشته است و استدلال کردہ است کہ چون معیت عام بود مورد  
آں خاص متصور نہ می شود۔ اگر ایشان تمام عبارت حضرت شاہ ابوسعید را بہ وقت مطالعہ  
می کرد یقیناً نصیحت حضرت شاہ عبدالرشید را قبول می کرد و زحمت استدلال نہ می  
کشید کہ در آن ہم موفق نہ شد۔ این علم شریف استدلالی نیست۔ اگر کار بہ دلیل افتد

الوان الوار لطائف را چه دلیل باشد بلکه در نفس لطائف محل وقوع آل چه گفته خواهد شد  
این علم شریف و ہی و عطائی است که حضرت مجدد قدس سره به بیان آل مامور شده -  
هر چه از جناب ایشان به ثبوت رسیده الحق همان درست و صحیح است -

إِذَا قَالَتْ حَزَامٌ قَصْدٌ قَوْهًا فَإِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَزَامٌ

عبارتے را کہ جناب مسکین نقل نموده اند اول آل عبارت این است و علامت رسیدن  
قلب در دائره ولایت صغری آن است - حضرت ایشان در اینجا تصریح قلب فرموده اند  
و ایشان وجه ملاحظه معیت او سبحانه و تعالی با خود و با همه لطائف و با هر ذره از ذات ممکنات  
بیان نموده اند کہ در دائره امکان توجه قلب به فوق بوده - چون قلب معیت پروردگار را  
با همه اشیا را در اک کند توجه فوق مضمحل شده احاطه شش جهت خواهد کرد و به معیت  
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَا كُنْتُمْ خواهد رسید - کجا ادراک نمودن قلب شش جهت را و کجا  
قالب را امور و فیض ساختن -

در روز روشن از نور آفتاب تمام عالم منور می باشد - حجره مسدود و المنافذ را  
روز روشن از درون تیره و تاریک می باشد - در سقف آل حجره اگر سوراخ پدید شود - البته  
نور آفتاب عالم تاب از آن روزن داخل خواهد شد و در ظلمت کدره حجره بمثابة میناره یا عمود  
به نظر خواهد آمد اگر ناظر به نوعی تا سر روزن خود را رساند و نظرش بر عالم نورانی افتد - آن  
زمان میناره نور یا عمود نور از نظرش مخفی می شود و نیک می شناسد کہ نور آفتاب تمام اشیا را  
منور ساخت است - ظلمت حجره از فقدان در و در سحی است - ہمیں حال قلب انسان است  
در جسد خاکی کہ از گرد و رتبه های غفلت و غلبه و ظلمت های آثار نورانیت و صفات خود را در باخته  
به رنگ حجره مسدود و المنافذ تیره و تاریک شده - احمد و ترندی و حاکم و این هر دو آل را صحیح گفته  
اند و نسائی و ابن ماجه و ابن حبان از ابی هریره رضی اللہ عنہ روایت کرده اند کہ جناب  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرموده إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا نَكَثَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْثَةً  
سَوْدَاءٌ فَإِنَّ تَابَ وَتَزَعَّ وَاسْتَغْفَرَ صَقَلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُقَ قَلْبُهُ  
فَذَلِكَ التَّارَانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ كَلِمَةً بَلْ سَرَّانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا  
يَحْكُمُونَ -

چون طالب حق بر دست حق پرست پیرو مرشد حق از صدق دل توبه و استغفار



می کند و قلب را به ذکر شریف اسم پاک پروردگار جل شانہ و عم احسانہ مصروف می سازد آن  
رحیم مطلق غشا و باطن غفلت پرده های ظلمت را یک یک کرده دور می سازد و در خلوت  
خانه دل روزی از نور می کشاید۔ آن زمان سالک مینارہ یا عمودے از نور می بیند که آن  
حضرات با قدس اللہ اسرار ہم نسخ باب می گویند۔ چون لطیفہ شریفہ به اصل خود می پیوندد  
که آن فوق العرش در اول عالم امر است می بیند که این نوزده خلوت خانه قلب او را در  
گرفته است بلکه تمام عالم را محیط است۔

دیدہ بکشا و جمال یار ہیں ہر طرف ہر جا رخ دلدار ہیں  
مدار کار بر قلب است کہ بذریست از قلب کلی کہ آن را قلب کبیر و حقیقت جامعہ  
انسانی گویند چنانچہ در لطائف عشرہ بیان شد گذشتہ۔ لہذا اگر ابتدائے ذکر است از لطیفہ  
قلب است۔ اگر در نفی و اثبات ضربات اند بر قلب اند۔ اگر وضع یا زودہ اصول اند بر اسے  
استقامت قلب اند۔ ازین جا است کہ فرزندان گرامی حضرت مجدد قدس اللہ اسرار ہم از  
لطائف خمسہ امر بر قلب اکتفای نمودند۔

در راہ خدا دو کعبہ آمدہ منزل یک کعبہ صورت است و یک کعبہ دل  
تا بتوانی زیارت دہا کن! بہتر از ہزار کعبہ باشد یک دل  
حضرات گرام بہ صراحت نوشتہ اند کہ کار خانہ قلب در دائرہ ولایت صغری بہ اتمام می رسد۔  
چنانچہ شاہ ابوسعید نوشتہ اند علامت رسیدن قلب در دائرہ ولایت صغری آن است  
و حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نہم می نویسند۔ اول اسم ذات باز نفی و اثبات  
بہ لحاظ مذکور باز محض و قوت قلبی و گاہے۔ صورت مرشد در نظر داشتن و در ہر دو گاہی صورت  
در نظر دارند مفید تر باشد و بہ توجہ قلب گاہے مراقبہ احدیت و مراقبہ معیت و گاہے بہ لطیفہ  
فوقانی مراقبہ اقربیت و گاہے مراقبہ محبت۔ این است طریقہ این خاندان۔ الخ و حضرت  
ایشان در رسالہ ایضاح الطریقہ ارقام نموده اند۔ بعد تمام شدن معاملہ قلب تہذیب لطیفہ  
نفس کہ محل آن پیش حضرت مجدد در عنی اللہ عنہ پیشانی است معبود است و علم بہ تمامی مقام  
قلب کہ آن ولایت صغری است از باب کشف و معرفت را آسان است۔ و حضرت غلام  
یحییٰ خلیفہ اجل حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید کہ در حیات پیرو مرشد خود وفات یافتہ  
اند صریح تر ازین نوشتہ اند۔ لطیفہ کہ بران انتظار و رویشیض باید کشید در دائرہ امکان و

ولایت صغری لطیفہ قلب است۔ الخ۔ تصریحات راگزاشتین و در پتے مستفادات افتادون  
یقیناً باعث اشتباه خواهد شد۔

و آن چه کہ جناب مسکین بخت عموم معیت و خصوص مورد فرموده اند غالباً ایشان بہ  
اصول فقہ مراجعہ نہ نموده اند۔ در اصول العام الذی ارید بہ الخصوص بخت مستقل دارد۔  
قال اللہ تعالی قال لهم الناس ای نعیم بن مسعود۔ وقال جل وعزاً اَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ  
ای البنی صلی اللہ علیہ وسلم مع ہذا فقیر گوید آں کد امیں وصف پروردگار است جل شانہ کہ عموم  
نہ دارد۔ بندہ در دعای گوید۔ یا ارحم الراحمین ارحمینی۔ یا واسیع المغفرۃ اغفر لی۔  
یا قاضی الحاجات اقض حاجتی۔ یا مفرج الكرب صرقت قلبی علی طاعتک۔

اے کریمے کہ از حزنرا نہ غیب گبر و ترسا و طیفہ خور داری

دوستان را کجا کنی محسروم تو کہ بادشمتاں نظر داری

و آن چه از ارشاد مرشد خود نوشته اند پس باید دانست کہ حضرت شاہ غلام علی  
قدس سرہ بہ عمر ہشتاد و دو سال رحلت فرمائے خلد میں گشتہ اند۔ از کلاں سالی و از کثرت  
ذکر و تکرور مراقبہ در چند سال اخیر ضعف و کمزوری بہ غایت رودادہ بود۔ چنانچہ ارشاد  
فرمودہ اند۔ الحال ضعیف شدہ ام پیشتر در مسجد جامع شاہجہاں آباد آب تلخ حوض می خورد  
وہ سیپارہ کلام مجیدی خواندم۔ وہ ہزار نفی و اثبات می کردم نسبت باطن چنان قوی بود کہ  
تمام مسجد بجا از نو می شد، چنانچہ در ہر کوچہ کہ می گز شتم۔ بر مزار عزیزے اگر می رفتم نسبتش لپٹ  
می گشت من خود را پست می کردم و تو واضح آں بزرگی می کردم۔ و فرمودند۔

نہ ناتوانی خود این قدر خبر دارم کہ از رخس نہ توانم کہ دیدہ بردارم

دریں بیاہم ضعف و ناتوانی چون قصد توجہ بہ طالبان حق می فرمودند این شعر می خواندند۔

ہر چند پر خستہ دل و ناتوان شدم ہر گز کہ یاد روئے تو کردم حوال شدم

و باز بہ قوت تمام توجہات می دادند کسائے کہ دریں چند سال آخری بہ خدمت ایشان رسیدہ  
اند۔ اگرچہ از آں جناب بیعت شدہ اند و در حلقات توجہ ایشان شریک شدہ اند و آں جناب  
نیز بہ حال ایشان توجہات مبذول داشتہ اند۔ لیکن آں جناب ایشان را بہ خلفائے گرامی  
قد خود حوالہ می نمودند۔ مثلاً حضرت شاہ ابوسعید۔ حضرت شاہ روف احمد۔ حضرت  
شاہ احمد سعید۔ حضرت بشارت اللہ۔ حضرت عبدالغفور خوجوی و امثالہم۔



چنانچہ پیرو مرشد جناب مسکین از شاہ ابو سعید تربیت یافتہ اند جنوری این جماعت در  
 حلقات درس کمتر شدہ اگر از ایشان در استنباط حکمے خللے واقع شود، هیچ غرابتے نیست۔  
 اگر از حضرت سعد اللہ جناب مسکین این قول نقل کردہ اند از بعض دیگر کہ از خلفائے  
 دور آخر حضرت شاہ غلام علی بودہ اند خلفائے ایشان بعض اقوال نقل کردہ اند کہ  
 وجہ محبت آن در کلام حضرات یافتہ نہ شد۔ واللہ اعلم۔

## مدرج سوم دائرہ ولایت کبریٰ

دریں مدرج سیر و تجلیات اسماء و صفات و شیونات  
 الہیہ دست می دہد۔ ولایت صغریٰ ولایت اولیا و دائرہ ظلال  
 بودہ کہ مقام سکرو توحید جودی است۔ در انجام مراقبہ معیت  
 می گردند کہ غایت معیت مشعر بہ اتحادی شود۔ و این ولایت  
 کبریٰ ولایت انبیا است، چنان ہر دوران علیہم السلام چوں  
 بہ این مقام می رسیدند نبوت ایشان ظاہری شد۔ و این ولایت  
 مبادی تعینات حضرات انبیا است اینجاء ظل را اثر است نہ سکر  
 را۔ در این مقام توحید شہودی منکشف می شود، در اینجا  
 ابتداء از مراقبہ اقربیت است کہ مشعر بر انبیینیت می باشد  
 چہ کمال اقربیت در دوی است۔ چوں بہ مقام اقربیت  
 فائز گردید قدم در شاہراہ محبت می نہند و از محبت کہ اسماء و صفات  
 و شیونات را در آن مدخلے می باشد گزشتہ بہ محبت ذاتیہ  
 خود را می رسانند و آن زمان نفس آمادہ و لوازمہ راضیہ و  
 مطمئنہ گشتہ بر تخت صدر را تقامی نماید۔

این تہ را بلند و پستی نہ بود خود بینی و خویشین پرستی نہ بود  
 در ہر قلمے ز نیست بینی اثرے جانے برسی کہ نام ہستی نہ بود

باید دانست کہ ولایت علیا متضمن است بر سہ دائرہ و یک قوس۔ در دائرہ اولی مراقبہ  
 اقربیت می فرمایند یعنی مفہوم کرمیہ نَحْنُ أَخْرَبُ إِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی فیض

قوس  
مراقبہ محبت

دائرہ ثالثہ

مراقبہ محبت

دائرہ ثانیہ

مراقبہ محبت

دائرہ اولی

مراقبہ اقربیت

وارد می شود از آن ذات پاک که بسما از رگ جان با قریب تر است۔

دوست نزدیک تر از من به من است و بی عجب ترک من از دست دورم  
چونم پاکه توان گفت که او در کنار من و من همچو درم  
و مورد فیض به اصالت لطیفه نفس است و به تبعیت لطائف خمسہ۔ درین جا  
لطائف خمسہ را عروج تام حاصل می شود و در نصف سافل این دائرہ سیر در تجلیات اسماء  
وصفات زائده نصیب وقت می شود۔

و در نصف عالی سیر در تجلیات شیونات و اعتبارات می باشد۔

در دائرہ دوم و در دائرہ سوم و در قوس مراقبه محبت می کنند۔ مفهوم کریمه تجلیات  
و حیثیونہ را در لحاظ می دارند یعنی فیض وارد می شود از آن ذات پاک که مراد دوست  
می دارد و من او را دوست می دارم۔ یعنی در میان من و او رشتہ محبت است بر لطیفه  
نفس من۔ مورد فیض درین دو دائرہ و در قوس صرف لطیفه نفس است که محل آن  
در پیشانی است۔

بلید دانست که دائرہ دوم اصل دائرہ اولی است۔ و دائرہ سوم اصل دائرہ دوم  
است و قوس اصل دائرہ سوم است لهذا در وقت مراقبه کردن لحاظ این امر کرده شود۔  
در دائرہ دوم لحاظ کند که فیض وارد می شود از آن ذات پاک که در میان من و او رشتہ  
محبت است او مراد دوست می دارد و من او را دوست می دارم از دائرہ که اصل  
دائرہ اولی است یعنی دائرہ تجلیات اسماء و صفات و شیونات بر لطیفه اناس من و در  
دائرہ سوم لحاظ کند که از دائرہ که اصل الاصل دائرہ تجلیات اسماء و صفات است و در  
قوس لحاظ کند که از قوس که اصل ثالث است۔ و طریق مراقبه در دائرہ دوم و سوم و قوس  
آن است که خود را به خیال داخل در دائرہ یا قوس می کنند آن دائرہ بمنزلہ قرص آفتاب  
و قوس بمنزلہ نیم قرص آفتاب بر سالک مکشوف می شود۔ هر قدر که از آن قطع می شود آن  
حصہ نورانی ظاہری شود و باقی مانده حصه مثل مشرق آفتاب به هنگام کسوف و بے نور  
می نماید۔ چون که از ابتدائے ولایت کبری مورد فیض لطیفه نفس می باشد معامله فیض  
باطن به دماغ متعلق می شود۔ تا وقتی که معامله فیض به دماغ تعلق داشته باشد باید  
دانست که معامله ولایت کبری به انجام نرسیده است۔ چون نفس مطمئنه می گردد۔



و چون و چرا از احکام قضا مرتفع می شود۔ بر مقام رضا ارتقا فرموده در ایوان صدر می نشیند۔ باید دانست که سیر ولایت کبری به اتمام رسید درین وقت شرح صدر حاصل می شود و در سینه آل قدر می شود که از بیان خارج است۔ البتہ این قدر باید فهمید که اگر چه به قطع ولایت کبری تزکیہ لطیفہ نفس به حصول می پیوندد و خصائل و ذائل مبدل به حسنات می گردد۔ لیکن دنارت و تلون و کبر و عنونت که ناشی از عناصر اربعه است هنوز اندفاع آل باطن کلیتہ متعذر است۔ تا وقتی کہ تزکیہ عناصر اربعه حاصل نشود۔ در ولایت علیا کہ ولایت ملا را علی است تزکیہ با و آب و آتش خواهد شد و در دائرہ تجلیات ذاتیہ در دائرہ کمالات نبوت تزکیہ عنصر خاک می شود۔ زیرا کہ لطیفہ نفس بمنزلہ رُت و لُب عناصر اربعه است کما ذکر تہ من قبل۔ پس تزکیہ نفس به تمام و کمال بعد از قطع دائرہ کمالات نبوت حاصل خواهد شد حضرت عبید اللہ احرار قدس سرہ فرموده انا الحق گفتن آسان است و اناراد در کردن مشکل بشعر به فناء تام لطیفہ نفس است۔

تو مباش اصل کمال این است و بس رود و گم شود وصال این است و بس  
به اتمام سیر درین ولایت سیر در مظاہر اسم هو الظاہر به انتہای رسد حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ درین مقام به مراقبہ اسم هو الظاہر ارشاد می فرمودند تا سالک به تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید شود۔ و باید دانست درین ولایت تہلیل لسانی بالحاظ معنی با توجه قلب به اوسبحانہ بسیار مفید است۔

## مراقبہ اسم الظاہر

منشا فیض آل ذات پاک کہ از اسم مبارکہ او یک نام مبارک الظاہر است۔ و مورد فیض لطیفہ نفس مع لطائف خمسہ۔ درین مراقبہ سیر در تجلیات اسماء و صفات می شود بے ملاحظہ ذات تعالیٰ تقدست بعد ازین مراقبہ بعض حضرات به مراقبہ شرح صدر امر می فرمایند۔ انما الفائدة بیان آن کرده می شود۔

سینہ خود را مقابل سینہ مبارک جناب رسالت پناہی  
صلی اللہ علیہ وسلم داشته به جناب الہی عرض نماید کہ الہی

{ مراقبہ شرح صدر

فیض الشرح صدر از صدر مبارک آن سرور بہ صدیقین برسان۔ سورۃ الم نشرح را تا آخر بخواند۔

## مدارج چہارم دائرۃ ولایت علیا

دائرۃ ولایت علیا  
مراقبہ محبت

ولایت علیا ولایت ملا علی است و این ولایت یک دائرہ دارد و آن دائرہ مبادی تعینات ملائکہ کرام است علیہم السلام درین مقام سیر و تجلیات اسماء و صفات الہیہ جل مجدہ می باشد کہ گاہ بہ تجلیات ذاتیہ الہیہ ہم مشہود می گردد۔ پنج سالک درین دائرہ قدم می نہد این دائرہ مانند خطوط شعاع آفتاب ظاہری شود کہ اسماء و صفات حضرت واجب الی آن دائرہ را احاطہ نموده است لیکن احیاناً خطوط این دائرہ ہم مشہود می شود و در کمال بے رنگی ظاہری گردد۔ رفتہ رفتہ آن خطوط شعاعی روپوش و مستتر می گردند۔ ہماں رشتہ محبت کہ در دوونیم دائرہ ولایت کبری سالک را تا بہ اوج رفتار رسانیدہ بود این جا ہم سالک را کشاں کشاں از پر دھانے تجلیات اسماء و صفات تا نگارخانہ تجلیات ذات می رساند۔

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی بازار خویش و آتش ماتیزی می کنی حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب نودم نوشتہ اند۔ در دائرۃ دوم وغیرہ (از ولایت کبری) نگارانی توجہ بہ فوق کہ متوجہ می شد مدرسہ می گردد کہ نفس صاحب توجہ فنا یافتہ نگراں کہ باشد درین جام مظننہ بر تخت صدر بار تقامی شاید و انجذاب صدر را مدرسہ می شود۔ درین جا مراقبہ حضرت ذاتیہ من حیث المحبتہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَ تا ولایت علیا می آیند۔ تعبیر از مقامات قرب کہ مرتبہ بے چونی و تنزیہ حاصل است و در عالم مثال مشہود می شود بہ دائرۃ مناسب دیدہ اند و الا جائے کہ خدا است دائرہ کجا است۔ بعد تمام شدن ولایت کبری و سیر در اسماء و سیر و سلوک در ولایت علیا است کہ ولایت ملا علی است علیہم السلام و درین ولایت کار بہ عناصر ثلاثہ سوائے عنصر خاک افتد و درینجا مراقبہ ذاتیہ است کہ سنی ہو الباطن است۔ تہلیل و صلاۃ نافلہ ترقی می بخشد۔ الخ۔ و حضرت مولوی غلام محیی نوشتہ اند۔ و در باقی دوائر و همچنین در قوس و همچنین در ولایت علیا علائقہ محبت میان ما و اسبجانہ است کہ آیہ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّونَ مشعر بہ آن است۔ الخ۔ مور و فیض درین دائرہ عناصر



ثلاثہ آب و ہوا و آتش اند۔ وسعت در تمام بدن پیدامی شود و احوال لطائف بر تمام قالب وارد می  
 شوند۔ تہلیل لسانی با توجہ قلب و فہم معنی و صلاۃ تطوع با طول قنوت ترقی بخش این مقام است۔  
 درین مقام ارتکاب رخصت شرعی ہم خوب نیست کہ عمل بہ رخصت آدمی را بہ بشیریت می کشد و  
 عمل بہ عزیمت مناسبت بہ ملکیت پیدامی کند پس ہر قدر بیشتر مناسبت بہ ملکیت حاصل شود درین  
 ولایت ترقی بیشتر میسر آید۔ چون سالک بہ عنایت پروردگار تا آخر این دائرہ سیر و سلوک را بہم می  
 رساند۔ دو پر پر وازد باز و ہائے قوی برائے طیران عالم قدس حاصل می کند۔ یکے مظاہر اسم ہوا الظاہر  
 و دیگرے مظاہر اسم ہوا الباطن کہ بہ زور قوت این دو باز و سالک از ہائے تجلیات اسما و صفات  
 گزشتہ بہ سراوقات تجلیات ذات خود رامی رساند۔ باید دانست کہ در صفات واجبی ذات او  
 تعالیٰ و تقدس ملحوظ نیست۔ مثلاً در سمیع و بصیر و قدرت و ارادت و امثال آن لحاظ صفت می باشد۔  
 و در اسما و صفاتیہ مثلاً در سمیع و بصیر و قدیر و مرید و جز آن دیگر اسما و صفاتیہ با صفت ذات او تعالیٰ  
 و تقدس نیز ملحوظ می باشد یعنی آن ذات پاک کہ سمیع بہ او متعلق است یا بصیر یا قدرت یا ارادت یا  
 غیر آن صفتی دیگر بہ آن ذات پاک قائم است۔ پس سیر سالک در تجلیات صفات سیر در مظاہر اسم  
 ہوا الظاہر است چہ او تعالیٰ و تقدس ظاہر است بہ اسما و صفات و آیات و سیر سالک در تجلیات  
 اسما و صفاتیہ سیر در مظاہر اسم ہوا الباطن است۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ شروع سیر  
 درین اسما نمودن قدم نہادن است در ولایت علیہ الخ۔ چہ ذات او تعالیٰ در ہائے اسما و صفات  
 از توہمات و تخیلات و از مشابہت معقولات و محسوسات باطن است۔ **فَهُوَ حَقٌّ مُجَدُّ الَّذِي**  
**لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ظَاهِرًا بِالْأَحَدِيَّةِ وَالتَّصَرُّفِ وَبِاطْنًا بِالْصَّهْدِيَّةِ وَالتَّعَرُّفِ۔**

## مراقبہ اسم الباطن

درین دائرہ مراقبہ اسم ہوا الباطن می کنند منشأ فیض ذات بحت کہ از اسما و یک نام پاک الباطن  
 است۔ و مورد فیض عناصر ثلاثہ آب و ہوا و آتش اند ترقیات بالا صالہ نصیب این سہ عناصر  
 است کہ ملائکہ کرام علیہم السلام را نیز ازین عناصر سہ گانہ نصیب است لیکن بالتبعیت  
 تمام بدن بہ تمام و کمال از مظاہر این اسم شریف مستفید می شود و وسعت پیدامی کند۔  
 منتہائے ولایت علیا بالا صالت مخصوص بہ ملائکہ اعلیٰ است کہ جامع جمیع ولایات است۔

حضرت مجدد قدس سرہ بہ مخدوم نادۃ عالم حضرت محمد صادق قدس سرہ نوشتہ اند: این  
 موطن منتہائے ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 چون سیرتا این جا رسایند متوجہ تم شد کہ مگر کار را تمام کردہ باشد۔ تدا در دادند کہ این ہمہ تفصیل  
 اسم الظاہر بودہ کہ یک بازوے طیران است و اسم باطن ہنوز در پیش است کہ بازوے  
 دوم است از برائے طیران عالم قدس و چون آں را بہ تفصیل بہ انجام رسائی دو جناح از برائے  
 طیران طیار کردہ باشی۔ الخ۔ و نیز دریں مکتوب نوشتہ اند: سیر در اسم الظاہر سیر در صفات  
 است بے آں کہ در ضمن آنہا ذات المحوظ کرد و تعالیٰ و تقدس و سیر در اسم الباطن نیز سیر در اسماء  
 است آناد در ضمن آنہا ذات تعالیٰ المحوظ است و آں اسماء در رنگ سیر اند کہ رو پوش حضرت  
 ذات تعالیٰ و تقدس گشتہ مثلاً در صفة العلم ذات تعالیٰ اصلاً المحوظ نیست و در  
 اسم العلم المحوظ ذات است تعالیٰ در پس پردہ صفت زیرا کہ علیم ذاتی است کہ مرا و را  
 علم است قال الشیخ فی العلم سیر فی الاسماء الظاہر فی الشیخ فی العلم سیر فی  
 الاسماء الباطن و قدس علی ہذا اسمایر الصفات والاسماء۔ و نیز نوشتہ اند:  
 و منتہائے ولایت علیا عبارت از تعین اول است کہ جامع جمیع مراتب اسماء و صفات و  
 شیوں و اعتبارات است و نیز جامع است مرا اصول این مراتب را و اصول اصول اینہا را  
 و منتہائے اعتبارات ذاتیہ است کہ تمامی آنہا بہ علم حصولی مناسب است۔ بعد از آں اگر  
 سیر واقع شود مناسب علم حضوری خواہد بود۔ اے فرزند اطلاق علم حصولی و علم حضوری  
 در آں محض جبل سنیحانہ بہ اعتبار تمثیل و تنظیر است زیرا کہ صفاتے کہ وجود  
 آنہا زائد است بر وجود ذات تعالیٰ تقدس علم آنہا مناسب علم حصولی است و  
 اعتبارات ذاتیہ کہ اصلاً زایدی آنہا بر ذات تعالیٰ و تقدس متصور نیست علم آنہا مناسب  
 علم حضوری و لا فلائیس شئۃ الا تعلق العلم بالمعلوم من غیر ان یحصل من  
 المعلوم فیہ شئۃ فافہم۔ الخ۔ و نوشتہ اند: فہو سنیحانہ بعد و راء  
 الوسراء و سرائۃ الوسراء و سرائۃ الوسراء۔

ہنوز ایران استغنا بلند است      مرا فکرے رسیدن ناپسند است



# مدارج خمسہ دائرہ کمالات ثلاثہ

ایں دائرہ تجلیات ذاتیہ الہیہ است کہ آن را دائرہ کمالات ثلاثہ نیز گویند۔ کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم۔

## کمالات نبوت

دائرہ

کمالات نبوت

ازیں جاتجلیات ذات بے پردہ تجلیات اسماء و صفات شروع می شود۔ یک نقطہ ازیں مقام شرف بہتر از جمیع مقامات ولایت است نہ ہر یک نقطہ اش چون سبیل تر شمیم وصل جانان می زند سر دریں دائرہ مراقبہ ذات بحت معری از ہمہ تعینات و مبری از جمیع اعتبارات کہ منشی کمالات نبوت است می کنند و انتظار فیض ازال ذات مقدسہ تعالیٰ و تقدس می کشند۔ و مورد فیض بہ اصالت لطیفہ خاک پاک است ہر چہ بہ سائر لطائف می رسد بہ تبعیت ایں لطیفہ مبارکہ می رسد۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ خاک شوتاگل بروید رنگ رنگ

دریں مقام حضور بے جہت و بردیقین حاصل می شود۔ بے تابی و طیش طلب و نگرانی و توجہ ہائے سابقہ زائل می شود۔ توحید و جود و شہودی در راہ می ماند۔ بے کیفیتی و یاس و حرمی رومی نماید۔ تلاوت و تشران مجید بہ آداب و ادائے صلاۃ باطل متنوت و اشتغال بہ اعلوٰ نبویہ علی صاحبہا ألف صلاۃ و تحیت۔ دریں مقام و در مقامات فیما بعد الی آخر النہایات ترقیات می بخشد۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ کمالات جمیع ولایات چہ ولایت صغری و چہ ولایت کبری و چہ ولایت علیا ہمہ ظلال کمالات مقام نبوت اند۔ و آن کمالات شبح و مثال اند حقیقت ایں کمالات را اولیٰ می گرد کہ نقطہ کہ در ضمن ایں سیر قطع می یابد زیادہ از جمیع کمالات مقام ولایت است پس قیاس باید کرد کہ جمیع ایں کمالات را چہ نسبت بود بہ جمیع کمالات ما تقدم۔ در یائے محیط را نیز نسبت است بہ قطرہ دریں جا آن

ہم مفقود است۔ مگر آن کہ گویم نسبت مقام نبوت بہ مقام ولایت، همچون نسبت غیر متناہی است بہ متناہی۔ تَبْحَانَ اللّٰهُ۔ جلدی ازین سری گوید اَلْوَلَاٰیۃُ اَفْضَلُ مِنَ النَّبُوۃِ و دیگرے از عدم آگاہی این معاملہ در توجیہ اومی گوید۔ وَاٰیۃُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ نُبُوۃِہ۔ کَبُرَتْ کَلِمَۃٌ تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔ الخ۔

## فائدہ

بعد از اتمام سیر در دائرہ کمالات نبوت ہر یکے از لطائف عشر و من کل وجہ بجلی و مصفی شدہ باہم متحد شدہ ہیئت وحدانی پیدا می کنند۔ آن زمان نسخہ عزیز الوجود انسان کامل بہ ظہور می آید کہ متصف بہ اوصاف الہی می باشد مالک برہو و نفس خود می باشد۔ هیچ فعل در نامرضی پروردگار از و صدور نہ می یابد و بر خود قادر می باشد کہ در هیچ امر نسبت قدرت بہ خود نہ می کند۔ ہر چہ می کند یا می گوید از رہنمائے او سبحانہ می کند و می گوید۔  
گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ہر چہ در مرتبہ وجوب است بطریق صورت در و ظہور می یابد۔ قَالَ الصّٰدِقُ الْمُصَدِّقُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ نَخْلَقُ اللّٰہُ اَدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہ۔ ہر چہ در عالم امکاں یا شریہ موجود است بہ طریق حقیقت در و موجود است کما تقدم البیان فی بیان اللطائف العشرۃ حضرت شاہ ابومسعود قدس سرہ می نویسند۔ ہیئت وحدانی عبارت از مجموع عالم خلق و عالم امر است کہ بعد تصفیہ و تزکیہ ہر کدام را ہیئت دیگر پیدا شدہ مثلاً شخصی خواہد کہ معجونے از ادویہ چند مختلف التاثیر درست سازد۔ اول ہر یک از ان ادویہ را جدا جدا کوفتہ۔ بیختہ می نہد من بعد ہمہ ادویہ را در قوام قند یا عسل جمع می سازد۔ ادویہ مذکورہ ہیئتے دیگر و خواص دیگر پیدا کردہ معجون نام می یابد۔ همچنان لطائف عشرہ سالک یک ہیئت پیدا کردہ الخ باید دانست کہ از کمالات رسالت تا آخر سلوک مور و فیض ہیئت وحدانی سالک است۔ حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ این معاملہ مخصوص بہ ہیئت وحدانی انسانی است کہ از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشتہ است مع ذلک درین موطن نیز رئیس ہمہ عنصر خاک است الخ۔ و منشأ فیض کما تقدم ذات بحت است درین موطن مدار ترقی بر فضل و کرم پروردگار است۔ تا یار کرا خواہد و میانش بہ کہ باشد۔ تلاوت و تہران مجید و مطالعہ احادیث مبارکہ و نماز با نیاز و فرائض را می رساند۔ اعمال صالحہ اگرچہ برائے ترقی درجات و سائل اند لیکن درون سہر اوقات عظمت و کبریائی یارائے دخول نہ دارند۔ البتہ اگر با کلمہ تہلیل محمد رسول اللہ



ضمیمہ نمایندہ راہ اول و آخر ذکر شریف اسم مبارک جناب محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کنند  
چند بار بہ توجہ و اخلاص درود شریف بخوانند ابواب ترقیات مفتوح می شوند و بہ بارگاہ قدس  
راہ پیدا می کنند روی الترفدی عن عمر رضی اللہ عنہ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الدَّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ  
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى تَصْلِيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عمل ہا را بہ حضرت رابطہ اوست اگر مقبول گردد واسطہ اوست

## کمالات رسالت

دائرة

کمالات رسالت

این دائرة دوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ درود  
فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات رسالت است بر ہیئت حدائی  
سالک می باشد درین مقام در تفکر و حزن اضافہ می شود۔ و بہر و کان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَ اَيُّهَا الْحَزَنُ مُتَوَاصِلَ الْفِكْرِ بِظَهْرِ مِی آید۔ این آں ماہ  
تفکر است کہ از آسمان ولایت طلوع نموده۔ و این آں مہر حزن است کہ از سپہر نبوت  
سر بر آورده قَطُوبِي لِمَنْ اَبْتَلِي بِهِ ثَقَطُوبِي لَهُ ثَقَطُوبِي لَهُ و این بے رنگیہا و بے  
لطفہا تا آخر سلوک نقد وقت سالک می باشد۔

دل درود ترا بہ جان مداوانہ کند در عشق تو جان ز غم محابانہ کند  
مارا ز غمت بکس نہ گویم۔ اگر بوسے جگر سوخته رسوانہ کند

## کمالات اولوالعزم

دائرة

کمالات اولوالعزم

این دائرة سوم است از سیر تجلیات ذاتیہ الہیہ دائمیہ۔  
درود فیض از ذات بحت کہ منشی کمالات اولوالعزم است بر ہیئت  
و حدائی سالک می باشد۔ درین مقامات اسرار مقطعات قرآنی منکشف می شوند۔  
احکام شرائع و اخبار غیب از وجود حق سبحانہ و تعالی و از صفات او۔ و معاملہ قبر و نشر و حشر و  
دوزخ و بہشت و جمیع ما اخبارہ الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم بدیہی و عین الیقین می گردند۔

وجود حق سبحانہ و تعالیٰ بہ مثل آئینہ و وجود اشیا مثل صور مرتبہ در آئینہ می باشد لیکن باید دانست کہ صور اشیا در وہم و خیال می باشد و وجود آئینہ فی الواقع - قاعدہ در آئینہ صور و اشکال اول محسوس می شوند و احساس آئینہ فی مابعدی باشد لیکن این با قضیہ برعکس است - اول وجود آئینہ مرئی می شود و باز چون بہ دقیق نظر دیدہ شود صور اشیا بہ نظر می آیند - لہذا وجود حق حق بدیہی می شود و وجود ممکنات نظری - عجب تر معالمت بشنودید کہ با وجود علو و بساطت و بزرگی ہائے این مقامات ثلاثہ و قہی کہ انکشاف تام درین جا حاصل می گردد معلوم می شود کہ از ابتدائے سلوک این مقام مقابل نظر بود - و حیرت می افزاید کہ با وجود محاذی بودن این مقام و اقربیت آن چہ درین تمام مدت بہ نظر نہ می آمد - چہ امداد دیدہ بارانہ می کشادیم و چہ ادر کو چہائے لطافت عالم امر مقصود را می جستیم -

در دیدہ عیاں تو بودی و من غافل در سینہ نہاں تو بودی و من غافل  
از جملہ جہاں ترا می جستم خود جملہ جہاں تو بودی و من غافل  
از کمال بزرگی و لطافت این موطن صاحب این مقامات خود را از نسبت بالکلیہ حشالی  
می بیند و تیج فیض و برکت در خود مشاہدہ نہ می کند - ازین جا است کہ حضرت مجدد قندس سرہ  
از کلام سرورودہ اند - درین مقام نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان راہ ہجرت  
پویند -

در طاعت حق بکوش و با صبر بساز گز فیض جمال لم یزل می خواہی

## درج ششم حقائق الہیہ حل مجددہ

محققان فرمودہ اند حقائق الہیہ نسبت بہ کمالات ثلاثہ امواج اند - شاہ ابوسعید می نویسد  
معنی این سخن آن باشد کہ چون در کمالات ظہور تجلیات ذاتی دائمی است لاجرم ہر نسبتی کہ  
فوقانی است خارج از مرتبہ ذات نہ می تواند شد پس اطلاق لفظ امواج درست آمد و آن چہ  
در ادراک این ناقص العقل آمدہ است در نسبت حقائق چیز با ظہور می کند کہ در نسبت  
کمالات آن ظہور نیست مثلاً در حقیقت کعبہ معظمہ ظہور عظمت و کبریائی و مسجودیت ممکنات  
را بہ نحو ظہور می فرماید کہ عقل در ادراک آن رنگ و عاجز می ماند - الخ -



بہ طراز دامن نازاد چہ ز خاکساری رسد نہ ز دآں مژہ بہ بلندی کہ ز گرد مژد عارسد

## حقیقت کعبہ ربانی

دائرہ  
حقیقت کعبہ ربانی

ایں دائرہ اول است از حقائق الہیہ۔ دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مسجود جمیع ممکنات و منشی حقیقت کعبہ معظمہ است بر مہیت و خدائی سالک۔

باید دانست کعبہ ربانی را صورتی است و حقیقتی است۔ و ظاہر است کہ در صورت حقیقت مناسبی می باشد۔ مثلاً ظل را مناسبتی است بہ اصل صورت چہ صورت منظر اسرار حقیقت است و ظل بہ صورت اصل جلوه می دہد۔ حقیقت کعبہ از عالم بے چون است و مسجود کل ممکنات است۔ چوں صورت او در عالم چوں جلوه نمود حکم سجده بہ آں جہت شد۔ چہ او منظر حقیقت خود می باشد کہ عبارت از مسجودیت حضرت ذات است تعالیٰ و تقدس کہ در ہر مقام مسجود و معبود است۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَوَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَّاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

## حقیقت قرآن کریم

دائرہ  
حقیقت قرآن کریم

ایں دائرہ دوم است از حقائق الہیہ۔ دریں جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبدأ وسعت بے چوں و منشی حقیقت قرآن است بر مہیت و خدائی سالک۔

دریں مقام بواطن کلام پاک ظاہری گردد۔ ہر حرف و ریائے بے کراں و موصل کعبہ حقیقی می باشد۔ نہ بان تلاوت کنندہ حکم شجرہ موسوی پیدا می کند و برائے تلاوت تمام قالب بمنزلہ زبان می گردد۔ انکشاف انوار قرآن مجید در بطن عارف ثقل و گرائی می آرد و حقیقت اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا را واضح می نماید۔

## حقیقت صلاۃ

دائرہ

حقیقت صلاۃ

ابن دائرہ سوہم است از حقائق الہیہ۔ درین جا فیض دارد می شود  
از ذات بحت کہ کمال وسعت بے چونی دارد و منشی حقیقت صلاۃ  
است بر ہیئت وحدانی سالک۔ در نماز ابواب احسان می کشانید و  
غایت قرب بے نشان حاصل می شود کہ اقرب قایکون العبد من الرب بیان آن  
می کند۔ نماز است کہ معراج مومن آمدہ۔ نماز است کہ چہرہ مطلوب را می نماید و عاشق را بہ  
معشوق می رساند۔ نماز است کہ لذت بخش عکساران است و راحت دہ مشتاقان۔ آخری  
یا بلا ل رمزے است ازان و خیرۃ عینی فی الصلاۃ بیانے است ازان۔  
گر تو خواہی در دوزخ عالم زندگی ! بندگی کن بندگی کن بندگی  
کار کن تا مزد یابی بر مزید کار ترا از بہر این کار آفرید  
سالک کہ از حقیقت صلاۃ حظے گرفته چون برائے تکبیر تحریمہ ہر دو دست می بردارد گویا  
کہ از ہر دو عالم دست می افشانند۔ از نشأت دنیوی برآمدہ در نشأت اخروی می درآید۔ در  
حضور حضرت بے چون خود را می یابد و بہ عرض نیاز مصروف می شود از خشوع استادہ می ماند  
و از تحیر بہ رکوع می رود و گاہے از فرط شوق سر بہ زمین می نہد۔  
سر در قدش بردن ہر بار چہ خوش باشد از دل خود گفتن با بار چہ خوش باشد  
باید دانست در حقائق الہیہ تا آخر این دائرہ سالک را سیر قدمی حاصل است و ازان پس  
کہ دائرہ معبودیت صرفہ است نصیب سالک سیر نظری است۔  
در مکتوبے حضرت مجدد قدس سرہ می نویسند۔ تنبیہ۔ آں چہ بالا گزشتہ است  
کہ وصول نظری بالاصالت نصیب حضرت خلیل است و وصول قدمی بالاصالت نصیب  
حضرت حبیب علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نہ بہ آں معنی است کہ آں جاست ہر دو  
مشاہدہ است و یا قدم را آں جا گنجائش است۔ آں جا مورا گنجائش نیست قدم چہ باشد  
بلکہ در اں جا وصولے است مجہول کیفیۃ۔ اگر در صورت مثالیہ بہ نظر مرسوم گشت  
وصول نظری می گویند۔ و اگر بہ قدم۔ وصول قدمی۔ و الا نظر و قدم ازان حضرت حبیب  
شانہ ہر دو دالہ و حیراں۔ انتہی۔



آنها کہ زمعبود و خبیر یافته اند از جمله کائنات سر تا پسته اند  
در یوزہ بھی کغم زمرداں نظرے مرداں ہمہ شرب از نظر یافته اند

## معبودیت صرفہ

این دائرہ چہارم و منزل آخر از حقائق الہیہ است۔ این جانیض  
وارد می شود از ذات بحت کہ معبود صرف است بر ہیئت و عدالی سالک۔  
این جاسیر نظری است ہر قدر تواند سیر کند۔

ما تماش کنناں کوتاہ دست تو درخت بلند بالائی  
احتمالے دارد کہ در معراج شریف چوں آل سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم بہ منتہائے  
مدارج قرب رسید و خطاب قف یا محمد قان سر تبارک یصلی صدور یافت آن وقفہ برائے  
توقف سیر قدمی امتیاں باشد کہ بالاتر از اں برائے ایشان جائے قدم نہادن نہ ماندہ۔  
آنجا کہ عقاب سرنگوں خواہد بود بالے بنگر کہ خچہ چوں خواہد بود

## مدرج ہفتم حقائق انبیاء علی صاحبہا السلام

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در ایضاح الطریقہ نوشتہ اند۔ ہذاں کہ نزد حضرت مجدد  
فنی اللہ عنہ اول تعین مجتبی است و مرکز اں تعین حب بہ اعتبار محبوبیت و محبت ممتزجیت حقیقت  
محمدی و تعین جسدی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم است و بہ اعتبار محبت صرفہ حقیقت موسوی  
است علیہ السلام و محیط اں مرکز کہ مثل دائرہ است در صورت مثالی خلقت است آل حقیقت  
ابراہیمی است علیہا السلام۔ الخ۔

## حقیقت ابراہیمی علی صاحبہا السلام

این اول دائرہ است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ اں دائرہ خلقت  
اعلیٰ مقام کثیر البرکات و از بس شگرت است۔ در اینجا فیض وارد می شود

دائرہ  
معبودیت صرفہ

دائرہ  
حقیقت ابراہیمی

از ذات بخت کہ با خود انس و موافقت دارد و نشی حقیقت ابراهیمی است بر ہیئت و عدلی سالک  
درین مقام انس خاص و خلوت با اختصاص بہ حضرت ذات پیدای شود۔ کیا لفضل و کرم و بندہ تواند  
ہرگز خواہند بہ این مقام مشرف می سازند و بہ ذوق یارانہ و کیفیت خلیلانہ ہرگز خواہند سرفرازی  
نمایند۔ لَکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ مَن یَّشَاءُ۔

این سعادت بہ زور بازو نیست تا نہ بخشہ خدائے بخشندہ !

حضرات انبیاء علیہم السلام درین مقام تابع حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اند چنانچہ  
اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰہِیْمَ حَنِیْفًا اُنْشَاۡتَ اَسْتَ بِہٖ اَنَّ کَثْرَتِ صَلَاۃِ اِبْرٰہِیْمِی کہ در نمازی خوانند  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ  
وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ درین مقام ترقی می بخشند۔

## حقیقت موسوی علی صاحبہا السلام

دائرة

حقیقت موسوی

این دائرہ دوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ محبتیت  
صرفہ است۔ درین جانیض وارد می شود از ذات بخت کہ محبوب خود است  
و نشی حقیقت موسوی است بر ہیئت و عدلی سالک۔

درین مقام با وجود ظهور محبتیت شان استغنا و بی نیازی نیز ظهور می فرماید و ہمین معلوم  
می شود آنچہ از حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام بعض کلمات جرات آمیز صد دریافتہ۔ در ویدی  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ  
مُخَوِّصًا عَلٰی کُلِّیْلَکَ مُوسٰی وَ یٰ اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ درین مقام ترقی می بخشند۔

## حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام

دائرة

حقیقت محمدی

این دائرہ سوم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرہ  
محبتیت ممتاز بہ با محبتیت است۔ درین جانیض وارد می شود از ذات  
بخت کہ محبوب و محبوب خود است و نشی حقیقت محمدی است بر ہیئت و عدلی سالک۔



دویم در اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم گویا اشارہ بہ محبت و محبوبیت می کنند کہ عبارت ازین مقام است و بعد از دویم لفظ حمد می ماند کہ بمعنی منتهی و پایاں است فهو صلی اللہ علیہ وسلم حد و آمد فی المحبت و المحبوبیۃ - و اما حسن صنیع سید نلحسان رضی اللہ عنہ فی إخراج اسمہ الشریف من اسم محمود و حیث یقول -

و شق له من اسمہ لیجلہ قد و العرش محمود و هذا محمد

درین مقام بالخصوص این درود شریف ترقیات می بخشد اللهم صل علی سیدنا محمد و آله و اصحابہ افضل صلواتک عداة معلوما یلک و بارک و سلیم -

## حقیقت احمدی علی صاحبہا الصلوة والسلام

دائرة

حقیقت احمدی

این دائرة چهارم است از حقائق انبیاء علیہم السلام کہ آن دائرة محبوبیت صرفه است و درین جا فیض و اود می شود از ذات بحت کہ محبوب خود است و منشی حقیقت احمدی است بر ہیئت وحدانی

سالک - درود شریف آلف الذکر موجب ترقیات می باشد - میم کہ در اسم شریف احمد است اشارہ بہ مقام محبوبیت می کند و بعد از میم لفظ احمدی ماند کہ آن بمعنی فردا است ای المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم - فرد فی العبودیۃ و المحبوبیۃ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ اشارہ بہ این معنی چه خوش دُر در بحر سفته - جزا ہ اللہ خیر الجزا -

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| بہ معنی بہد مقدم بر ہمہ کس      | اگر چه صورت او آمد از پس       |
| بہ صورت آدم او را اگر پدر بد    | بہ معنی او پدر - آدم پسری      |
| عملہا را بہ حضرت رابطہ اوست     | اگر مبتبول گردد واسطہ اوست     |
| محمد در شریعت نام او دان        | ولیکن در حقیقت احمدش خوان      |
| بیفکن میم احمد از طریقت         | کہ تا نامش بدانی در حقیقت      |
| خدا را در الہیت احد خوان        | نبی را در عبودیت یکے دان       |
| چو حق اندر خدائی فرد و دانا است | نبی در بندگی بے مثل و ہمتا است |
| یقین دان تا کہ شناسی خدا را     | نہ دانی و تدر و جہا مصطفارا    |

تو اور اچو بدانتی تمام است ترا کار دو عالم با نظام است  
حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ نوشتہ اند کہ حضرت مجدد رُفِی اللہ عنہ در جائے تحقیق  
فرمودہ اند کہ حقیقت کعبہ معظمہ بعینہ حقیقت احمدی است یعنی این سخن در فہم قاصر نہ می  
آمد چہ حقیقت کعبہ در حقائق الہیہ است و حقیقت احمدی در حقائق انبیاء است پس چہ  
طور یک حقیقت باشد و زے در حقیقت احمدی متوجہ بودم ناگہاں دیدم کہ ظہور حقیقت  
کعبہ معظمہ واقع شد و نہاد و دادند کہ عظمت و کبریائی ہم خاصہ محبوب است و محبوبیت و  
مسجودیت ہر دو از شیونات آل حضرت است پس در سخن صاحب الطریقہ جائے ریب و  
تردد نیست۔ الخ۔ فقیر گوید آنچه حضرتیں قدس اللہ اسرارہا فرمودہ اند قطعاً درست و صواب  
است کما سیاتی بیانہ فی الدائرۃ الآتیہ۔

## حُب صرفہ ذاتیہ

دائرہ  
حُب صرفہ ذاتیہ

این دائرہ پنجم است از حقائق انبیاء علیہم السلام و از مقامات مخصوصہ  
حضرت محبوب رب العالمین است صلی اللہ علیہ وسلم۔ دریں جاہ فیض  
وارد می شود از ذات بحت کہ منشی دائرہ حُب صرفہ ذاتیہ است بر مہیت  
و عدائی سالک۔ بہ سبب قرب این مقام بہ حضرت اطلاق علو و بے رنگی از لوازم اوست۔  
عناشکار کس نہ شود دام باز چیں کاینجا ہمیشہ باو بدست است دام را  
نزد و امام الطریقہ حضرت مجدد قدس سرہ تعین اول کہ حضرت لاتعین را شدہ آن تعین  
حُب است کماورد فی الحدیث القدسی کُنْتُ کُنْزًا مَخْفِيًّا فَأَخْبَيْتُ أَنْ أُعْرَفَ  
فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ و ہاں تعین اول حقیقت جناب محبوب کبریا است صلی اللہ  
علیہ وسلم۔ ظلامہ قسطانی و علی قاری و دیگر اکابر گفتہ اند۔ از احادیث صحیحہ این مضمون ثابت  
است کہ حق تعالی بہ حبیب خود خطاب کردہ گفتہ۔ اگر تو نہ می بودی آسمانہا را پیدا نہ کردی  
و خلای خود را بہ ظہور نہ آوردی پس معلوم شد مبداء خلقت وجود با جو د آن سرور عالمیان است  
اول نور پاک آن جناب بہ ظہور رسید و از آن نور بہ ظہور عرش و کرسی و لوح و قلم و آسمانہا و  
زمینہا و ملائک و جن و انس و تمام کائنات بہ وجود آمدند۔ چنانچہ ارشاد شدہ کُنْتُ



نیبا و آدم بین الروح والجسد۔ آں جناب بدرجہ اتم منظر صفات حضرت احدیت گردیدہ ہر  
از ظہور کمال در مخلوقے شدہ فی الحقیقت آں کمال از کمالات محبوب کبریا است۔ از ظہور  
ہماں نور حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک گشت و از تجلیات ہماں نور کعبہ معظمہ مسجود  
خلایق گشت۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ وَاهْلِ بَيْتِهٖ اَفْضَلَ  
صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ در حقائق انبیاء علیہم السلام تا آخر این مقام  
برائے سالک سیر قدمی تجویز فرمودہ اند و بعد ازین جائے قدم نہادن نیست۔

## لا تعین و حضرت اطلاق حل مجرہ

دائرہ  
لا تعین و حضرت اطلاق  
حل مجرہ

دائرہ ششم و آخر دائرہ از دو اتر حقائق انبیاء علیہم السلام دائرہ  
لا تعین است۔ درین جا فیض وارد می شود از ذات بحت کہ مبری و  
منزہ است از تعینات، برہمیت و حدانی سالک۔ درین مقام  
قدم بے چارہ عاجز و لنگ ماندہ و نظر حیران و سرگردان گشتہ۔

لے ز دردت خستگان را بودے در آن مدہ  
صد ہزاراں چو موسیٰ هست در ہر گوشہ  
سینہا بنیم ز سوز ہجر تو بریاں شدہ  
ایں جا سیر نظری تجویز فرمودہ اند لیکن بارگاہ عظمت کبریا نظر بیچارہ حیران و سرگردان ماندہ۔  
بگوش ہوش بشنوم صدائے تن ترانی را  
کجا طاقت مکانی را کہ بندہ لامکانی را  
اندر این موطن مقدسہ تجویز سیر قدمی و سیر نظری نہ باین معنی است کہ در آنجا نفوذ و شہود است  
بلکہ بہ این معنی است کہ اگر آن مراتب لامکانی را بہ مقامات مکانی در صوت مثالیہ ترسم آری  
آن سیر را تعبیر بہ سیر قدمی یا سیر نظری خواہند کرد۔ کما مریبانہ۔

باید دانست کہ ہر دائرہ کیفیات خاصہ دارد و آن عبارت از قرب بہ نہایت کیفیات خاصہ است  
بے نہایت ہیچ صوت نہایت نہ دارد، و آنچه بہ انتہائے اترہ گویند یا اعتبار احوال سالک گویند یعنی حل  
کہ سالک در آن طن بودہ بہ تمام رسید۔ لکان را اندرین موطن غیر از وجدان نصیب نیست، کم کہست کہ  
یکشف عیان ممتاز شدہ این است بیان مختصر از سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم  
رمزے ز مقامات نہایات طیور  
گفتم بہ تو گر فہم کنی منطق طیر



## نیمتہ در بیان بعض دوائے



باید دانست کہ این راہ سلوک از بس مرتب و مستقیم است کہ سالک را بتوفیق اللہ  
و قوت بہ اقرب وقت و بہ احسن وجہ تا مقصود می رساند۔ مثالش آن راہی می تواند شد  
کہ بہ خط مستقیم در زروع و صحاری و غابات و جبال واقع شد کہ نہ پیچ و خم دارد و نہ  
مزلات و معاذر۔ کہے کہ بر چنین شارع طویل سفر می کند ضروری است کہ بس مناظر  
غلط و آشیا کثیرہ بہ یکین و بسیار خود خواهد دید۔ ہمیں حال سالک است کہ بہ یکین و بسیار  
این راہ در امواج بحر نور مقامات کثیرہ و نشانات عجیبہ خواهد دید۔ سالک ہوشیار ہمان است  
کہ در پس تحقیق و تفتیش آن مقامات خود را نہ اندازد۔ چہ اسماء و صفات جل سلطانہ  
نہایتی نہ دارد کہ بعد از مستطیع آنہا بہ مقصد رسانی تواند رسید چنانچہ در اول بیان  
مراقبات قدرے ازین بیان گزشتہ۔ حضرت شاہ ابوسعید در رسالہ خود تذکرہ سہ مقامات  
کرده اند محل وقوع آن نیز بیان کرده اند **وَإِلَيْكَ بِمَا قَالَهٖ بِالْإِحْصَاءِ**۔

**ع** دائرہ سیف قاطع کہ در محاذی ولایت کبری واقع است۔ سیف قاطع ازاں  
گویند کہ چون سالک در اں دائرہ قدم می نہد مانند مسیر بر بندہ ہستی سالک را نیست و نابودی کند  
**ع** دائرہ قیومیت ناشی از دائرہ کمالات اولو العزم است۔ چہ منصب قیومیت  
متعلق بہ انبیائے اولو العزم بوده است۔ چونکہ علمائے امت مرحومہ بہ منزلہ انبیائے  
بنی اسرائیل اند اگر در بنی اسرائیل جماعات انبیاء بوده اند انبیائے اولو العزم نیز گزشتہ  
اند خدمت انبیاء بنی اسرائیل بہ علماء و اولیائے این امت مفوض شدہ است چنانچہ  
بہمال و او تاد و قطب و غوث و قیوم را ظہور شدہ۔ **وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ**۔

**ع** دائرہ حقیقت صوم در محاذات دائرہ حقیقت شکر آن کریم واقع است۔  
باید دانست کہ اصل مقصود از سلوک تہذیب اخلاق و دوام توجہ بہ مبداء فیاض است۔  
کہ بہ پائے استقامت و مثابرتہ بر وجہ عاجزی و نیاز مندی و اخلاص نقد وقت می  
تواند شد **رَزَقْنِيَّ اللّٰهُ وَ اِيَّاكَ صِدْقَ الْعَمَلِ وَ اِخْلَاصَ الْبَيْتَةِ وَ التَّوْفِيقَ  
لِمَرْضَاتِهٖ**۔ از کریمان کار ہا دشوار نیست



لے زائد خود ہیں کہ نئی محرم راز  
چندیں بہ نماز و روزہ خویش مناز  
کارت ز نیازی کشاید نہ نماز  
باز بچہ بود نماز بے صدق و نیاز

## خاتمہ در بیان بعض فوائد

طریقہ بیعت - بیعت بمعنی عہد کردن و استوار بودن بران است - چون طالب برائے استفادہ نزد شیخے بیاید - شیخ را باید اول امتحان او کند - صدق و اخلاص اور البسجہ - عجز خود ظاہر نماید و معذرت کند - اگر بفہم کہ طالب صادق الارادہ مخلص النیہ است قبول فرماید و اگر امر بہ استخارہ کند بہتر است - چون قصد بیعت نماید طالب را پیش خود دو زانو بنشانند دست اورا گرفته توبہ بدہد و بہ استغفار خواندن امر کنند و معنی استغفار را بفہماند و کلمہ توحید و کلمہ شہادت و کلمہ ایمان را بخواند و طالب نیز بخواند معنی کلمہ ایمان را بیان فرماید اقرار گیرد کہ ارکان اسلام را بجا آرد - در ادائے فرائض و واجبات ہرگز کوتاہی نہ کند - از حرام و مکرم تحریمی خود را دور دارد - اکتفا از توبہ بریں قدر نماید و تفصیل را حوالہ بہ مرور ایام نماید - و باز تلقین ذکر شریف نماید و التجاہ بہ بارگاہی نیاز رب العزت کند کہ او سبحانہ و تعالیٰ بہ کمال مرحمت خود اورا و توبہ اورا قبول فرماید و ابواب رحمت بروے بکشد و باز توحید بر حال طالب مرعی دارد و تالطف شریفہ او بہ اسم پاک پروردگار ذاکر گویا گردند - طریقہ توجہ بہ طالب - شیخ را باید ہنگام توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشد و بہ واسطہ ایشان از جناب الہی طلبکار فتح باب شود - حضرات مشائخ ماقدرس اللہ اسرار ہم و افاض علینا من برکاتہم بہ وقت توجہ طالبان گاہے خود را بہ صورت مرشد خود تصور نمودہ توجہ می نمایند - و گاہے خود را از میان برداشتہ و بہ جائے خود از ائمہ طریقت کسے تصور کردہ القائے نسبت شریفہ می فرمایند - مثلاً خود را بہ جائے حضرت مشکل کشا شہنشاہ نقشبندیہ حضرت عبید اللہ احرار یا حضرت مجدد یا حضرت جان جانان مظہر شہید قدس اللہ اسرار ہم دانستہ القائے نسبت شریفہ می نمایند و خود را بیش از واسطہ تصور نہ می کنند - در عین توجہ متضرع و ملجئ بہ حضرت مبدی فیاض گشتہ عرض نماید کہ در تمتع و اخذ فیوض و برکات ماہر دورا شریک ہمدیگر گردان - اگر مرید حاضر نہ باشد صورت مثالی اورا پیش خود نشانندہ توجہ فرمایند

فرمود: اندک توجہ تا آن وقت فرمایند کہ ذکر شریف در لطیفہ طالب سرایت کند کہ بہ قدر حد  
انفاس یا کم و بیش ازاں می باشد۔

**طریقہ دریافت نمودن احوال لطائف۔** طریقہ دریافت نمودن اثر ذکر  
شریف در لطیفہ طالب آن است کہ متوجہ بہ ہماں لطیفہ شریفہ خود شود اگر غلبہ ذکر و استیلا  
آن در لطیفہ خود محسوس کند بداند کہ توجہ اثر نموده است و ذکر شریف در لطیفہ طالب  
سرایت کردہ است و شکر پروردگار بجا آرد۔

احسان ترا شمار نہ توانم کرد یک شکر تو از ہزار نہ توانم کرد  
و نیز برائے کشف احوال باطن چشم سالک القائے توجہ می نمایند۔ این عاجز  
گوید احیاناً حضرت پیرو مرشد بحق قدس سرہ متوجہ بہ چہمان سالک می شدند چوں نظر فیض  
اثر ایشان بر چشم سالک می افتاد آن بے چارہ تاب دیدن آوردہ چوں مرغ بسمل می طپید و گسائی  
کہ صاحب ظرف و استعداد می بودند از شدت اثر می لرزیدند۔

یکدام آئینہ مانی کہ ازین و ازان فاعلی تو نگاہ دیدہ بسلی مشرودا کن و بہ کفن درآ  
**طریقہ دریافت نمودن کیفیات باطن۔** باید کہ اول خود را از نسبت متکیفہ  
خود عالی سازد۔ باز بہ صفت علمی او تعالی بہ تصریح تمام متوجہ شود و عرض نماید اے علیم و اے  
خبیر از کیفیت باطن این شخص مطلع گرداں۔ تکرار این ہر دو اہم از زبان در طریقہ حضرات  
مانیست حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند۔ طریق ماطرق دعوت اسمانیست اکابر این  
طریقیت استہلاک در مقامات این اسما اختیار فرمودہ اند۔ الخ۔ ہمہ تن متوجہ بہ صفت  
علمی پروردگار شود۔ چوں فیض صفت مذکورہ فائض شود۔ متوجہ بہ باطن آن شخص شود۔ آن  
نہاں ہر چہ از احوال و آثار در باطن خود مشاہدہ کند آن را عکس شخص مقابل داند ظہور صفت و  
قبض و ظلمت و انقباض دلیل فنق و فجور آن شخص است۔ نور و سرور و اطمینان و جمیعت و  
انسیاط آثار صلاح و تقوی است۔ از اہل حشمت حرارت و گرمی و شوق و از اصحاب قادیہ صفا و  
لطفان و انار باب نقشبندیہ بے خودی و اطمینان مد رک می شود احوال سہروردیہ مشابہ  
بہ احوال نقشبندیہ است۔ و از مجددیوں از اصحاب ولایت صغریٰ بر لطیفہ قلب ذوق و  
شوق و حرارت و محبت رومی نماید و از اصحاب ولایت کبریٰ بر لطیفہ نفس اطمینان و استہلاک  
اضمحلال ظاہری شود بلکہ تمام بدن را در می گیرد و در دیگر مقامات لطافت و بے رنگی و وسعت



بہ جمیع لطائف محیط می شود کہ از ادراک آن نزدیک است کہ نزدیکان دور باشند تا بہ دوراں چہ رسد فیض نسبت اہل اللہ مثل نور خود شدید کہ از روزی می تابد یا مثل ابر محیط یا شبنم لطیف ظاہری شود۔

**طریقہ اشرف بر خواطر۔** برائے اشرف بر خاطر کسے باید کہ اول خود را از جمیع خطرات پاک کند چوں در ساحت سینہ اثر سے ہم از آثار خطرات نہ ماند متوجہ بہ آن شخص شود۔ آن زمان ہر چہ از خیر و شر در خاطر ظہور نماید عکس آن شخص داند۔ شرط اعظم بر اشرف خواطر۔ نفی خواطر خود است ہر کہ بران قادر است اورا این ملکہ حاصل است۔

فقیر گوید عفی اللہ عنہ و الحقہ یا بآئہ الکاملین جناب پیرو مرشد برحق قدس سرہ را این ملکہ بہ وجہ اتحم حق تعالی عنایت کردہ بود۔ ہر وسوسہ را علی الفور می گرفتند و بران متنبہ می فرمودند احیاناً بہ نوعی کہ غیر از صاحب آن وسوسہ دیگر سے نہ می ہمید مثلاً ارشاد می کردند افسوس بعض افراد بہ این قسم می گویند یا خیال می کنند چنانچہ از جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مروی است کہ آنجناب نیز بہ این قسم تنبیہ فرمودہ اند کہ قَابَالَ اَقْوَامٍ یَفْعَلُونَ کَذًا و احیاناً اظہار فرمودہ بیاں می نمودند۔ گاہے بہ صورت لطف و مرحمت و گاہے بہ صورت زجر و توبیخ۔ موافق ارشاد انزلوا للناس منازلہم بکار واد مسلم۔ کَیْفَ لَا وَقَدْ قَالَ لِنَبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَتَقْوَا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ یَنْوُرِ اللہ۔

**طریقہ دریافت احوال صاحب قبر۔** باید کہ پشت بہ قبلہ و رو بہ جانب قبر کردہ در مقابل سینہ بہ نزدیکی قبر بہ حد ادب بنشینند و در صورتی کہ اگر جائے بہ قرب آن قبر نہ یابد پس ہر جا کہ تواند بنشیند اولاً چیزے از کلام الہی خواندہ ایصال ثواب کند۔ باز از نسبت و کیفیات خود را ہتی ساختہ بہ صفت علمی پروردگار متوجہ شود۔ بہ نوعی کہ پیشتر بیاں شدہ۔ چون فیض اسم مبارک در گیرد متوجہ بہ صاحب قبر گردد۔ آن زمان ہر چہ از آثار سعادت و شقاوت بنید عکس صاحب قبر داند۔

فقیر گوید حضرت پیرو مرشد برحق سیدی الوالد قدس سرہ اکثر سورہ لیس بہ کمال تبتل و تربیل تلاوت می فرمودند و گاہے سورہ ملک می خواندند و باز متوجہ می شدند۔ و بعض اوقات دیدہ شدہ کہ ہمراہ روانند۔ استادہ سورہ فاتحہ و ہر چہ اقل می خواندند و ایصال ثواب کردہ و قدرے توقف نمودہ می رفتند۔ روزے در غربہ سوار بودند چون نزد

چتلی قبر رسیدند کہ در سر کوچه واقع است و کوچه بہاں نام مشہور شدہ۔ فرمودند دریں جا  
ہیچ نسبت معلوم نہ می شود از فیض و برکت عالی است۔ فیما بعد فقیر از بعض افراد شنید  
کہ این قبر از حیوانی است کہ کسے آن را دفن کردہ بود۔ و بہ مرور ایام جہلا آن را ضریح و  
مزار ساختند و نسب و سلسلہ نیز فراموش آوردند۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الامر۔

**طریقہ استفادہ از صاحب قبر۔** برائے استفادہ از صاحب قبر مناسب است  
کہ اول سلام بخواند اگر بہ الفاظ مأثورہ باشد بہتر است۔ حضرت سیدی ابوالدردیس سرہ  
بہ این الفاظ سلام می خواندند اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ  
وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لِلْاَحْقَاقِ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَکُمْ  
الْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِثْلًا وَ الْمُسْتَخِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ مَکَّۃَ  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَیْ وَ اَسْرَحْمَہُمَا کَمَا سَرَّ تَبَّانِی  
تَغْفِرْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْحَیَّۃِ  
مِنْہُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اِنَّکَ سَمِیعٌ قَرِیْبٌ یَّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ یَخْتِیْتُکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

باید کہ سلام استادہ بہ صورت ادب و خشوع خواندن بعد قبالہ سینہ صاحب قبر نزد قبر بہ حد  
ادب بنشینند و از کلام پاک الہی آنچہ میسر باشد بخوانند قدرے بہ آواز بلند۔ و ایصال ثواب  
نماید و خود را از نسبت و کیفیت تہی ساختہ سینہ خود را محاذی سینہ صاحب قبر تصور  
کردہ متوجہ شود ہرچہ از آثار و انوار و کیفیات یابد آن را نسبت صاحب قبر داند۔

**طریقہ ازالہ مرض۔** فاتحہ خواندہ ثوابش بہ ارواح حضرات پیراں رساند۔ باز اسم  
مبارک یَا شَافِیْ خواندہ متوجہ انوار شریفہ این اسم مبارک گردد چون شبیسم اسم مذکور  
قائض شود توجہ بہ ازالہ مرض نماید۔ بہ پنججہ کہ مریض مقابل باشد و ہمت نمودہ مرض را  
از بدن او جدا نمودہ پس پشت او بنیازد۔ و بہ این عمل مشغول ماند تا وقتہ کہ آثار توجہ  
ظہور نماید۔ چند روز این عمل جاری دارد۔

**طریقہ دیگر برائے ازالہ مرض۔** آن است کہ مریض را پیش رو نشانند بہ قدر پنجصد نفس  
اشتغال بہ نفی و اثبات کند بہ نوعی کہ اَزَالِہِ انتفائے مرض مراد گیرد و اَزَالِہِ اللّٰہِ شفا  
را مراد گیرد۔ یعنی مرض را نابل شد و دور شد و جایش شفا گرفت۔

در ازالہ مرض از نفی و اثبات طریقہ دیگر از حضرت شہید قدس سرہ منقول است



فرمودہ اند کہ در صورت نفی و اثبات بالنفس کہ اندرون می رود عوارض جسمانی مریض تصور نماید کہ از بدن او جدا می شود و بالنفس کہ بیرون می آید تصور نماید کہ عوارض معبودہ از اندرون سلب کنندہ بالنفس او بروئے زمین می افتد تا سلب کنند متاثر و متاثری نہ گردد۔  
از مقایسہ امراض جسمانی طریقہ سلب امراض روحانی نیز مبین گشت و طریقہ سلب نسبت و رفع قبض و برائے بسط نیز ہمچنین است۔ البتہ در سلب کردن نسبت کسی یا در صورت رفع کردن قبض در صورتی کہ از حضرت منظر شہید قدس سرہ منقول شدہ است در نفس کہ بیرون می آید تصور نمودن انداختن نسبت مسلوبہ یا قبض بروئے زمین لازم نیست۔ چہ خود متاثری نہ خواہد شد۔ و در صورت اول کہ بہ صفتہ از صفات پروردگار متوجہ شدن است پس برائے سلب نسبت و برائے رفع قبض بہ اسم شریف یا قابض و برائے بسط بہ اسم شریف یا باسط متوجہ شدن است و ہمچنان برائے تہرا عدا بہ یا قاهر و برائے نصرت بہ یا ناصر و برائے امور دیگر بہ اسماء شریفہ دیگر کہ ملائم آن امر باشد متوجہ شدن است۔

و اگر خواہد کہ از آثار توبہ و صلاح و تقوی و پرهیزگاری در باطن عزیزے افاضہ نماید پس آن عزیز را پیش خود بنشانند اگر آن عزیز حاضر است و الا صورت مثالیش را پیش روئے خود تصور دارد و آنچه از آثار توبہ و صلاح در باطن پیدا می شود آن کیفیت را در باطن آن عزیز القا نماید۔ در چند صحبت انشاء اللہ اثر ظاہر خواہد شد و اگر استعجال تاثیر مطلوب بود پس ہر وقت این کیفیت را در تصور دارد و بہتر آن است کہ اول در سلب اوصاف ذمیمہ توجہ بر گمارد و بہ اسم شریف یا قابض متوجہ شدہ رذائل را دور کند و یا ازہ القائے آثار اوصاف حسنہ توجہ خود را مبذول کند کہ این طریق سریع تاثیر است و بر ہمیں نہج برائے جلب منفعت یا دفع مضرت یا غیر آن کہ حصول یا دفع آن مطلوب بود بہجت بر گمارد ان شاء اللہ تعالیٰ موفق شدہ بہ مطلوب خواہد رسید۔

حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ در مکتوب دوم نوشتہ اند۔ بدانکہ از کلام اکابر متقدمین این طریقہ شریفہ قدس اللہ سرہ ہم کمال عبارت از سوخ ملکہ حضور و حصول فنا و بقا معلوم می شود می فرمایند آخر کار انتظار است پس اگر طالب بہ دوام حضور و وسعت نسبت قلبی مشرف شود و حضور جہات ستہ را احاطہ نماید و توجہ بہ کیف و برہمیں

بس نموده پرداخت آن نماید به درجات حضور کہ بیان کرده شد البتہ برسد و از دوستان  
خداست مستغرق در یائے وحدت و قابل اجازت طریقہ اما در طریقہ علیہ مجددیہ تا بہ فنائے  
نفس و کمالات ولایت کبری نہ رسد اجازت مطاقہ نہ می شود و در فنائے قلبی خطرہ از دل  
برود اما از دماغ ریزاں شود و بعد فنائے نفس از دماغ نیز منتفی گردد و بعد از اں در ادراک  
خطرہ کہ از کجای آید حیرت است استغنائے خطرہ از دل و دماغ پیش از باب عقل معقول  
نیست لیکن طریقہ دوستان خدا و رائے نظر و عقل است۔ الخ۔ و نوشتہ اند۔ اذا جله  
واقعات رویت باری تعالی و زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر از شائبہ و ہم و  
خیال مبرا باشد۔ وجہ اشتباہ حقیقت بہ موهوم آن کہ لمعان انوار ذکر یا محبت و اخلاص  
یا مناسبت استعداد بہ جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا رضائے مرشد یا نسبت  
باطنی او یا کثرت ورود یا خواندن بعضے اسماریا احیاء سنت یا ترک بدعت یا خدمت  
سادات یا تو غل بہ علم حدیث بہ صورت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متصور می شود۔  
پندار د کہ بہ شرف زیارت مشرف شدہ است و آن چنان نیست بلکہ بہ نخے ازاں دریائے  
رحمت سیراب شدہ۔ ازین است کہ بہ صورت مختلفہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رامی  
بیند۔ اگر صورت مبارک کہ در مدینہ منورہ موجود است و صاحب شمائل آن را بیاں  
نمودہ بنید البتہ سعادتے است بزرگ و موجب ترقی در باطن و از یاد توفیق می شود۔  
والاول بہ وہم و خیال خوش می شود۔ الخ۔

بود در جہاں ہر کس را خیالے مرا از ہمہ خوش خیالی محسوس  
بہ رؤے زمین گشتہ سلطان عالم ہر آن کو بود یائے مال محسوس  
و در مکتوبہ نمود و پنجم نوشتہ اند بہ ذکر لا الہ الا اللہ و صدم بار محمد رسول اللہ عروج و جذبہ  
حاصل می شود اگر بعد چند بار محمد رسول اللہ گوید عروج و نزول در می یابد و اگر تمام کلمہ  
بخواند حلقہ نزول می شود۔ در کثرت اسم جذبہ می آید و از کثرت تہلیل فنا دست و پد خواہد  
آمد و کم گردد و از کثرت درود خواہائے نیک می بیند و از کثرت تلاوت انوار بیاری شود  
و از کثرت نماز تضرع دست و پد۔ الخ۔

یاس دل پاک و جان آگاہ ہم دہ آہ شب و گریہ سحر گاہ ہم دہ  
در راہ خود اول از خودم بے خود کن بے خود چو شد من ز خود بہ خود را ہم دہ



و در مکتوب ہشتاد و یکم نسبت بہ مراقبات لطائف خمسہ نوشتہ اند۔ و در ہر لطیفہ توجہ بہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے آن است کہ مناسبتہ و التفاتے ازاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر شود و مرانا گواری آید کہ توجہ بہ غیر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ شود اگرچہ اسیان و یقین بہ حضرات انبیاء علیہم السلام حاصل است بیک در وحدت توجہ کہ اصل این راہ است قصور بے می آید و مشلخ را رحمتہ اللہ علیہم مثل عینک تصور نمودہ بہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حق سبحانہ متوجہ باشند۔ و ہر امر نیت متابعت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور است در ہر امر و ہر عمل کہ ازاں حضرت بہ امت رسیدہ است از فرض و نفل توجہ بہ آن حضرت باید نمود کہ آن حضرت مبداء العمل اند۔ و در خوراک خوردن گوشت و سرکہ و کدو و شیرینی و خربزہ و تر بو ز آل چہ خوردہ می شود نیز توجہ بہ جناب مبارک باید کرد کہ آن حضرت فرمودہ و کردہ اند تا عنایت از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در رسید و منبغ بہ انوار اتباع سر باید۔ الخ۔

ہر قوم راست را ہے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے  
باید دانست ظہور تمام تاثیرات کہ در خاتمہ بیان شدہ و نمود ہر گونه تصرفات بدون حصول دولت فنا و بقا دست نہ می دہد۔ و از متوسطان این راہ این گونه تصرفات بیشتر بہ ظہور می رسد۔ منتہیان در صدر چنین امور نہ می باشند چہ التفات ایشان بہ امور کونیہ نیست ایشان بہ مقام رضا رسیدہ اند و بہ مشاہدات انوار و تجلیات ذاتیہ مشرف شدہ اند۔

آن را کہ در سرائے نگاہے است فارغ است از باغ و بوستان و تماشاے لالہ زار  
منتہی مثل مبتدی است اما فرق این قدر است کہ مبتدی ازین امور واقفیت نہ دارد و نہ بر این امور قدرت دارد و منتہی با وجود واقفیت و قدرت بہ این امور خسیسہ سرفرو نہ می آرد و اشتغال بہ امور یقینیہ دارد این بزرگواران توجہ بہ نسبت چنین امور تضییع اوقات می شمارند۔ رضائے ایشان در رضائے پروردگار است کارے کہ ایشان را منظور می باشد او سبحانہ و تعالیٰ بہ فضل و کرم خود بے آن کہ ایشان توجہ و التفات فرمایند۔ آن کار را بہ انجام می رساند چنانچہ آن سرور عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم ازین کیفیت خبر دادہ اند۔ روی الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اِنَّہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَا اَبْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْ لَصَدْرَکَ غِنًی وَ اَسَدَ فَرْکَ

وَلَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَاكَ شُغْلًا وَلَمْ أَكُنْ فَقْرًا -

آنها کہ ہم دہند از دیدہ نشان  
در عین تھیر اند و در بحر گماں  
بشر است نہاں از دیدہ عالمیاں  
آں را کہ نمودند بہ بستند زباں

## شجرہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ خیرہ

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| الہی بہ نامت چہ نامے است آں | کلید در رحمت بے کراں        |
| الہی بہ سردارِ کُل کائنات   | جناب محمد علیہ الصلوات      |
| الہی بہ آں کانِ صدق و صفا   | ابو بکر صدیق رَمَز و فَا    |
| الہی بہ سلمانِ خیر و صفا    | کہ شد داخلِ آلِ پاکِ نبی    |
| الہی بہ قاسمِ امامِ طسری    | منارِ ہدیٰ نورِ چشمِ عتیق   |
| الہی بہ آں جعفرِ ذی نسب     | کہ ہے راست صادق مبارک لقب   |
| الہی بہ آں محوِ انوارِ دید  | شہ عارفان حضرت بایزید       |
| الہی بہ شربِ شہِ بواکھن     | کہ سرشار بد از شرابِ کہن    |
| الہی بہ دانائے رَمَزِ خفی   | بہ ملک بقائے شیرے بوعلی     |
| الہی بہ آں یوسفِ پر ضیا     | کہ ہماں از و گشت ملک صفا    |
| الہی بہ آں خواجہ خواجگان    | شہ عبد خالقِ امامِ جہاں     |
| الہی بہ آں عارفِ بے مثال    | گزوہِ ریوگر شد محظوظِ الخال |
| الہی بہ محمودِ عالی مقام    | کہ آنجیرِ فغنہ از ویافت نام |
| الہی بہ خواجہ عزیزاں علی    | ز کوششِ بخیزد ہزاراں ولی    |
| الہی بہ بابائے روشن ضمیر    | محمد بہ سَمَاس بدرِ منیر    |
| الہی بہ آں شہسوارِ کمال     | بہ سُو خاں سپہ امیرِ کلال   |
| الہی بہ دائرہ ہر دردمند     | امامِ الطریقہ شہ نقشبند     |
| الہی بہ عطارِ دینِ را علا   | مُعَظَر از و گشت بزمِ صفا   |
| الہی بہ یعقوبِ دانائے راز   | گزوہ چرخ شد بر فلک سرفراز   |



الہی بہ اصرار عرفاں پناہ  
 الہی بہ زاہد محسند ولی  
 الہی بہ آں کابل بے نظیر  
 الہی بہ آں مرشد خاص و عام  
 الہی بہ آں فانی بحسب نور  
 الہی بہ آں شیخ احمد ہمام  
 الہی بہ معصوم والا تبار  
 الہی بہ آں سیف دنیا و دین  
 الہی بہ آں سید پاک ذات  
 الہی بہ آں طاہر لا مکان  
 الہی بہ آں عبد اللہ ولی  
 الہی بہ احلاص آں بوسعید  
 الہی بہ نیروے عالی ہتم  
 الہی بہ اسرار صاحب نظر  
 الہی بہ غواص بحسب یقین  
 الہی بہ این پاک مردان خویش  
 ولی بوالحسن زید را رہنما  
 مبیں سوئے اعمال ناگفتہ حال  
 ولائے کہ دارد بہ خاصان تو  
 دل تیرہ اش را تو پر نور کن  
 بہ یمن ظلال وہ نور صفات  
 چنان مست گرد در اوج حضور

نہ ہے ناصر دین عبید الہ  
 کہ بد واقف از مہربانے خفی  
 محمد بہ دودیش گشتہ شہیر  
 بہ خواجہ کہ امکانک دارد مقام  
 کہ باقی است مشہور نزدیک و دور  
 مجتہد ز الف دوم شد امام  
 عجب زیب بخشید آخر بہ کار  
 طراوت از ویافت شرع متین  
 چہ نور محمد ستودہ صفات  
 حبیب الہ منظر جان جہاں  
 ملقب بہ شاہ غلام علی  
 کہ شد غرق انوار در روز عید  
 شد احمد سعید آں امام حرم  
 کہ دے نام دارد محمد عمر  
 ابو الخیر عبد الہ محی دین  
 کہ بودند از عشق تو سینہ دلش  
 ز لطف در فیض بروے کشا  
 بہیں رحمت را تو اے ذوالجلال  
 بیا مرزیک یک ز عصیان او  
 ز جام مے عشق محسور کن  
 رسد تا مجال تجلی و است  
 کہ انبے شعوری نہ ماند شعور

حق تعالی جل مجدہ حضرات مشائخ قدس اللہ اسرار ہم را اجر بے غایت عنایت فرماید کہ چہ را  
 احسن و اہل و اہل برائے مادیون ہمتاں تجویز فرمودہ اند کہ ہزاراں ہزار افراد در اندک زمان  
 از اہل راہ بہ کعبہ مقصود رسیدہ دامنہائے خود را از خوشہائے مراد پر ساختہ راحت ابدی یافتہ اند



رُوسے خود مالم بہ عجز و افتقار  
خوشہ چین حشر من اہل دلم  
۱۰ از قبول حضرت صاحب کمال  
وہذا الخیر ما قصدت ابرارۃ فی ہذا الکتاب - چوں فقیر از تسوید و تبیین این  
رسالہ شریفہ فراغت یافت تاریخ تالیفش را نظم کردہ گفت -  
چو یافت زید سراغ از سالہ عرفاں  
چہ خوش سروش بگفت این نوید تاریخی  
بہ عون مبدأ فیاض ذو المنن رحماں  
زہد مدارج خیر و مناجات معال

۱ ۳ ۴ ۵ ۶

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحَمْدًا كَثِيرًا اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دَائِمًا وَاَبَدًا  
مُعْجَدًا عَلٰی سَيِّدِنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ -  
پنجشنبہ ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۶۷ھ ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء

## قطعات تاریخ تالیف و طبع این سیالہ شریفہ

جناب برادر محترم و ابن حضرت العزم المکرم صاحب المعرفت والفضل والکمال حضرت  
فیضان الوجود سعید محمدی ظلہ فرزند اصغر حضرت شاہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ العزیز -  
سالہ کہ ازاں نوے معرفت آید  
مربط خلیفہ حضرت ابوالخیر است  
سعید خواست کہ تاریخ طبع او گردد  
چو دیدش پئے طلاب رہنما گفتم  
ز بہر علم و عمل زید با صفا گفتم  
چہ خوش منارج سیر و قابجا گفتم

۱ ۳ ۴ ۵ ۶

از برادر زادہ عزیز فاضل حافظ قاری عبدالحمید مجددی سلمہ اللہ تعالیٰ

فرزند حضرت برادر محترم سابق الذکر

تَالِیْتُ (سَرَّیْدَا) کَفَوَّءَ الْفَجْرِ یَا تَلِیُّ  
کَیْفَ الْقُلُوبِ بِذِکْرِ اللّٰهِ تَعَلِّیُّ  
فِیْهِ الْهَدٰی وَبِهِ الْاَسْرَارُ تَنْبِیُّ  
مَنَاجِی السَّنٰی مِنْ سَرٍّ یُعْلِمُنَا



